

وصی العزاء (مجموعه نوحہ جات) جلد دوم

پیشکش کنندہ: حسین بنی امین

وَصِيُّ الْعَزَاءِ

نوحہ و سلام

جلد دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا
هذا كنا لنهتدي لہدایہ
وہدانا لهذا ہدایہ
وہدانا لهذا ہدایہ

پیشکش کنندہ: درجہ

سید وصی حیدر زیدی علیہ السلام

سید و ریاض قاطع، سید و تمثیل زمہرا

ترتیب و پیشکش

قبر زیدی

خانوادہ سید وصی حیدر زیدی

Download on the
App Store



GET IT ON
Google Play

SHIANEALI.COM

/VOICEOFSHIA

/SHIANEALIDOTCOM

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ISBN# 978-969-720-088-8

نام کتاب..... وَصِی الْعَزَاءِ

نوحہ جات..... سلسلہ نوحہ جات، جلد دوم

پروف ریڈنگ..... رجب علی خاں، منور علی خاں (نومی)

ترتیب..... قنبر زیدی

کمپوزنگ..... ٹیک وپرنریز

طبع..... اول، اپریل 2019 - دوم، جون 2022

تعداد اشاعت..... ایک ہزار

ہدیہ..... اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ناشر..... شیعان علی ڈاٹ کام

پیشکش..... خانوادہ سید وصی حیدر زیدی

انتباہ

سلسلہ نوحہ جات کا یہ کتابچہ جاری کرنے کا مقصد صرف اور صرف ترویج عزاداری ہے، لہذا کسی قسم کے کاروباری دنیاوی مفاد یا چندہ جمع کرنے کے لئے ہرگز نہیں ہے۔ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ لوگ ہمارا نام استعمال کر کے مومنین سے چندہ طلب کر رہے ہیں ہم سختی سے ان لوگوں سے اعلان برائت کرتے ہیں۔



ISBN: 978-969-720-088-8

اس شمارہ میں تمام نوحہ جات کی سنوڈ یوولائیورڈ اور ریکارڈنگ شیعان علی ڈاٹ کام کی ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں

Info@ShianeAli.com



www.ShianeAli.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

انتساب

امیر المؤمنین، یعسوب الدین و المسلمین، مہیر الشک و المشرکین،
قاتل الناکثین و القاسطین و المارقین، مولی المؤمنین، شبیہ ہارون، حیدر، مرضی،
نفس الرسول، آخو الرسول، زوج البتول، سیف اللہ المسلمول، امیر البررة، قاتل الفجرة،
قیم الجنة و النار، صاحب اللواء، سید العرب، کشاف الکرب، الصدیق الکبر، ذو القرنین،
الہادی، الفاروق، الداعی، الشاہد، باب المدینة، والی، وصی، قاضی دین رسول اللہ،
منجروعدہ، النبا العظیم، الصراط المستقیم و الانزع البطین، صاحب ناد علی

ید اللہ، عین اللہ، وجہ اللہ، لسان اللہ

علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کے نام

کہ جن کے طفیل ہمارے والدین نے رزق حلال سے پرورش کے ساتھ، شفقت

و تربیت دی، تعلیمات اہل بیت علیہم السلام و تحفظ عزاداری کا درس دیا جو لاشریک ہمارے

لئے کسی خزانے سے کم نہیں

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید وصی حیدر زیدی

سیدہ ریاض فاطمہ

سید حسین احمد زیدی ضمیر فاطمہ

سید طاہر عباس زیدی جمیلہ خاتون

سید محمد علی حسنین زیدی

سید طفیل احمد زیدی

وجملہ مومنین و مومنات

شہدائے ملت جعفریہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَجَلَّ فَرَجُهُمْ

وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُمْ وَالْعَنِ أَعْدَاءَهُمْ

فہرست نوحہ جات

کچھ اپنی زباں میں

شہزادہ علی اصغر علیہ السلام

- 4 بے شیر میرے آجا تجھے لوری سناؤں گی
- 5 کس کوڑوں میں لوری
- 6 ہائے اصغر تیریاں ہر ویلے تانگاں رہندیاں
- 7 آا اصغر میرے آا اصغر
- 8 اصغر میں تیرا جھولا خالی پئی جھلاواں
- 9 آجا اصغر کی جگہ میری سکینہ سو جا
- 10 اندھیرا ہو گیا اب تک علی اصغر نہیں آئے
- 11 اصغر تیرنوں روک بچھڑا مان رکھ لے میرا
- 12 ماں کی تھی یہ تمنا اصغر جوان ہوتا

شہزادہ قاسم علیہ السلام

- 13 لال مہندی لا آجا قاسم مہندی لا
- 14 مہندیاں والے نوں
- 15 ماں قاسم نوں وچ قبر تے سہرا لایا
- 16 اے مہندی اے تیرے چن دی
- 17 اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا
- 18 سیدہ وے میں مرادوں منگیاں

بی بی صفری سلام اللہ علیہا

- 19 تانگاں لگیاں نے تیرے آؤن دیاں
- 20 جیویں بابا راضی اوویں صفری راضی
- 21 ہائے چین نہ آوے سنجے ویلے وہڑیاں چوں
- 22 اکبر تیرے وچھوڑے ہائے مینوں مار مکا یا اے
- 23 کھتے اکبر موڑ مہاراں
- 24 صفری نوں اڈیکاں نے چن ویر تیریاں
- 25 مکیا نئی صفرا نے فیر راہ
- 26 نا آ یا خط نا پایا اکبر ویر میرا
- 27 ہنڑ آ جاویر نا تیری یاد ستاوے صفری بیمار نوں
- 28 ویرن گھرا آ جاوے تیرا خالی جھولا میں جھلاواں
- 29 نانا ہائے اے سوچاں رندیاں نہیں
- 30 اک جنگ دا حال اے
- 31 آ جا اکبر آ جا
- 32 تانگاں رہندیاں ہائے اصفر تیریاں ہر ویلے
- 33 راہواں چو آ اٹھاوے صفری بیمار نوں
- 34 مکیاں نا اڈیکاں
- 35 مک گکیاں آساں ویر نا میریاں
- 36 مس لہندے تیری چم کے آویر سجاواں سہرا
- 37 اکبر دی آس تے کیویں جیوندی رنی صفرا

- 38 کیں ویکھیا اے وچ مقتل دے
- 39 تیرے پیراں دے نشاں اکبر (وچھوڑا)
- 40 ہائے میں جانڑنی آں
- 41 کر بل وسان والیا
- 42 اے چاند محرم کے تو بدلی میں چلا جا

بسی بسی سکینہ سلام اللہ علیہا

- 43 عجیب وقت پڑا ہے یتیم بچی پر
- 44 بابا تیرے بغیر بھلا کیسے جیوں گی
- 45 تھے بین سکینہ کے میں مرجاؤں گی بابا
- 46 زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاش اٹھا ہے
- 47 اے لعین اتنا سکینہ پہ بن قہر تو نہیں
- 48 باپ کے سر سے کہا بی بی نے آؤ بابا
- 49 سکینہ مر گئی اے
- 50 مرجائے نہ سکینہ زنداں میں تنہا ہے
- 51 مینوں شام نئی بھلدی ماں
- 52 یتیموں پہ کبھی لوگوں کو ستم ڈھایا نہیں کرتے
- 53 خاک پہ نیند نہ آئے معصومہ گھبرائے
- 54 آجا چا چا غازی
- 55 ویروے بالی سکینہ اتارے قیدی وچ
- 56 عباسؑ نوں صداواں دیندی رئی سکینہؑ

57 اُمت نے مارڈالا زہرا کے دل کا چین

58 باپ کے غم میں سکینہ

59 اڈیکاں سن سکینہ توں

بی بی پاک فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا

60 رونے والوں شہر مدینے میں

61 تارخ دے وچ مشہور بہن

62 یہ بین کرتی تھیں زہرا حسین ہائے حسین

63 فاطمہ معصومہ، مخدومہ سیدہ

64 بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہرا

امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام

65 بے درد مسلمان تو خوشیاں منارہے ہیں

بی بی پاک زینب سلام اللہ علیہا

66 بہن یہ غازی کی رورو کے بین کرتی ہے

67 ہائے زینب ویردی موت دیاں

68 بی بی زینب روندی رہ گئی

69 مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینب نے

70 ہائے ناغریب سداویں میرا شبیر بچی

71 اماں ایہو بازاراے

72 کیوں شام جاواں لے کہ مظلوم قافلہ

- 73 میں لٹ گئی نانّا
- 74 جیویں زینب تیرا غازی اے علماں والا
- 75 اگر زینب نہ ہوتی
- 76 خیر شکن دی دھی آں
- 77 قبر سروڑ پہ کہا زینب نے رو کر الوداع
- 78 اکھیاں وی جھکاؤ پردہ وی بناؤ
- 79 جھک گئی کمر حسین دی زینب نے اے کہیا
- 80 یہ دشت کر بلا میں زینب کی تھی دُہائی
- 81 اینوں قیدی نہ کر
- 82 جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین
- 83 چادر اں دارا کھا
- 84 نانا رو تگنی چن ویر دیاں راواں
- 85 سجادتوں پو چھیا زینب نے
- 86 جنگ نئی کرنی مختار بھرا
- 87 دُھونڈتی پھرتی ہے زینب لاشوں میں عباس کو
- 88 ان جکڑے ہوئے ہاتھوں کی قسم
- 89 کیا تھا ماں سے جو وعدہ
- 90 کر کے منہ لاشاں دے ول
- 91 کر بلا کر بلا کر بلا

- 92 ————— غازی تیرے بغیر میں بے آسرا زلی آں
- 93 ————— میری ہو گئی شام تیاری
- 94 ————— اکبر کو فجر شاہ کو عصر روتی ہے
- 95 ————— جب خیمے جلے اسباب لٹا زینب کو مدینہ یاد آیا
- 96 ————— ہائے شام غریباں
- 97 ————— دو ہی وجہ سے باطل حق نا چھپا سکا
- 98 ————— بابا میرا بھرا
- 99 ————— رداواں لہہ گھیاں غازی
- 100 ————— زینب دیاں رداواں چوں
- 101 ————— آہوش میں سجا ڈگر جل گئے سارے
- 102 ————— آجڑے ویلے آ کے چھڑیں
- 103 ————— علی کے شہر کوفہ میں
- 104 ————— زینب ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں

بسی بی فضہ علیہ السلام

- 105 ————— فضہ نے کہا مولا کیا ایسا سفر ہوگا
- 106 ————— میراناں فضہ گوگو

اسیران اہل حرم علیہم السلام

- 107 ————— چھانے لگی شام غریباں (نوحہ شام غریباں)
- 109 ————— قیدی گھن آؤ

- 110 — کلمہ گوہ یہ تو بتا ہم تیری کیا بات کریں
- 111 — آگئی شامِ غریباں کہاں جائے زینبؑ
- 112 — جدوں اک سووی مستوراں
- 113 — ہو گئیاں ویرناں شام تیاریاں
- 114 — رات تو خیر کسی طور گزر جائے گی
- 115 — منزلاں روندیاں نہیں
- 116 — ہر سمت اُداسی ہے اُجڑا ہوا سماں
- 117 — شامِ جانب چلا ہے ہائے لٹ کر کارواں
- 118 — شام دے سفر اُنوں
- 119 — پوچھ لو بازار سے دربار سے زندان سے
- 120 — آگئی شامِ غریباں گھر جلانے کے لئے
- 121 — عجیب قیدی ہن سر قرآن پڑھ دے ہن
- 122 — مستوراں نال نئی جنگ ہوندی
- 123 — راہوں میں سارباں کو چھاؤں ملی نہ سایا
- 124 — کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہؑ پر
- 125 — ہوگی نہ انتہا کوئی اس انتہا کے بعد
- 126 — آؤ بتاؤں تم کو کہتی ہے کربلا
- 127 — کربلا میں کیا بتائیں ہم نے کیا کیا دیکھا
- 128 — تقصیر تے نئی کوئی سید دی

امام زین العابدینؑ

- 129۔ سجاڈئی اے مشکل اے شام داسفر اے
- 130۔ سجاڈاٹھو پیاسی سکینہ کو سنبھالو
- 131۔ سجاڈنے رو فرمایا اے
- 132۔ وہ خون رو کے یہ کہتا رہا زمانے سے
- 133۔ کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہ پر
- 134۔ زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاش اٹھا ہے
- 135۔ شام دے لوکاں لٹ لیہا قافلہ
- 136۔ ایک چھوٹی سی لحد دیکھو بنا کر عابد
- 137۔ بیمار مہاری نوں ول شام نوں جانڑاں پئے گیا
- 138۔ سجاڈ کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ

غازی عباس علمدارؑ

- 139۔ وفا شناس نہیں رب وفا ہے عباسؑ
- 140۔ عباسؑ اجازت منگدا اے
- 141۔ دریا او علم آیا علمدارؑ نہ آیا

امام حسینؑ

- 142۔ شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ ہر آثانی
- 143۔ حسینؑ کیا ہے
- 144۔ الوداع، الوداع

- 145 ————— کر بلا کے دشت میں اک لامکاں آباد ہے
- 146 ————— خنجر دی دھار تھلے مان انبیاءِ دا
- 147 ————— نہیں تھا کچھ بھی حسینؑ تب ہے
- 148 ————— حسینؑ کیا ہے خدا ہی جانے
- 149 ————— چل گیا خنجر گلے تے ہو گیا سجدہ ادا
- 150 ————— چل پڑے شبیرؑ کر بل ہو گیا ویراں مدینہ
- 151 ————— ہر سانس ماتمی کی شبیرؑ تیرے نام
- 152 ————— اصغرؑ کی لاش خود ہی اٹھائی حسینؑ نے
- 153 ————— الوداع، الوداع، رن کو جاتے ہوئے
- 154 ————— خالق اپنے پیغمبرؑ دا
- 156 ————— رن کو جاتے ہوئے سر جھکاتے ہوئے

امام موسیٰ کاظمؑ

- 157 ————— مزدور جنازہ چاکے لے پل بغداد دے آئے
- 158 ————— رضا دا بابا توں آیا اے فروی چلیاں اے
- 159 ————— ہائے موسیٰ کاظمؑ ہائے تیرا لاشہ



بلندی درجات: بیگم و سید و صی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

وجہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

کچھ اپنی زبان میں

الحمد للہ! وصی العزاء حصہ دوم کا دوسرا ایڈیشن نوحہ خواں و ماتمی عزاداران کے پُر زور اصرار پر حاضر خدمت ہے بے شک ذکرِ مظلوم کا قائم رہنا سنت الہیہ میں داخل ہے۔ زمانہ جس تذکرے کو روکنا چاہتا ہے، پروردگارِ عالم اُسی تذکرے کو عام کرتا چلا جاتا ہے۔ لائقِ تعظیم و احترام ہیں وہ لوگ جو اس روایت کے تسلسل میں اپنا کردار نبھاتے جاتے ہیں۔ علماء، خطیب، ذاکر، شاعر، اہل قلم سب اپنی منزل میں اپنی حیثیت سے ایک عظیم تہذیب عزاداری کی امانت دار اور قابلِ احترام نقیب ہیں۔ ہمارے عہد خصوصاً پچھلی تین دہائیوں میں جن لوگوں نے ذکرِ مظلوم کی روایت کو وسعت دی وہ عقیدہ اور عقیدت ہنروری کے معیاروں کو برقی ہوئی نمود کرتی ہے اور سننے والا اُن نفوسِ قدسیہ کی محبتوں میں سرشار ہو جاتا ہے۔

کچھ شعراء کا ذکر یہاں پر کرنا چاہوں گا کہ جن کی ساری زندگی مدحِ اہل بیت علیہم السلام اور جملہ اصناف و صنائع پر عربی، اردو، پنجابی، سرائیکی میں خامہ فرسائی کی ہے گو کہ پڑھنے اور سننے والا خود مظلوم کر بلا کے غم کو دیکھ و محسوس کر رہا ہے۔ بابا ثار حیدریؒ، اختر چنیوٹی، تنویر حسین، نوشاد شاہ، سجاد، یوسف سردار، لعل حیدری، نعیم بچیری، اختیار حسین، توقیر کمالوی، مظہر انجم، گوہر حسین، میوہ خاں، سبط جعفر، اور دور حاضر کے ناصر، احمد نوید، آصف جوہر، محب فاضلی، حسنین اکبر، ثقلین اکبر، سلامت فیروز، نور علی نور، سائیں رفاقت مداح، رانا عمران، سعید عاقل، عاصم رضوی، سخاوت مولائی، محسن شاہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

اللہ پاک محمد و آل محمد کے درِ دولت سے وابستہ رہنے والوں کے درجات بلند کرے اور توفیقِ ارزانی فرمائے کہ وہ اپنی بسط بھر اُن کی محبت کا حق ادا کر سکیں۔

قارئین کرام! سے درخواست ہے کہ اگر بارِ خاطر نہ ہو تو حقیر کے والدین کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھ کر انہیں ایصالِ ثواب فرمائیں۔

وما توضعی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

﴿بی بی زباب سلام اللہ علیہا﴾

بے شیر میرے آجا تجھے لوری سناؤں گی

بے شیر میرے آ جا تجھے لوری سناؤں گی
اپنے علی اصغر کو گودی میں سلاؤں گی

جیران تصور میں تجھے دیتے تھے لوری
مقتل میں تجھے خالی جھولے کو بھلاؤں گی

ملنے کے لئے ماں سے کچھ دیر کو آ جاؤ
مجھ دکھیا پہ کیا گزری سب مال سناؤں گی

جاتے ہوئے خمیے سے جو ٹوں نے کیئے پیٹا
اُن تیرے اشاروں کو میں بھول نہ پاؤں گی

کل فوج ستم آئی اور چھین لی میری پادر
اس دشت بیاں ہاں میں میں گھس کو بلاؤں گی

آنا ہو اگر حاصل آواز دو مادر کو
مقتل سے تمہیں لینے میں خود پہلی آؤں گی

گودی میں تجھے لے کر میں سوچا یہ کرتی تھی
کس شیر کو میں اپنے عباس بناؤں گی

یہ کہتے ہوئے گوہر لکڑ سے وہ مادر
میں تیرے یام اصغر واپس نہیں جاؤں گی

بے شیر میرے آ جا تجھے لوری سناؤں گی
اپنے علی اصغر کو گودی میں سلاؤں گی

صَلِّ عَلَى آلِہِ
اَیُّہِ عَلَیِّ بْنِ حُسَیْنٍ

بلندی درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ



﴿نوحہ بی بی ام رباب علیہ السلام﴾

کس کو دُول میں لوری

کس کو دُول میں لوری، کس کو دُول میں لوری

اصغر میرا رہ گیا دن میں ماں یہ رو کر بولی

نوحہ خواں: ناصر اصغر پارٹی، انجمن شباب المؤمنین کراچی-03 شام غریباں چھا گئی بن میں میرا دل گہرائے

گھر نہیں آیا اصغر میرا پھیل گئی تاریکی

تم نہیں آئے تم نہیں آئے کتنا پکارا میں نے

ماں سے خفا کیا اے شہزادے یوں ہوتا ہے کوئی

آ جا میرے اصغر آ جا روٹھ گیا کیوں بیٹا

آجڑے بن میں نوحہ گناں ہے ماں پھلائے جھولی

تجھ کو کہاں میں ڈھونڈنے جاؤں تجھ کو کہاں سے لاؤں

میری گودی چھوڑ کے تو نے، میری گودی چھوڑ کے تو نے بستی دور بسالی

تجھ کو کہاں میں ڈھونڈنے جاؤں تجھ کو کہاں سے لاؤں

میری گودی چھوڑ کے تو نے بستی دور بسالی

تیرے بنا اس دکھیا ماں کو کیسے بھلا میں آئے

تیرا جھولا بھی سونا ہے کرب و بلا کے بن میں

اپنے وطن سے دور یہاں پر کرب و بلا کے بن میں

کھو گیا میرا لال کہیں پر، کھو گیا میرا لال کہیں پر رہ گئی جھولی خالی

گوہر یہی کہتے کہتے مر گئی ماں اصغر کی

گود میں اپنی کس کو سلاؤں کس کو دُول میں لوری

شاعر: گوہر جارجی

النَّحْوَةُ عَلَى النَّحْوِ

بلندی درجات: بیگم وسید و صی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی ام رباب علیہ السلام﴾

ہائے اصغر تیریاں ہر ویلے تانگاں رہندیاں

ہائے اصغر تیریاں ہر ویلے تانگاں رہندیاں
روئے نہ دور اصغر میرا اے رو رو کہندیاں

نہ آئے دل کے میرے ویر نانا
کہوں آہن میرے اصغر تے اکبر میں راہواں ویندیاں

لگی آگ خیمیاں نوں خواب نکلیا
میرے اصغر دا جھولا جل گیا اے تے پچھیاں روئدیاں

بھی شاماں نے ڈھلیاں تو نہیں آیا
تیری ماں کس نوں بچھڑا لوری دیوے ناں تیرا لیتدیاں

مینوں خواہاں چہ ڈسے سرخ جوئے
حقیقت کیا ہے دسدا نانا میرا من منٹاں کر دی آں

سحر ہوئی ہے عاشورے دی محسن
وکھائیاں سرخ منیاں نانی مینوں اے خاکاں پیندیاں

شاعر: محسن شاہ (سکھر) سوز: جوہر شاہ (سکھر)



برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ نبی امی زباب علیہ السلام﴾

آ اصغر میرے آ اصغر

آ اصغر میرے آ اصغر آ اصغر میرے آ اصغر

پٹی ہوئی جھولے سے یہ کہتی رہی مادر

دن ڈھل گیا ہے آ جا علی اصغر

اے چاند میرے نور نظر لوٹ کے آ جا

بل جاتے میرے ہاتھ کہ بل جاؤں میں خود بھی

اے لال تیرے جھولے کو میں جلتے نہیں دوں گی

نہیں آئے گا جس طرح تجھے جلتی زمیں پر

آ جا تجھے بہلاؤں میں سینے سے لگا کر

حسرت بھری نظروں سے تیرا دیکھنا ماں کو

جاتے ہوئے کچھ اور بھی تو کہا گیا ماں کو

جیتنے تو نہیں دیتی یہ غمے کی اداسی

دعا ہوں کہ آنے کی تیری آس ہے باقی

ہاتھوں میں دن ہے میرے اور خاک ہے سر پر

تو آ کہ ذرا دیکھ تو غربت کا یہ منظر

مقتل میں ہر اک سمت قیامت کا سماں ہے

میں ڈھونڈ رہی ہوں میرا بے شہر کہاں ہے

جھولے سے جدا کرنا قیامت ہوا گوہر

یہ کہتے ہوئے مر گئی وہ غمزدہ مادر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَالصَّالِحِينَ

برائے ترجمہ: بیگم وسیند وھی حیدر زیدی، سیندہ تمیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی رباب سلام اللہ علیہا﴾

اصغر میں تیرا جھولا خالی پئی جھلاواں

اصغر میں تیرا جھولا خالی پئی جھلاواں
ماں صدقے کیوں نہیں سدا آجڑی دیاں صداواں

چھڈ گود میری اصغر مٹیاں تے سوں گھیا اے
کیوں دور اپنی ماں توں میرے لال ہو گیا اے

آ ماں دے کول آ جا تھکیاں نیں تھن تے باواں
تیرے بغیر ہویا جینا مہال میرا

میری لوریاں توں سڑ کے سودا اے لال میرا
جے آپ تینوں آ کے میں لوریاں سداواں

تیری خشک بلیاں تک کے فرات ڈب کے مر گئی
جو مسکراپوں اصغر خود موت وئی آج ڈر گئی

ٹپے چھڑ کے آ جا تیری نظر تے لہاواں
سہراواں دی گرمی توں کیوں توں سہہ سکے گا

ہے لک توں ماں کیوں جنگلاں چہ رہ سکے گا
تینوں کلیاں چھڈ کے اصغر کیوں شام توں جاواں

غیر دی امہڑی ہاں میں باہر تے آ نیں سکدی
حمل دے تیر روکن دیرا نہیں کوئی ڈسدی

میرا دس نہیں چلدا اصغر ہو تیر آپے تھاواں
دیراں جھولیاں نوں آباد تو صدا کر

ہے بے اولاد جھڑے اولاد وی عطا کر
بی بی تو سلامت دی کر پوریاں دُعاواں

محمد شاعر: سلامت فیروز

پہچتے برائے ترجمہ: بیگم دستدوس حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

قہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی رباب سلام اللہ علیہا﴾

آجا اصغر کی جگہ میری سکیں سو جا

آ جا اصغر کی جگہ میری سکیں سو جا

جاگتی وار کہاں میری سکیں سو جا

جو تجھے خوف ہے شاید میں اُسے کم کر دوں دور کیوں بیٹھی آ میری سکیں سو جا

آ جا آنکھوں پہ تیرے ناد غلی دم کر دوں باپ کے سینے پہ عادت ہے تجھے سونے کی

میری گودی تیرے قابل تو نہیں ہے پھر بھی

ہے | میرے دل کی صدا میری سکیں سو جا

اپار برسوں میں نہ زحمت دی بھی تو نے مجھے

اپنی خدمت کا مجھے آج تو موقع دیدے

ہو گا احسان تیرا میری سکیں سو جا خود اٹھا دوں گی تجھے شانہ بلا کر تیرا

قید خانے میں جو آ جائیں یہ تیرے بابا اچھا کچھ دیر ذرا میری سکیں سو جا

مجھ سے دیکھا نہیں جاتا یہ تیرا درد جگر

یہ بتاتے ہوئے اچھا تو نہیں لگتا مگر

اب نہ آئیں گے چچا میری سکیں سو جا

صابروں کا یہ قرینہ تو نہیں ہے بی بی

یہ ہے پردیس مدینہ تو نہیں ہے بی بی

کر کے بس شکر خدا میری سکیں سو جا

اس طرح سوئی تکلم وہ یتیمہ بی بی

ماں اٹھاتی رہی اٹھی نہ سکیں بی بی

پھر نہ ماں نے کہا میری سکیں سو جا

صغیر، آلہ،
ابا علی بن

شاعر: میر تکلم

برائے ترجمہ: بیگم دستدوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زباب سلام اللہ علیہا﴾

اندھیرا ہو گیا اب تک علی اصغر نہیں آئے

اندھیرا ہو گیا اب تک علی اصغر نہیں آئے
در خیمہ پے بیٹھی ہے کوئی ماں ہاتھ پھلاتے

کروں ماتم تیرا ایسا نکل جائے کہ دم میرا
تیرے پہلو میں لے جا کر مجھے سجاد دفنائے

بنا لے اے میرے بیٹا مجاور اپنی غربت کا
بتا اصغر تیری مادر یہاں سے اب کہاں جائے

ایکلی آروقی ہے دن بھر ہوا کو حکم دے اصغر
اڑا کر خاک جھولے کی بہن صغریٰ کو پہنچائے

دُعا کرتے ہیں حلقے میں تکلم ماتمی مارے
غم شبیر کو یا رب ہماری عمر لگ جائے

شاعر: میر تکلم سوز: منور علی خان نومی



برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی رباب سلام اللہ علیہا﴾

ماں کی تھی یہ تمنا اصغر جوان ہوتا

ماں کی تھی یہ تمنا اصغر جوان ہوتا
شیر کی شہادت حیدر کی جان ہوتا

تصویر حسن اکبر تاثیر خون حیدر
بتلا رہے ہیں تیر غازی کی جان ہوتا

مشعل کشاء کے ثانی کو ملتی عمر جوانی
مشعل کریم دیں کی اصغر جوان ہوتا

مشعل علی کترتا باطل کی شازشوں سے
کل ایمان کا پوتا کل ایمان ہوتا

شہ پارہ حسینی عمر پاتا زندگانی
قراں کا محافظ مطلق قرآن ہوتا

جوان قبر اصغر ہاتھوں سے تھی بنائی
پورا نہ شاہ دیں گا یوں امتحان ہوتا

ماں کی تھی یہ تمنا اصغر جوان ہوتا
شیر کی شہادت حیدر کی جان ہوتا

شاعر: جواد جعفری



برائے ترجم: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی ام فروا علیہ السلام﴾

لال مہندی لا آجا قاسم مہندی لا

لال مہندی لا آ جا قاسم مہندی لا
مجبور کسی لیکن میں ماں ہوں تیری بیٹا
مقتل میں بڑھاؤں ارمان تیری شادی کا

اس آجڑے ہوئے بن کو میں پھولوں سے بھر دوں گی
اے لال تیری مہندی میں اشکوں سے بوندوں کی

اکبرؑ کو وطن بھیجوں صغریٰ کو بلاؤں میں
چلتےؑ کا تیرا جوڑا جنت سے منگاؤں میں

ہر دس کسی پھر بھی ایسی کروں گی شادی
آئے گی خود یہاں پر جنت کی شہزادی

جب خوں بھرے ہاتھوں کو لاچار ماں نے دیکھا
چوما تو بہت تم کو پر زینبؑ کی دکھیا

عاشور کے دن گوہر جب دن سے رلاشہ آیا
رو رو کے بولی فرواؑ میں نے کہا بیٹا

آ جا قاسم مہندی لا
لال مہندی لا لال مہندی لا

شاعر: حسین گوہر

سید علی حسینی قادری

برائے ترجمہ: بیگم وسیندوھی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

قہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی ام فروا سلام اللہ علیہا﴾

مہندیاں والے نول

مہندیاں والے نول درداں دی ماری ماں وچ خیمیاں دے بچھاوے
میری مرضی اے قاسم پچھرا اج پیو دے فرض نبھاوے

بن وچ حسین دا اج اج مان توں ودھا دیں
راواں چہ ٹھوڑے ہو کے میرا لال وچھدا جاویں
پھل سہرے دے کھلے ہون جدوں پیو کبرا دا آوے

زینب دے دو | ویں پچھڑے لیلیٰ دا سوہنا اکبر
اج جنگ توں کرنی قاسم جیویں جنگ کرے گا اصغر

ریتاں تے پتھراں تے تیراں تے نیریاں تے
سماں دے گھوڑیاں تے صحرا دے زریاں تے
میرا جی کردا تیری مہندی دا رنگ کرل تے چو جاوے

جدوں تیرے سامنے اج فوجے لعین ہووے
اج دا جہاد کرنا ای تینوں دیکھ موت رووے
تینوں اج دوہہ غازی کہہ کے میرا دیر حسین بلاوے

اکبر جدوں ہائے ٹھنڈی فردا نے کھولی ہو سی
آواز ٹھوڑیاں چوں لازم اے آندی ہو سی
ماں راضی اے یا ہر ٹھوڑا فیر لون لئی مقتل جاوے

شاعر: حسین اکبر سوز: اصغر خان



پہلے برائے ترجمہ بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

قہرست نوحہ جات

﴿نوحہ ام فروا سلام اللہ علیہا﴾

ماں قاسم نون وچ قبر تے سہرا لایا

ہائے قاسم، ہائے قاسم ہائے ہائے قاسم فردا دی حسرت قاسم،
ہائے ماں دی حسرت قاسم، حسرت قاسم، کر بل دی حسرت قاسم

ماں قاسم نون وچ کفن دے سہرا لایا

کالے جوڑے ریاں مٹیاں لال بتوں دا آیا، وچ کفن دے سہرا لایا

ہائے قاسم، ہائے قاسم ہائے ہائے قاسم ماں قاسم نون وچ کفن دے سہرا لایا

سورہ یوسف پڑھ دی ہوئی امبری، انا اللہ تے آن کہ رک گئی

دھی کول شگن شروع کیئا سی کیویں آڑ مکایا، وچ کفن دے سہرا لایا

شاہ دی کن تے گھڑی نہیں لگدی، خالق ایسی او سوچ نہیں سکدی

رو گئی لہدی موٹیاں تے ہائے بجوا اپنا جایا، وچ کفن دے سہرا لایا

سہرے دے پھل میت دے ٹکڑے منہ کبریٰ دا رہیا کردا دکھڑے

میں کلیاں اے بابا لٹیاں یوں کبریٰ نون بھجھایا

مٹھڑ توں ٹکڑے خود چندے جاوے خاک دے ڈرے چادر نال لاوے

جوڑا جوڑا جوڑ کے ماں نے یوں آپ پتر بنایا، وچ کفن دے سہرا لایا

مومن او غم اے بھل نہیں سکدا قائد اکبر جدوں شام نون ٹریا

مہندی دا رنگ ریاں دے وچ کبریٰ سین چھپایا

ماں قاسم نون وچ کفن دے سہرا لایا

کالے جوڑے ریاں مٹیاں لال بتوں دا آیا، وچ کفن دے سہرا لایا

ہائے قاسم، ہائے قاسم ہائے ہائے قاسم ماں قاسم نون وچ کفن دے سہرا لایا

بَابُ الْقَابِلِ

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی ام فروا علیہا﴾

اے مہندی اے تیرے جن دی

اے مہندی اے تیرے جن دی اے سہرا اے اے گانا اے
قضا، قضا کبھی اے قاسم اے، اے ماں قاسم دی نہیں ملدیبلاؤ سین زینبؑ نوں ذرا گھڑی دے کول آوے
جے قاسم اے تے اٹھ پے گا اوکھ بکھوے دی ہو جاوےاودی، اودی تعظیم لئی اٹھنا اے عادت اے بچپن دی
ایہے سب نقش دیدے وچ انھیں اے تی دساتے نیںاٹھاں میراں دے سب بکھوے میں آپس وچ ملاتے نے
بڑی، بڑی ترتیب بدلی اے مگر تصویر نئی بندیمیری حسرت اے قاسم دے سرہانے بیٹھ کے روداں
بدن دکھرا اے سر دکھرا سواں دی کس طرح ہواںپتہ، پتہ سر دا وی نہ لگدا جے سہرا مرتے نہ بندھدی
میرے قاسم دی شادی دی رسم تبدیل ہو گئی اےبرائی توڑ دے غازی قضا تبدیل ہو گئی۔ اے
گھڑی، گھڑی ہنر آ گئی کبری تے آ کہ دین پاوڑ دیرئی ماں سوچی اکبر بھویں کبری نوں سمجھائے
ایہے اندر ہی قاسم اے ایہے اندر ہی سہرا اےایہو، ایہو گھڑی نشانی اے تیرے دن تے آجوں دی
اے سہرا اے اے گانا اے، اے مہندی اے تیرے جن دی
قضا، قضا کبھی اے قاسم اے، اے ماں قاسم دی نہیں ملدی

ستہ برکین

پہلے برائے ترجمہ: بیگم وسیند وھی حیدر زیدی، سیندہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی ام فروا سلام اللہ علیہا﴾

اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا

اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا، اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا
خود آئی زہرا جانی قاسم مہندی لا، اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا

تو بیوہ ماں دا سرمایہ، مولا حق امام یا حسن یا حسین
تو آجڑی فردا دا جایا، مولا حق امام یا حسن یا حسین

آج ماں دے کہنے سہرا لا، اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا
کبری لیلی دی جانی اے، مولا حق امام یا حسن یا حسین

اوتھے قاسم میری کمائی اے، مولا حق امام یا حسن یا حسین
میرا ررواں اندر وسدا ساں، اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا

مینوں چن چن گھسڑی آئے گا، مولا حق امام یا حسن یا حسین
جیویں آواں گائیں کوئی آوے گا، مولا حق امام یا حسن یا حسین

میرا امبڑی تہہ تو لے وانگاں، مولا حق امام یا حسن یا حسین
اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا، اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا

ہراک ٹکڑے نوں پتھدی اے، مولا حق امام یا حسن یا حسین
رب جانے ماں کی باتے لہدی اے، مولا حق امام یا حسن یا حسین

کٹ جانے والا نکلیں لہدا، مولا حق امام یا حسن یا حسین
اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا، اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا

جتنے چاچے گھسڑی آیا سی، مولا حق امام یا حسن یا حسین
جس مقتل نوں تو سبایا سی، مولا حق امام یا حسن یا حسین

فردا او سلامت نوں تو دکھا، اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا
اٹھ قاسم بچھڑا مہندی لا، مولا حق امام یا حسن یا حسین

سیدہ امین

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سیندہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿ نوحہ بی بی ام فروا سلام اللہ علیہا ﴾

سیدہ وے میں مرادوں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا

سیدہ وے میں مرادوں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری گھولن آئیاں لاون تینوں پھوپھیاں تائیاں

اٹھ بچھڑا لاگ دواوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری نوں میں لایاں سہرا تیرا عرشوں آیا

جئے شگناں دے پھول کھلاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری پھٹیاں دے پھٹیاں موت اکبر وچ اگے میں لٹیاں

میرا منوں دی نہ تھڑا چاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری رنگ دی گوڑی آس امڑی دی ہوئی اج پوری

جوڑا ٹھکنا والا پاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
ستویں دے دن مہندی لائی موت مبارک دیون آئی

دے باپ دا وعدہ نبھاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری رنگ وچ گھولی ظالماں پائی خون دی ہوئی

دیتے لاش تے گھوڑے دوڑاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری رنگ لایا سہرا تیرا عرشوں آیا

گئی او مہندی رنگ بدلاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
سیدہ وے میں مرادوں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا



پہت برائے ترجم: بیگم وسیند وھی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلمہ اللہ علیہا﴾

تانگاں لگیاں نے تیرے آؤں دیاں مینوں ویرن

تانگاں لگیاں نے تیرے آؤں دیاں مینوں ویرن

بھین دکھیا ری نہ مر جاوے تیرے باجوں ویرن

تیرا وعدہ میں کیوں بھل جاں میرا ویر اکبر

کدی ناں روندی میرے کول جے ہوندا اصغر

آجیاں دھڑیاں وچ کلی کیوں داں ویرن

تیریاں راہواں دے وچ بہہ کے میں روندی صغریٰ

ہن تے آجاویں دے جن ویرن پئی آہندی صغریٰ

رات دے ویلے مینوں خواب ڈرائدے بابا

کلیاں چھڈ کے ناں بیمار توں جاندے بابا

اونیاں پانواں نالے دیکھاں تیری راہ ویرن

کول نہ امیری کنوں حال سانواں ویرن

تیرے قدماں دے نشاناں نے مینوں ترپایا

مینوں جن ویر نہ خط کھلیا (ناپوں) توں آیا

نالے دے روئے تے اے صغریٰ دما منگدی اے

مٹاں مندی اے رو رو کے بھرا منگدی اے

تیرے سہرے تیرے شگتاں دا مینوں چاہ ویرن

تیرے آؤں دیا آساں تے میں جیوندی ویرن

نعیم زہرا دیاں جابیاں نوں ستایا لوکاں

شگے پیری وچ جنگلاں دے ڈرایا لوکاں

اوکھیاں سفران دے وچ جاسیاں تیری تھاں ویرن

شاعر: نعیم پھیاری



برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی صغریٰ علیہ السلام﴾

جیویں بابا راضی اوویں صغریٰ راضی

نہ اولے بے بے رو میرا چاچا غازی
جیویں بابا راضی اوویں صغریٰ راضی

میں جاندی ہاں پابند ہے توں تینوں کج نئی آندی
جیویں بابا راضی اوویں صغریٰ راضی

میراناں بچے نہیں فہرست دے وچ اے تیرے نال گلہ کوئی نہیں
اے پور مسافراں وچ چاچا تے میں بیمار دی جاہ کوئی نہیں
جیویں نصیری اے زندگی نہ ویسی بن میں دکھیا دی

میںوں کلیاں چھوڑ کے ژ جاناں اے منظر عین قیامت دا
تو فکر نہ کر میں راضی ہاں ایہو فرض ہے پاک امامت دا
تیرے سامنے قسم میں چینی ہاں تیری پاک وفا دی

میرے حقے درد وچھوڑا اے تینوں نہیں مجبور کریندی میں
میں چوٹیاں والے ویرن کوں پئی دل دل کے گل لاندی میں
میرے حوصلہ ویکھ میں دیکھنی نہیں جن ویر دی شادی

ماں ام البنین دا صدا شالا چاچا تو شاد رہویں
اپنے سردار دے قدماں وچ محشر تائیں آباد رہویں
تیار عماری تھی گئی اے چا عوں دی ماں دی

شاعر و سوز: بابا لال حسین حیدری



پہلے برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

قہرست نوحہ جات

﴿بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں

ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں
اصغر دے باجوں نانا مینوں نیند نہ آوے

ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں
اصغر دے باجوں نانا مینوں نیند نہ آوے

جنتاں منداواں اصغر رو رو بلاواں اصغر
ہر وطن تے آخیرن تیری بہتر بلاوے
جھوٹے دی دوڑی پا کے منہ کر نجف دے پاسے
تصویر / فاطمہ دی تیرا جھولا جھلاو میں

کبریٰ سکینہ اکبر چاچا نہ کول اصغر
صغریٰ نوں اے وچھوڑا نہ مارا مکاوے

صحرا دی ریت تپدی سویں گا کیویں اصغر
صغریٰ دے کول آ جا تینوں لوری سناوے
ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں
اصغر دے باجوں نانا مینوں نیند نہ آوے

سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں ہائے چین نہ آوے
ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں



برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

اکبر تیرے وچھوڑے ہائے مینوں مار مکایا اے

اکبر تیرے وچھوڑے ہائے مینوں مار مکایا اے

دل گتیاں میرا دین ایچ درداں ستایا اے

ہر ویلے نال تیرے بھری تے سیکھ اے

دکھ سکھ تو سکھیاں بھیڑا دے نال جو کرنا اے

ہنڑ میں سمجھ گتیاں توں کیوں مینوں بھلایا اے

ناراض ہاں میں اکبر جے فیر دی مر آویں

میں درداں ستائی نوں دین توں سینے لاویں

لوکاں نوں اے سوکھڑا مینوں ویر منایا اے

ایہو سوال رب توں شیر دی بھری دا

دین توں نکھری صغریٰ بابے توں دھڑی دھی دا

بیمار جدائی دا کدے ہار دی چایا اے

رخساراں دی چادر توں قدماں دے نساں گج کے

ایہو امید دل وچ بیٹھی اے صغریٰ لے کے

قاصد نے آ کے کھیرا تینوں ویر بلایا اے

بھیڑاں نے لہائیڑاں دا حق ہوندا بھیرا اے

ایس اجوے دل دے اندر آ دیکھ اھیرا اے

مینوں آجاڑ کے توں کرل نوں وسایا اے

ہر ویلے نال تیرے بھری تے سیکھ نیں

دکھ سکھ توں سکھیاں بھیڑاں جو کرنا اے

ہنڑ میں سمجھ گتیاں کیوں مینوں بھلایا اے

حریر سلامت نوں اے شرف عطا ہویا

دے اذن غاص بی بی اے نوحہ لکھایا اے

اکبر تیرے وچھوڑے ہائے مینوں مار مکایا اے

دل گتیاں میرا دین ایچ درداں ستایا اے

ہائے مینوں مار مکایا اے

شاعر: نعیم پھیاری



برائے ترجم: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی صفری سلام اللہ علیہا﴾

کھتے اکبر موڑ مہاراں مردی مردی بچ جاواں

مردی مردی بچ جاواں کھتے اکبر موڑ مہاراں

مردی مردی بچ جاواں کھتے اکبر موڑ مہاراں

کھتے اکبر موڑ مہاراں مردی مردی بچ جاواں

آجڑیاں دیہڑیاں دے دے دچ روواں

کھتے اکبر موڑ مہاراں مردی مردی بچ جاواں

آجڑیاں دیہڑیاں دے دے دچ روواں کھتے آ لے دیرن ساراں

کھتے اکبر موڑ مہاراں مردی مردی بچ جاواں

آجڑیاں دیہڑیاں دے دے دچ روواں

ماریا ویر وچھوڑے تیرے پالے نش تقدیر نے گھیرے

دن زندگی دے رہ گئے تھوڑے مینوں تیریاں انتظاراں

امبری بابل ویر پیارے مینوں کلیاں جھڈ گئے سارے

مینوں دیوے کون دلاے میں ڈاڈھی ویر بیماراں

رہ سائیاں میرا ویر ملا دے صفری دی اے آس بچھا دے

اکبر اصغر باجوں ہائے میں لگ روواں نال دیواراں

ویر اکبر تیری یاد تادے دل میرے نوں چین نہ آدے

اب نہ دے اک واری آ جا سن اکبر ویر پکاراں

ویر اکبر نہ سہرا لایا برہی میرا مان مکایا

ماتم میں مقتل دا حشر تک کرنا اے حب داراں

برائے ترخیم: بیگم وسند وھی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

قہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلمۃ اللہ علیہا﴾

صغریٰ نول اڈیکاں نے چن ویر تیریاں

صغریٰ نول اڈیکاں نے چن ویر تیریاں
آ جا دے ویر اصغر ایہو صدراں میریاں

تیرے انتظار اصغر مینوں مار مکایا اے
درداں دی ماری صغریٰ ہائے اصغر نول نہ کھڑایا
غالی جھولا ویر تیرا کینوں دیواں لوریاں

اصغر دی یاد صغریٰ نول وچ قبر وی میں بھلنی
اصغر تیرے ملن دی کوئی تدبیر وی میں چلنی
سن آ ماں دیاں وچ کرل چلیاں ہنیریاں

میرے ورگی شالا جگ تے نہ بھیڑو ہودے کوئی
ہائے لوگ کیوں مینوں صغریٰ اے ویرا موئی
رب ناں دے آ جا اصغر کیوں لائیاں تیریاں

بائے دے نال اصغر گلاں تے کرا ہونڈا
اصغر نول ویر اکبر سینے پاندا ہونڈا
ول گتیاں صغریٰ کرل سب آساں تیریاں

نہ رج کے تکیا اصغر نہ لاڈ میں لگائے
نہ پائے ویر اصغر تیرے چلے علی بنائے
گھر دیلے مینوں اصغر ہائے تانکاں تیریاں

صغریٰ نول بدوں اصغر دی بڑی یاد ستاؤندی اے
غالی جھولے دی پتی صغریٰ ہائے ڈول ہلاؤندی اے
مناں میں نعیم منیاں اصغر بہتیریاں

سید علی ہجویریؒ
ایک چلی بن

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

تکلیانٹی صغریٰ نے فیر راہ

تکلیانٹی صغریٰ نے فیر راہ تکلیانٹی
تیری موت دی خبراں سن کے
زندگی دج اکبر ہن تے
گج کرن لئی بھائی نئی

بد تک سی ویر آساں دیوے دی بال دی ساں
رئی روز میں سکھدی دیوا میرا دیوا اچ دا بھیا
میرا اکبر ویر نہ مڑیا گج فیر میں سکھائی نئی

ہوندا ہے کوئی میرا اصغر دے وانگ بابا
کر کے / مان دسا نئی اجڑی لاڈ لڑایا
نہ کوئی دج منایا کوئی میتھو رسیائی نئی

حمل دا تیر اصغر برہی دا پھل دے اکبر
کدی شام والے منظر سب / حال سنا دا جاوے
میرا عابد رونا جاوے کدی دین بھائی نئی

دھی میں حسین دی ہاں پہلائی جاندی ساں
نئی ہونیاں پوریاں آساں دن دسویں دا لنگ جاناں
مینوں لین کسے نئی آنا دل فیر وی منیائی نئی

اچ دی ہنیری عل گئی آل رسول دل گئی
امت ظلم تے تل گئی گھر پاک بتول دا اکبر
اچ اجڑیا کرمل اندر فیر اچ تک ویائی نئی

شاعر: حسین اکبر سوز: اصغر خان

سید علی ہمدانی

محبت برائے ترجم: بیگم وسند وھی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

فہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

نہ آیا خط نہ پایا اکبر ویر میرا

نہ آیا خط نہ پایا اکبر ویر میرا

نہ امڑی کول میرے نہ بابے دا سر سایا

جھپوں ٹریا ویر اکبر ہاتے اوہوں سر نہ پایا

اکبر ویر میرا اکبر ویر میرا

ہاتے تیرے دچھوڑے نے ویرن مینوں دواپا

اکبر ویر میرا اکبر ویر میرا نہ آیا خط نہ پایا اکبر ویر میرا

رب خیر کرے تیری ہاتے وعدہ نہ ٹوں نبھایا

اکبر ویر میرا اکبر ویر میرا نہ آیا خط نہ پایا اکبر ویر میرا

سلمان حال دل دا صغریٰ نے رو ستایا

اکبر ویر میرا اکبر ویر میرا نہ آیا خط نہ پایا اکبر ویر میرا

ہاتے درد دی ماری تے ڈھنڈا اوکھا ویلا آیا

اکبر ویر میرا اکبر ویر میرا

کیویں میں دکھ سناواں ہاتے کیویں میں دکھ سناواں

نہ عون امبوی جایا اکبر ویر میرا اکبر ویر میرا

جینوں جاں تے ویر کر بل میرا جیتا بھل گیا اے

صغریٰ دا سن کے رونا سارا عرش بل گیا اے

اتھرو نہ آنکھ دے ٹکھدے تینوں یاد کراں اکبر

نانے دے روئے جا کے فریاد کراں اکبر

دن رات میرے اکبر تیری تانگ ستاؤندی اے

وعدہ لٹھاویں اکبر دکھی بہنو بلاؤندی اے

منقول لے مولا صغریٰ دیاں دعاواں

گھر آوے ویر اکبر کھ ٹکر میں مناواں

جھولا پئی بھلاوے تینوں یاد کر کے اصغر

بیمار بہنو کلی منٹاں مناوے اصغر

بچے کر کے دھڑے ٹر جھنے بابل بھڑواں تے بھائی

پوچھیا نہ حال پھوپیاں رو رو دیواں ڈہائی

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرہ بنت سید علی قنبر زیدی

قہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

ہنڑ آجاویرنا تیری یاد ستاوے صغریٰ بیمار نوں

ہنڑ آ جا ویرنا تیری یاد ستاوے صغریٰ بیمار نوں
نہیں بھلے دیرن پردیس چہ جا کے بھیناں دے پیار نوںویرا میں دکھیا توں دیوے کون دلاے
دشمن نہیں لوکی سب آسے پاسے
بچی روز اڈیاں تیرا وعدہ اکبر ستویں دے وار نوںکیویں ٹوریا آ کے بے دین پانہیا
نالے چادران لٹیاں ہتھ ریاں پانیاں
سجاڈ مہاری رووے ہتھ نوں اتھرو پھڑ کے مہار نوںتیری سویر بھائی میکوں سہی نہ جاوے
منگا روڈا دھواواں شالا اکبر آوے
اک واری آ کے ویرا شکل دکھا جا دکھیا لاچار نوںمیں دیکھدی رہ مٹی جہوں قافلہ ٹریا
سارے کر بل ٹو گئے کوئی لین نہیں مڑیا
تیرے باجوں دیرن روواں آجڑے گھراں وج لک کے دیوار نوںتیرے راہ وج بہہ کے نتھ روپیاں پاواں
کھپیا میرا دردی جینوں حال سناواں
کی قسمت میری میں نہیں مقتل دے ترساں دیدار نوں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

دیرن گھر آجاوے تیرا خالی میں جھولا میں جھلاواں

دیرن گھر آ جاوے تیرا خالی میں جھولا میں جھلاواں
وطن توں دور دور رہندے دیراں نوں کوئی لے آوے مر نہ جاواں

کیوں نہیں آیا دیر اکبر یاد اصغر دی وی آئی
میں نہیں مانی کسے نوں ہن تلک نہیں یاد آئی
میں کیوں روز روز منتاں تیرا دیں روندے روندے پئی جھلاواں

تیرا خالی جھولا اصغر میں جھلیدے سمجھ گئی ہاں
غاب وچ ویکھیا اے دیکھ کہ میں ڈر گئی ہاں
لگی اگ زور زور دی ہے خیمیاں نوں تیرا جھولا پئی بچاواں

دیر گرمی دا ہے موسم تیرے لئی میں دیر اصغر
میں بنائے سوہنے سوہنے بچے اجڑی دیر اصغر
اے قاصد رو رو مینوں ڈسایا ہے گرم دیرا ہنڑ ہواواں

تیرے نازک گل نوں اصغر کیوں چومیدی پئی امیری
غاب وچ رو رو کے تینوں دے صدیدی پئی امیری
میرا دل بہہ بہہ جاوے خیر ہوے تیری اصغر صدقے جاواں

دیر اکبر دی ہے مند تیری جھولے دی صفائی
کردی ہاں میں روز رو رو دینی ہاں میں اے ڈہائی
ہائے کاندھے پر میں دیرا دے وچھوڑے مینوں دیرا دیکھ راواں

کئی دناں توں مینوں محنت مائیاں آکھن دیرا موتی
کیوں جو گھر اجڑی تے ہن تھیں ہنڑ نہ آیا دیر کوئی
میں اجڑی در در جاواں خیر ہووے تیری اصغر پئی بلاواں

حضرت اکبر

برائے ترجمہ: بیگم وسیندوسی حیدرزیدی، سیندہ تمثیل زہراہ بنت سید علی قنبرزیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

نانا ہائے اے سوچاں رستیاں نہیں بیمارنوں

نانا ہائے اے سوچاں رستیاں نہیں بیمارنوں
کدوں آؤڑ گے وطنائے تے کدوں دیرن شکل دکھاؤڑ گے غم خوارنوں

میں منتاں کردی رہ محی محمل تے وی بہہ گئی اکبر آکھے لہہ گئی
نئی بھل سکدی او ویلا میں نئی بھل سکدی بابے دے انکارنوں

تیرے دیوے روز جلاواں رو رو عرض گزاراں رات ویلے گر لاداں
کدوں مکے نے رونے کدوں آ کے سینے لاوے گا لاچارنوں

نانا مینوں غاب ڈراون زخمی سینہ دکھاوون تیرے سامنے آون
مینوں ڈس دیاں نے پھوپھیاں گل لا کے روندیاں بابے دی دستارنوں

معصومہ نوں میں تکیا چہرا خون فل بھریا ہتھ رخسار تے رکھیا
پتی رو رو کے او اجڑی دریا تے واجا مار دی علم دارنوں

تھکین کرے اے دُعاواں جگ تے ساریاں بھنڈاں جیون نال بھراواں
کوئی بہن کدی نہ ترے جیوے ترسی صغرا ویراں دے دیدارنوں

شاعر: تھکین اکبر سوز: اصغر خان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَیُّہَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی تَالِبٍ

برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وصی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا﴾

اک جنج دا حال اے

رووے صغریٰ سن کے اک جنج دا حال اے
 جھڑا رووے رووے زینب نے مال سنایا
 بیمار مہاری جنج لے کے رُیا
 تک جنج دی حالت ہر قدم تے رویا
 نانے دی اُمت اس جنج نوں بہت ستایا
 پائے جنج اکبر دی بازار چہ لائے
 تعظیم کرن لئی پتھر ورسائے
 لاڑے دیاں مانواں دیاں دا زیور پایا
 کُنج شگن مناوَن جنج قید چہ آئی
 ہائے جیوندیاں مہی ماں ورد ستائی
 لاڑے دے سر نوں جدوں سانگ توں آن لہایا
 دج جنج دے سیکھ نوں رومیاں نکلیا
 اودا ایویں رونا جدوں سہ نہ سکلیا
 لاڑے نے اونوں تیزے دے کول بدلیا
 دج قافلے لہدی سی اپنا اصغر
 جا ماریا کنڈ تے اجڑی اپنا سر
 جدوں جلیا جھولا صغریٰ دے سامنے آیا
 جھیروی جنج کردی سی ہائے اکبر اکبر
 کدی لکھ تھیں سکدا سی توں او منظر
 ہر حرف سلامت لاڑے دی ماں لکھوایا

محمد شاعر: سلامت فیروز

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا﴾

آجا اکبر آجا، آجا ویرا آجا، بہتر مرنہ جاوے

آ جا اکبر آجا بہتر مرنہ جاوے

ویر میرا نانا کدوں مڑ کے آونا

کوئی تے ڈس جاوے آ جا ویرا آ جا

تیریاں راواں تے ٹٹھی ہر سم روداں

خالیاں راواں نیں کیویں کلیاں سوداں

اک واری آجا مینوں گل تے لا جا

اے اوچھوڑا نہ آوے آجا اکبر آجا بہتر مرنہ جاوے

آیا تون ستویں دا روندی صغریٰ مین اے

نانے دے رونے تے آوندی دکھیا بہتر اے

آماں وی مک گئی آں کیویں شاماں پئی آں

دن ڈھلدا جاوے آجا اکبر آجا بہتر مرنہ جاوے

نئی ٹھلدا اصغر مینوں | جھولا تیرا تیرے باجوں ویرن جی نئی لگدا میرا

میرا دل ترماتے ویر میرا میرے

گل باداں لاوے آجا اکبر آجا بہتر مرنہ جاوے

مینوں اکبر صغریٰ ایہو گل ہے کھاندی

تو شبیہ نہ رھندی میں شبیہ اے ماں دی

کتوں میں لے جاواں کتوں میں | چھڈ جاواں

رو رو شاہ فرماں دے آجا اکبر آجا بہتر مرنہ جاوے

رو رو شاہ منگدا اے دُعاواں ہر دم لے کے بہہ لے جاوے رو رو غازی دا علم

ماتھی ہوں دن رات تیریاں قدماں تے

مولا سر جھک جاوے آجا اکبر آجا بہتر مرنہ جاوے

آ جا اکبر آجا بہتر مرنہ جاوے

حضرت علی اکبر

برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سندہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا﴾

تانگاں رہندیاں ہائے اصغر تیریاں ہر ویلے

تانگاں رہندیاں ہائے اصغر تیریاں ہر ویلے
رووے نہ دور اصغر دیر میرا اے رو رو کہندیاں

نہ آئے دل کے میرے دیر نانا
کدوں آ سفر میرے اصغر تے اکبر میں راواں دیندیاں

لگی آگ خیمیاں نوں غاب نکلیا
میرے اصغر دا جھولا جل گیا اے تے پچھیاں روئندیاں

کھی شاماں آئے ڈھلیاں تو نہیں آیا
تیری ماں کس نوں بچڑا لوری دیوے ناں تیرا لپدیاں

مینوں غاباں آج / دھتے سرخ آج
حقیقت کیا ہے دس جا نانا میرا میں مٹاں کر دیاں

سحر ہوئی ہے فاشوے دی محسن
دکھائیاں سرخ مٹیاں نانی مینوں اے غاکاں پیندیاں

رووے نہ دور اصغر دیر میرا اے رو کہندیاں
تانگاں رہندیاں ہائے اصغر تیریاں ہر ویلے

شاعر: ثقلین اکبر موز: اصغر خان

سید علی ہدیہ قادری

پتہ: برائے ترجمہ، بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا﴾

راہواں چوں آ اٹھاوے صغریٰ بیمار نوں
اک واری علی اکبر خط دا جواب بن کے
آپے ملن لئی آوے صغریٰ بیمار نوں
مال پیو دے نال بابا کدوں رسدیاں نے دھیاں

بابے نوں کیوں قاصد میں تے مان وچ رسی ساں
کدی کن کے مناوے صغریٰ بیمار نوں
اصغر دے بعد آجڑی خاموش ہو گئی اے
آ جا ایذا اصغر ہائے تو قلی زباں وچ

فیر بولنا سکھاوے صغریٰ بیمار نوں
شبیر آکھدا سی ہتھاں چہ ہتھ پکو کے
تکلیاں تے تیری اکبر شنگناں دی مہندی لاوے
مدت توں ایہو پاوے صغریٰ بیمار نوں

دنیا دے نال میرے مک گئے نے سارے رشتے
دھی کہہ کے کوئی وی نہ سینے دے نال لاوے
کوئی بہن نہ بلاوے صغریٰ بیمار نوں
جدوں روئی اک دنے میں چنڑی دی اے آ کے اتھرو

اے یاد تیری اکبر راتی ہنیریاں وچ
مال بن کے خود سلاوے صغریٰ بیمار نوں
قاصد نے کیوں دیا شبیر کیوں سنیا
تقلین اڈیکاں دا دکھ مار دے گا اونوں

جا کے کوئی بچاوے صغریٰ بیمار نوں
راہواں چوں آ اٹھاوے صغریٰ بیمار نوں

شاعر: تقلین اکبر

حضرت

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سینہ خمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

مکیاں نہ اڈیکاں اکبر دے وچھوڑے صغرانوں مکایا اے

مکیاں نہ اڈیکاں اکبر دے وچھوڑے صغریٰ نوں مکایا اے
رونی آں میں راتاں نوں اٹھ کے ایس درد نے مینوں نانا بیمار بنایا اے

اج رات دا او دیا صہیں بلدا اک خواب ڈرایا اے
ہائے آخری سانواں تے اکبر وچ سینے تے برچی بابے ہتھ پرچی نوں پایا اے

نال ہنجواں دے تحریر لکھی میں اک وار توں مل جا آ کے
تیری دید دے باجوں ہائے اکبر نئی جین دی عادی صغریٰ اے یاد کرایا اے

دیواراں دے میں لیکے سہارے آ بُوہے اُتے پتی آں
ایہو سوچ کے راہواں توں تکی کدوں آوے گا شکناں والا جینوں گھر میں بلایا اے

دل ڈبدا اے دن دسویں دا چڑیا بابے دی خدا خیر کرے
اے حال یتیمیاں دے وانگوں بیمار دے سرتوں اٹھیا جیویں بابے دا سایہ اے

صابر نہ کدوں جیوندیاں بھیناں اٹیخ باج بھراواں جگ تے
جیویں ویر دے باجوں اے ویلا ایٹاں آجوں گھراں وچ کلیاں صغریٰ نے بتایا اے

شاعر: صابر سوز: اصغر خان



برائے ترجمہ: سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿بی بی صغرا سلام اللہ علیہا﴾

مک گتیاں آساں ویرنا میریاں

مک گتیاں آساں ویرنا میریاں،
مینوں خواب نے رات ڈرایا بابے برہی نوں ہتھ پایا

ستویں دا دن وی ڈھلایا نالے رات ناویں دی آئی
لٹ لئی کرمل وچ ظالماں نے میرے بابے دی پاک کماٹی
میں روواں تے کرلاواں میرا ویر اکبر نئی آیا
دن اجیٹھ اٹھاراں کرمل اکبر دی پاک تیاری

لگ کنداں اولے رو دے ہائے اج تیری بھین پیاری
تیرے سینے جن پیا دسد ہائے رنگ جتا دا آیا
مصروف خدا دے کم وچ سجاد نہ پیتے آئے
نہ قاسم اکبر تے اصغر نہ عون و محمد آئے

چاچا غازی وی بھلیا اونے تائیوں مشک نو چایا
رب جاڑیں ساڈے گھر نوں ویرن کی نظراں لگیاں
مینوں بختاں ماری آکھن ہائے یثرب وچ ساریاں سکھیاں
ہائے رات دے ایٹاں سوچاں صغری دا مرض ودھایا

پیا نعیم اے رو رو آکھے اج پاک حسین دی بانی
لگدائے ویراں باجوں میتھوں رس گئی اے کل خدائی
ہر بھین نے میں اجوی توں کیوں اپان ویر لکایا

شاعر: نعیم پچیری

سید علی ہاشمی قنبرزی

برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبرزیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

مس لہندی تیری چم کے آویر سجاواں سہرا

مس لہندی تیری چم کے آویر سجاواں سہرا
ارمان ہے بھیڑو اُجڑی دا دکھ دیر مکا دے میرا

شالا خیر دا سفر نصیب ہوئے یثرب دیر تڑ تینوں
آدیکھ اے تیری راہ وچ دچھڑی دے نال اندھیرا

میں دیکھیا غاب اج نانا اکبر دستار سجائی
اودھا جھٹل طلق دلایا ہائے خون آلودہ چہرہ

توں دیر عبادت میری تینوں دیکھنڑاں دیر ثواب اے
صدقہ پانچور والی دا اک وار دما دیو یڑہ

دل بھیڑو گئی تیرے باجوں دس کنیاں دیر بہاراں
چھڈ گئے ہو وانگ معینہ دس دیر قصور اے کیرا

لکھے سحر دچھوڑا اود جنوں کھا گیا روگ بھرا دا
اونوں کہہ دے فاطمہ صغریٰ جدے پئے گیا پیش انیرا

ارمان ہے بھیڑو اُجڑی دا دکھ دیر مکا دے میرا
مس لہندی تیری چم کے آویر سجاواں سہرا

ان عیدیں کی پانچ

برائے ترجیم: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہراہ بنت سید علی قبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

اکبر دی اس تے کیویں جیوندی رنی صغریٰ

اکبر دی اس تے کیویں جیوندی رنی صغریٰ
جنوں تانگاں مار گتیاں ایج نکھرے بھیڑ بھرا

اصغر نوں میں سی چایا میٹھوں بابے آڑ لہایا
رج رویاں پچھیاں ماواں جدوں ہویا ویر ہدا

جدوں ٹریا شہر مدینہ توں صغریٰ اکبر دا بابا
کل ٹیاں منظر دیکھیا اے خود دیکھیا آپ خدا

نہ دلا لیا سہرا گانا نہ مڑیا ویرن نانا
اونٹاں داواں تے ہنڑ بہہ گئی جتھوں ٹریا ویر میرا

جدوں خط صغریٰ دا آیا شاہ برہمچاری ہتھ پٹایا
اکبر آکھے رو رو کے ہنڑ بچدی نیں صغریٰ

شبیر دے ماتم داراں دی دیوے نوکری سای ہر دم
مینوں سب کج ملایا دنیا تے تیرے پیراں دا صدقہ

جنوں تانگاں مار گتیاں ایج نکھرے بھیڑ بھرا
اکبر دی اس تے کیویں جیوندی رنی صغریٰ



پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسیندو صی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾ کیں ویکھیا اے وچ مقتل دے

کیں ویکھیا اے وچ مقتل دے میرا اکبر زین تو لہندا
ول خاک دے وچ پامال تھیا ارمان میٹھی بھیڑیں دا

آیا پتر دی لاش تے کمر جھکا آکھے رو رو فخر اے نبیاں دا
مک نو محیا اے میٹھی اکھیاں دا نہیں بھڑا نظری آوندا

مس لیدی توں معلوم تھیو اے کیس ماں دی جھوک اُجار گیا ایں
تیرا بے بس لہڑاں خاک آتے ہاتے ول ول کے یاد آوندا

زینب نے عون و محمد کوں نیں ویکھیا مقتل ویندیاں توں
کچی داری ویکھیا خیمیاں چوں او اکبر مقتل جاندا

بدوں فخر نبی دے لاشے کوں شاہ مقتل چوں گھن آیا اے
او جن ام لیلی دا اے سغرا دوا ویر سداوند

تینڈا زور کمر دا اکبر ہاں جن ہاشم دے ہے ویڑے دا
اے جن ہنری کدی نہ ول آسی کیا ڈیس چڑھیا دسویں دا

تینڈا زور کمر دا اکبر ہاں جن ہاشم دے ہے ویڑے دا
اے جن ہنری کدی نہ ول آسی کیا ڈیس چڑھیا دسویں دا
ول خاک دے وچ پامال تھیا ارمان میٹھی بھیڑیں دا
کیں ویکھیا اے وچ مقتل دے میرا اکبر زین تو لہندا



برائے ترجمہ: بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

تیرے پیراں دے نشاں اکبرؑ (وچھوڑا)

کج کج کے دیر روواں تیرے پیراں دے نشاں اکبرؑ
کتنوں کلیاں چھڑ کے مینوں تیرا اللہ نگہبان اکبرؑ

یوسف دے نالوں سوہنا ٹالا جیویں میرا ویراں
ہو یا ختم سن کے آساں تیری آخری اذان اکبرؑ

دل کر بلا دے دیکھاں جدوں تیری یاد آوے
روواں کلی بہہ کے ویرن مینوں کوئی نہ چپ کراوے

تیرے باجوں کیویں جیواں تیرے چہ میری جان اکبرؑ
ہنر اکوں تیر مارے دشمن لوک مارے

لٹ کر بلا چہ ویرن سب ماواں دے سہارے
امت اجاڑیاں اے ساڈا وسداں اے جہان اکبرؑ

اجوے گھراں جہ لوکی مینوں رون دی نہیں دیندے
منہ موڑ لیہدے مارے نالے ویراں موئی کیندے

سارا مدینہ ویرن مینوں لگدا اے ویراں اکبرؑ
کرو نعیم تے نگاہواں صدقہ نجف دے شاہ دا

رکھنا بھرم حشر وچ مولاً میں پڑ غطا دا
تیرے نوے نال میری بس جگ تے ہے پہچان اکبرؑ

کج کج کے دیر روواں تیرے پیراں دے نشاں اکبرؑ
کتنوں کلیاں چھڑ کے مینوں تیرا اللہ نگہبان اکبرؑ

شاعر: نعیم پھیاری

سید علی ہادی نقوی

برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا﴾

ہائے میں جاڑنی آں

ہائے میں جاڑنی آں، ہائے میں جاڑنی آں

تو نہیں ولنزا اکبر نہیں ولنزا میرے بابے نہیں ولنزا ویرا صغرا

دھی ماں امام دی میں، میتھوں کچ دی نہ لکیاں اے

سنگ پور دے سی جھیز اج سانگاں اوٹلیاں اے

راواں آں مل کے بیٹا تیرا وچھوڑا سہنا

مل کے ہے بیٹا میں در ہائے میں جاڑنی آں

نہیں پورے ہون میرے ارمان ویر تیرے

نہیں لیکھاں دے وچ لکھیاں تیرے ویکھدی میں سہرے

سکدی مت میں رہنا تیرا روچھوڑا سہنا

آکھے چم کے ویر دا سر ہائے میں جاڑنی آں

مینوں چھڈ کے کلیاں چلیاں زہرا دیاں نے جاتیاں

میرے لیکھاں دے وچ لکھیاں خالق نے اے جداتیاں

کلی ہی رو گئی آں بس ہانواں پہ گئی آں

رونا سب نو یاد کر کر ہائے میں جاڑنی آں

کر بل ہے جا وساناں کسے دی نہیں پھیراں پاناں

ایہو میرا اے مقدر ہائے میں جاڑنی آں

مینوں آں دا تو کہہ کے جاناں اڈیکاں لا کے

میتھوں ہور نہیں او ہوڑا وچ کر بلا دے جا کے

کلیاں کہہ میں جاناں کر بل تو جا وساناں

آکھے صغرا دین کر کر ہائے میں جاڑنی آں

جدوں لاوے انہوں سہرے نہیں صغرا کول ہونا

تو صغرا دے وچ ہونا اتھے بہن تیری رونا

کسے دی نہیں کول ہونا کلیاں میں بہ کے رونا

بابل دا تک کے میں گھر ہائے میں جاڑنی آں

صغرا نول روندان چھڈ کے سارا پور ٹر پیا اے

خورشید درواں ماری رئی دیدی اے صدا اے

شاعر: خورشید

سید علی ہجویری

برائے ترجمہ: بیگم وسید و مہی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

کربل و سان والیا

سانجا مکا گیا اے اجڑی نوں چھڈ کے کلیاں کربل و سان والیا
دسویں وی لنگ گئی اے کیوں وعدہ بھل گیا اے ستویں نوں آن والیا

تیرے آون دی میں ویرن پٹھی آن آں لا کے
آجڑے گھراں چہ اکبر تک حال میرا آ کے

راہواں میں مل کے پٹھی کراں انتظار تیرا کربل و سان والیا

تیرے پیراں دے نشاں میں کج کج کے روداں اکبر
آ جا دے چین مینوں ہو دے بے کول اصغر

کدی موڑ لے مہاراں اجڑی دا ویر اکبر وچھوڑے ودھان والیا

جدوں شادی تیری ہووے آواں میں ویر کربل
تیری یاد آ کے ویرن مینوں روا دے ہل ہل

ایہو میرے دل دا چا اے تینوں سہرے لگدے دیکھا نہ سہرے لان والیاں

بھیناں دے ہوندے جگ تے بس مان ویر اکبر
ویراں دے نال بھیناں دا وسدا جہاں اکبر

اک واری آ جا ویرن رو رو آکھے صغرا دکھا جہ پان والیا

بابے تیرے دا صدقہ ریخی اے عباداری
تیرے لئی میں مولا لکھا نوے زندگی ساری

صغرا دا ویر اکبر نانے دا صدقہ نعیم توں نوے لکھاں والیا
سانجا مکا گیا اے اجڑی نوں چھڈ کے کلیاں کربل و سان والیا

پاپی علی بن حسین

برائے ترجمہ: بیگم دسید و مہی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا﴾

اے چاند محرم کے تو بدلی میں چلا جا

اے چاند محرم کے تو بدلی میں چلا جا
تجھے دیکھ کے مر جائے نہ بیمار ہے صغرا
گھر زہرا کا لٹنے کی خبر تو نے سنائی
تجھے دیکھ کے روتی ہے عرم میں خدائی

چودہ سو برس بیتے، سب کرتے ہیں شکوہ
ملنے کے لئے بھائی، کو بے چین بڑی ہے
کب سے علی اکبر کی، یہ راہوں میں کھڑی ہے
پھرنی کہے یہ مدت سے، اسے تو نہ نظر آ

دیران گھروں میں نہ اسے عیند ہے آئی
اکبر کی جدائی ہے، اسے خوب دکھائی
قدموں کے نشاں ڈھانپ کے، ٹیٹھی ہے سر راہ
بھیا کی جدائی میں، پریشان ہے رہتی

ہر روز یہ تانا کوا، رو رو کے ہے کہتی
اکبر! لا املنا، تانا، میں مر جاؤں گی تنہا
رونے نہیں دیتے مجھے، راتوں کو مسلمان
بیماری سے بے حال ہوں، کچھ روز کی مہماں

ہر سمت سے ہے مجھ کو، اب موت نے گھیرا
بہنوں کا تو بھائیوں سے، رشتہ ہی عجب ہے
تم بھول گئے مجھ کو، یہ کیا غضب ہے
اس اس پہ زندہ ہوں، دیکھوں تیرا سہرا

وعدہ جو کیا بہن کو، سینے سے لگا کے
میں شادی کروں گا تو، حیرے پاس ہی آکے
میں سات محرم کو، لوٹوں گا نہ گھبرا
قاصد کو دیا خط میں، یہ پیغام لکھا کے

اک بار تو مل جا مجھے، سینے سے لگا کے
پتھرائی ہوئی نظریں، کب دیکھیں گی چہرہ
دیران گھروں میں نہ، اسے نیند ہے آتی
اکبرؒ کی جہائی ہے، اسے خون رلائی

قدموں کے نشاں ڈھانپ کے، بیٹھی ہے سر راہ
گن گن کے تو صغراؒ نے، یہ دن ہیں گزارے
زندہ ہے تو اکبرؒ کے، وعدوں کے سہارے
دن رات تڑپتی ہے، اسے اور نہ تڑپا

قدموں کے نشاں ڈھانپ کے، بیٹھی ہے سر راہ
گن گن کے تو صغراؒ نے، یہ دن ہیں گزارے
زندہ ہے تو اکبرؒ کے، وعدوں کے سہارے
دن رات تڑپتی ہے، اسے اور نہ تڑپا

صغراؒ کے نصیبوں میں، تو رونا ہی لکھا ہے
سردار مصومہؒ کو، ملی کیسی سزا ہے
”خط آیا نہ اکبرؒ کا، روتی رہی صغرا

2/2

سید علی ہمدانیؒ

برائے ترجمہ: بیگم وسندھ وی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾
عجیب وقت پڑا ہے یتیم بچی پر
عجیب وقت پڑا ہے یتیم بچی پر
بیان کرب و بلا رو رہی ہے خاک بسر

یہ بیٹی اس کی ہے جو کہ ہے دو جہاں کا امیر
پلی ہے جو بڑے نازوں پہ دھڑکتی شہزادی
بڑے ہیں نیل اسی شہزادی کے رخ پر
لوں! کہے ہیں غریب کی خاک ہے سر پر

کہیں پہ لاشے کہیں، کہیں خوں ہیں شاہ ظاہر
ایکلی دشت مصیبت میں آگئی یہ کہاں
اندھیری رات میں مر جائے نہ یہ ڈر کر
چلا ہے سامنے بابا کے ہاتھ پر خنجر

سکینہ قلم و ستم اور سبہ نہیں سکتی
زیادہ دیر وہ اب زندہ رہ نہیں سکتی
خدا رہ کر دو یہ عباس با وفا کو خبر
نہیں ہے کوئی جو اس کو دلا دے گوہر

شاعر: گوہر

سکینہ بنت حسین
سلام اللہ علیہا

بلندی درجات، بیگم وسید و صی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی

قہرست نوحہ جات

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

بابا تیرے بغیر بھلا کیسے جیوں گی

بابا تیرے بغیر بھلا کیسے جیوں گی
تنہا رہوں گی قید میں زنداں میں مروں گی

روتی ہوئی بہنا کو چچا چھوڑ نہ جانا
یہ آخری رشتہ بھی کہیں توڑ نہ جانا
پانی کے لئے آپ سے اب میں نہ کہوں گی

بابا کو دیکھتی تھی تو آتے تھے نظر سے تیر
اک مل میں سکینہ سے جدا ہو گئے شبیر
سننے سے لاگو مجھے اب کس سے کہوں گی

گزرے گی کس طرح سے میری شام غریباں
اصغر کو صدا دوں گی میں لاشوں کے درمیاں
ہاتھوں میں پانی ہو گا مگر میں نہ پیوں گی

میں آل محمد کا ہوں انمول نگینہ
رکھا ہے آپ ہی نے میرا نام سکینہ
اب قیدی مغیروں کی میں سالار بنوں گی

تصویر پیہر کی دکھا کیوں نہیں دیتے
بابا مجھے اصغر سے ملا کیوں نہیں دیتے
یہ صدمہ جدائی کا بھلا کیسے سہوں گی

بابا کا رستہ روک کے راہوں میں گھری ہے
معصوم سکینہ پہ قیامت کی گھری ہے
رو رو کے یہ کہتی ہے کہ جانے نہیں دوں گی

ہے بھیڑ قیامت کی پتھروں کی ہے برسات
میں ہاتھ اٹھاؤں تو مٹ جائے کائنات
یہ بد دعا جہاں کھیلنے میں نہ کروں گی



پیشہ برائے ترحیم: بیگم وسینہ دوسی حیدرزیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبرزیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

تھے بین سکینہ کے میں مر جاؤں گی بابا

تھے بین سکینہ کے میں مر جاؤں گی بابا میں آپ کی فرقت میں نہ جی پاؤں گی بابا
بابا بابا زندان کا در کھلوا دو، بابا بابا زندان کا در کھلوا دو

جینے نہیں دیتا مجھے زنداں کا اندھیرا
لے جائیے جلد آ کہ یہاں سے مجھے ورنہ

گھٹ گھٹ کے میں زنداں مر جاؤں گی بابا

نا پاس پھولی ہوں گی میرے آپ نہ بھیا
کہتے ہیں عدو پہلے کریں گے مجھے تنہا

تنہائی میں میں اور بھی گھبراؤں گی بابا

آ جائیے سن کر میری فریاد خدارا

ایک بار لٹا لیجئے سینے / جسے دوبارہ

بن سوں گی ایسی کے نہ آٹھ لپاؤں گی بابا

گوہر میری شہزادی کو اک مل نہ ملا

جس وقت قضاء آئی لبوں پہ تھے یہی بین

گھر جاؤں میں اپنے وطن جاؤں گی بابا

بابا بابا زندان کا در کھلوا دو

بابا بابا زندان کا در کھلوا دو

سید الشہداء
علیہ السلام

پہلے برائے ترجمہ، بیگم وسینہ و می حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاش اٹھا ہے

زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاش اٹھا ہے
کانوں سے رواں خون ہے گرتا بھی جلا ہے
اے شمر ذرا سوچ کیا قلم ہے کس پر
رخسار نہیں ورق تھا قرآن کا جس پر

ہاتھوں سے تو نے قلم کا عنوان لکھا ہے
دنیا یا کسی دین کا قانون دکھاؤ
کہ باپ کو رونا ہے کوئی جرم بتاؤ
سجاد مسلمانوں سے یہ پوچھ رہا ہے

نہروں کے آگے باپ کی گردن بھی کٹی ہو
کھائے کھانے ریت گرم پر بھی چلی ہو
اس رگمسی میں اتنا ستم کس نے سہا ہے
اس ماں کو بھلا کیسے وہ لاش دکھائے

بیٹھی ہو جو پہلے ہی سے اصغر کو گنوائے
عابد سر زندان یہ ہی سوچ رہا ہے
وہ کہتی رہی بابا کا سر دے دے خدا مارا
زندان میں بنے کوئی تو جینے کا سہارا

امت نے طمانچوں کے سوا کچھ نہ دیا ہے
قرآن مصائب کی وہ معصوم سی آیت
غیرت کا خدا سینے لگائے ہوئے میت
زندان کی دلیز پر خاموش کھڑا ہے

یہ بات اہل درد ہی سمجھیں گے سلامت
سجاد نے تا عمر کبھی دیکھی نہ راحت
چالیس برس آنکھوں سے بس خون بہا ہے



برائے ترجمہ: بیگم وسندوھی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

اے لعین اتنا سکینہ پہ بن قہر تو نہیں

اے لعین اتنا سکینہ پہ بن قہر تو نہیں
یہ ننھی جان ابھی وقت سفر تو نہیں

یہ بار بار جو رہ جاتی ہے تھک جاتی ہے
یہ جن کی عادی ایسی رہ گذر تو نہیں

کوئی بھی آئے تو قہر سکینہ کا بنتی ہے
لحد میں اس کو ابھی تک اسی کا ڈر تو نہیں

نار اُٹانے کیا ہوا شبیر کی بصارت کو
ہر ایک لاش کو چھو کر کہا ابھر تو نہیں

غلاف کعبہ فضیلت تیری افضل ہی سہی
ہدائیں زینب و کلثوم سے پڑھ کر تو نہیں

سنان کی نوک سے معراج کر کے دکھائے
بجرا حنین کے سر کے کوئی بھی سر تو نہیں

تھے جس نے کھولی ہوں ہاتھوں سے لحد بیٹوں کی
نظر میں ایسا کسی کے کوئی پدر تو نہیں

ہر ایک حرف سلامت جو روتا رہتا ہے
یہ اس کی روح کے غم کا گھیس اثر تو نہیں

شاعر: سلامت فیروز

صَلِّ اللہُ عَلَیْکَ اَیُّہَا سَکِیْنَةُ الْحَمِیْمِ

پیش برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکیئہ سلام اللہ علیہا﴾

باپ کے سر سے کہا بی بی نے آو بابا

باپ کے سر سے کہا بی بی نے آو بابا

میرے زخموں کی نہیں اپنی سناؤ بابا

آپ آتے ہو کہ زمان میں سناؤ مجھ کو

اب جو کہتی ہوں وہی لوری سناؤ مجھ کو

آج اس سخت کہانی سے سناؤ بابا

تیری آغوش سے اتری تو فہم خاک ملی

نیند بھی ایسے تیرے ساتھ ہی گھر سے نکلی

اس قدر خاک پے سوئی ہوں کہ سب بھول گئی

پھر سے سینے پہ مجھے سونا سکھاؤ بابا

میری گردن پہ ہے کیا اور نہ کہ جاتے زمان

خود ہی مٹ جائیں گے کچھ دن میں یہ رسی کے نشان

میں نے خود دیکھا ہے مجھ سے نہ چھپاؤ بابا

میرا کردار زمانے صدایا رہے

ہر زبان پر میرے ہی صبر کی روداد رہے

میں رہوں یا نہ رہوں پر میری فریاد رہے

میں دُعا کرتی ہوں تم ہاتھ اٹھاؤ بابا

ہاں میں زخمی ہوں کہ خاروں پہ چلی ہوں اکثر

سر بھی زخمی ہے میرا پر سے ہیں مجھ پر پتھر

بولی اکبر وہ بھی درد سنا کر اپنے

ٹیلے میوں کرتے ہو اسے بابا میرے چہرے کے

ان تماچوں کی میں تفصیل سناؤں گی انہیں

ہو سکے تو ذرا غازی کو بلاؤ بابا

صَلِّ اللہُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ

برائے ترجم: بیگم وسینہ وصی حیدر زیدی، سینہ حشیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

سکینہ مر گئی اے

قیدال چہ رو رو کہ سکینہ مر گئی اے
سر لے جاؤ ایدے بابے دا چپ کر گئی اے

اعلان ہويا اے شام والے زنداناں وچ
بڑا روندی سی پگی جیڑی او مر گئی اے

سانواں نوں رہائی مل گئی اے پر اینوں نئی
کدول لاش اجی زندان وچو باہر گئی اے

پوچھدا ریاں اے او شامیاں نوں شبیر دا سر
کیوں روندی نئی کیتھی اج میری دختر گئی اے

میری کسانج مکا گئی اے بابا ہاقر آکھے
میرے تھے دی زینب سفرال وچ مر گئی اے

بے کھن بہن دی قبر آتے جاؤ آکھے
مل شامیاں توں واپس تیری چادر گئی اے

تھلین تہاچے کھاندی رئی پر ہاری نئی
اے قلم توں نئی بابے دے پیار توں ہر گئی اے

شاعر: تھلین اکبر موز: اصغر خان

نسب حسین
سکینہ علیہا

برائے ترجم: بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

مر جائے نہ سکینہ زندان میں تنہا ہے

مر جائے نہ سکینہ زندان میں تنہا ہے
گھیرے ہوئے ہنسی کو غربت کا اندھیرا ہے

یہ کیسی یتیمی ہے جو ہے وہ ڈلاتا ہے
یہ کیسی یتیمی ہے نہ کوئی تسلی ہے نہ کوئی دلاہ ہے

لب خشک ہیں ہنسی کے اور ہاتھ رن بہتہ
کچھ خاک ہے بالوں میں وہ سینہ سا گردہ ہے

سہمی ہوئی بیٹھی ہے اک کونے میں شہزادی
آہٹ بھی جو ہوئی ہے دل کانپنے لگتا ہے

جس وقت ٹپتی ہے بابا کو صدا دے کر
مقصوم کی حالت یہ زندان بھی بدھوتا ہے

کل سوئی تھی شہزادی شیر کے سینے پر
اب خاک کا بستر ہے اور خاک کا تکیہ ہے

نہ کوئی آ کر ہنسی کو چھڑا آئے
ظالم کے طمانچوں سے بے حال سکینہ ہے

یوں ٹپنی سکینہ کہ گھبرا گئی زینب بھی
رو رو کے ایروں نے غازی کو پکارا ہے

بس اتنا کہا گوہر اور مر گئی شہزادی
بن باپ کے دنیا میں جینا کوئی جینا ہے

زینب سکینہ
السلام علیہا

برائے ترجم: بیگم وسینہ وصی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

مینوں شام نئی بھلدی ماں

میرے اتھرو صاف نہ کر مینوں شام نئی بھلدی ماں
مینوں شام دیاں گلیاں یاد آون میں کبھڑے پاسے جاں

بھلنا، بھلنا نئی مینوں زینب دا بازار چوں لنگتا ہائے
کیویں رڈی رتی پڑھ دی ناداں وچ دسدے ہوئے پتھراں

تکلیا، تکلیا اے میں سکینہ نون کھاند ہوئے پتھر ہائے
ہر پتھرتے رو رو لہندی سی فازی چاچے دا ناں

دیکھے، دیکھے سارے منظر نے پر ماں نئی بھلدی ہائے
میں وچ بلوے کبری نون تکلیا میں کیوں نہ خوں روداں

ہونا، ہونا نئی مظلوم بھرا میرے دانگوں دوبا ہائے
کے دیر نئی کھودیاں بہناں لئی زندان دے وچ قبراں

چم کے، چم کے اتھرو عابد کھیا ماں نے اکبر ہائے
میں ناں تیرے تکلیا صبر تیرا میں دی تے قیدی ساں

شاعر: حسین اکبر سوز: اصغر خان

سکینہ بی بی
سلام اللہ علیہا

ترجمہ: بیگم وسیندو صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

یتیموں پہ بھی لوگوں ستم ڈھایا نہیں کرتے

یتیموں پہ بھی لوگوں ستم ڈھایا نہیں کرتے

بھی تاریک زرداں میں انہیں لایا نہیں کرتے

ردا سر پہ نہ ہوں اور ہاتھ باندھے ہوں برہنہ سر

کسی کو باپ کے لاشہ پہ یوں لایا نہیں کرتے

لہو کانوں سے ہو جاری لگی ہو آگ کرتے میں

اس حالت میں کسی بچی کو تڑپایا نہیں کرتے

تھا ایک پانی کے قطرے کو طمانچہ وہ سکینہ نے

کسی بیاسی کو پانی یوں تو پلوایا نہیں کرتے

معد کے نواسے کو کیا ہے قتل سجدے میں

بکھر کے سر کو سنگ بیٹی کو لے جایا نہیں کرتے

درختوں کے تلے دوڑے کھڑے ہوں شامیوں میں بھی

سفر میں کیوں سکینہ پہ لعین ساہو نہیں کرتے

یتیمی کی سروں پہ خاک ہو جن کے مسلمانو

بھی پتھر سروں پہ ان کے برمایا نہیں کرتے

جنہیں معصومہ بلوائیں وہ عاشق شام جاتے ہیں

بھی شرف زیارت با خدا پایا نہیں کرتے

یتیموں پہ بھی لوگوں ستم ڈھایا نہیں کرتے

ستم ڈھایا نہیں کرتے، ستم ڈھایا نہیں کرتے

صَلِّ عَلَى نَارِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَسْبٍ

برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

خاک پہ نیند نہ آئے معصومہ گہرائے

خاک پہ نیند نہ آئے معصومہ گہرائے، نا مادر نہ باپ کا سینہ
قید تنہائی میں بی بی بیٹی اشک بہائے معصومہ گہرائے

حاصل ہے زندان میں جینا کہتی ہے معصومہ سکینہ
بابا سے ایک بار مجھے پھر کوئی تو ملوئے معصومہ گہرائے

اجر مودت ایسا ملا ہے کانوں سے خوں ٹپک رہا ہے
زخمی گردن پاؤں میں چھالے چین نہ اُس کو آئے معصومہ گہرائے

زندان سے کب ہو گی رہائی گونجے بی بی کی یہ دہائی
زندان میں ہے گور اندھیرا زنداں اُس کو ڈرائے
معصومہ گہرائے، معصومہ گہرائے، معصومہ گہرائے

مانگے پانی کھائے طمانچے بچی پہ یوں غلم میں ڈھاتے
پانی کا نہ قطرہ کوئی پیاسی کو پلوئے معصومہ گہرائے، معصومہ گہرائے

خاک پہ بیٹی روئے سکینہ اک مل بھی نہ سوتے سکینہ
ڈرتی ہے بابا سے بچھڑ کر نا بابا آئے معصومہ گہرائے

زیب تن گردہ جو پھٹا ہے دامن اُس کا بھی تو جلا ہے
سر میں خاک ہے سوکھے لب ہیں کیا کیا درد اٹھائے
معصومہ گہرائے معصومہ گہرائے معصومہ گہرائے

عاشق زنداں سے جو نہ نگی روتی رہتی ہے وہ اکیلی
پہرے ہیں اُس زنداں میں شام نہ کوئی جائے
نا مادر نہ باپ کا سینہ معصومہ گہرائے معصومہ گہرائے

شاعر: عاشق حسین مہر

سید علی حسینی رضی اللہ عنہ

پہچان: برائے ترجمہ: بیگم وسید و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

آجا چا چا غازی آجا

او غریب نماز پڑھیدا اے بابے کول شمر مریدا اے

جیکوں ظالم قتل کریدا اے او غریب نماز پڑھیدا اے

خبر دا وار قیامت اے بابا مصروف عبادت اے

آ جا چا چا غازی آ جا بابے کول شمر مریدا اے

ایج لگا اے جیویں قاتل کول نبی پاک دے نال عداوت اے

تائیں دلیل دیاں زلفاں او قلم دے نال چھکیدا اے

میں روکنو دی ایس ظالم کول جدوں کوشش کیتی اے چاچا

مینوں مار تھاپے کھولھے نیں ڈر میرے کتال دے چاچا

ہونڈ فکر نیں میکوں اہڈیں او بابے کو تڑپیدا اے

ٹریا دنیا توں جیس ویلے زہرا دا پاک لگیند اے

خوش ہو یا شمر کمیند اے غش کر گئی سینو سکیند اے

نبی آیا چھوڑ مدینہ اے زہرا دے 'درد' وڈیندا اے

ہائے دین خدا پہ نمازی دی تعظیم کریدا اے کلمہ

دارین دے پاک نمازی تے ایج قلم کریدا اے کلمہ گو

پیا خبر دے وار ہلید اے سر سجدے چوں نیں چید اے

مارو مارو دیاں آوازاں ہائے چار چھیرے کل پیاں

تیرے پیر شبیر دے قتل کیتے ہائے ظالم فوجاں کل گئیاں

آکے امداد کرے کوئی غربت دے ہو کے دیندا اے

حق کول اسلام بچاؤڑ لئی قربانی دی جدوں لوڑ پئی

اولاد ابو طالب دی قربان ہوئی کوئی ہور نیں

سجاد پھوپھی دے گل لگ کے رو رو کے ویڑ کریدا اے

او غریب نماز پڑھیدا اے بابے کول شمر مریدا اے

جیکوں ظالم قتل کریدا اے او غریب نماز پڑھیدا اے

آ جا چا چا غازی آ جا بابے کول شمر مریدا اے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

ویروے ہالی سکینہ اُتارے قید وچ

ویروے ہالی سکینہ اُتارے قید وچ
ڈروندے غاب مینوں یاد آندا اے مدینہ

سفرال وچ بابے دے باجوں مٹیاں تے سوندی رہیاں
ہاتے رووے پاک بی بی کھو لیا بابے دا سینہ

ہاتے مار دیوے گی میں اجڑی نوں بابا اے تنہائی
ستاؤندی گود مینوں ہو گیا شکل اے جینا

لاؤ ارجاں / وانگوں معصومہ زندان دی قید نبھائی
زخم رکنڈھاں تے میرے دیکھ کہ ہندا کمینہ

پھل ہاشمی دہڑے دے ساحر بن پانی دے مرجھائے
یتیمہ وانگ امت رولیا لساڈا رنجیدہ

ہاتے مار مکایا غیرت نے لوکاں بازار سجائے
اُتاراں اشامیاں نے سحر عصمت دا قرینہ

اُتارے قید وچ ویروے ہالی سکینہ
ڈروندے غاب مینوں یاد آندا اے مدینہ
ویروے ہالی سکینہ ویروے ہالی سکینہ

سیدہ زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم دیند وھی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

عباسؑ نوں صداواں دیندی رہی سکینہؑ

عباسؑ نوں صداواں دیندی رہی سکینہؑ
رعیا مردا تماچے ہائے شمر کمینہؑ

امداد نوں آ جا فریاد کردی رہی آں
سجدے پہ قتل کیا میرا بابا لعیناں

تیرے بالال پہ ہتمہ پا کہ کردا نہ جدا ظالم
میں بابے نوں ایچ کلیاں چھڈا دی کدی نا

ہوندے نہ قلم بازو اے فازی چچا تیرے
ایچ آقلم کردی سبھی مظلوم دی دھی نا

ہائے دیکھ کہ اج ویر اے رخسار سکینہؑ دے
رت روندہ رے آنکھیاں چوں لورداں دا خزینہؑ

جواد ساری ہوندا اے وار سکینہؑ دا
بابے توں جدا ہوندی نازاں دی پٹی نا

عباسؑ نوں صداواں دیندی رہی سکینہؑ
رعیا مردا تماچے ہائے شمر کمینہؑ

شاعر: جواد جعفری

الفضل العباسی
السلطان
ابو علی

برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وحی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

امت نے مار ڈالا زہرا کے دل کا چین یا حسین

امت نے مار ڈالا زہرا کے دل کا چین یا حسین
تیروں پہ آ گیا ہے نازک بدن یہ تیرا

یوں دین اور زمین کے ہے درمیان دیکھا
نیرے کی بے کسی کا ہے امتحان کیا

بالوں سے تیرے سر کو شمر لیں اٹھا کر
دکھلا رہا تھا سب کو یوں رو رہی تھی خواہر

مہاس کا نہر پر لاش ٹپ رہا تھا
پادر تیری بہن کی ظالم نے جب اتاری

زینب کی بے کسی پر ہستی تھی فوج ساری
بالوں سے منہ چھپائے وہ کرا رہی تھی گریہ

اشعرؓ کا کاروان ماتم نہیں دے گا
پابند جس کا گھر ہو یہ اس کا گھر بڑھے گا

مومن کی ہے عبادت زینبؓ کا ہے بھروسہ
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

نوحہ بی بی سکینہ
سلام اللہ علیہا

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سندہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

باپ کے غم میں سکینہؑ

باپ کے غم میں سکینہ یوں دلا سے پائے گی
جب بھی بابا کو پکارے گی طمانچے کھائے گی

اپنے بالوں میں بنا کر اپنی ثریت کے لئے
باپ کے مقتل کی مٹی قید میں لے آئے گی

کیسی غربت ہے کہ کرتا لائے گی بے شیر کا
اور سکینہؑ کی جگہ ماں گوشوارے لائے گی

نہریاں چہرے پہ ہوں گی بال سب ہوں گے سفید
شام آتے ہی ہالی سکینہؑ فاطمہؑ بن جائے گی

اپنے دُر کانوں میں اس کے دیکھ کر روئے گی وہ
ہاں مگر رملا کو بتلاتے ہوئے شرمائے گی

نئی ہڈ جائیں نہ کرنیں نیلا چہرہ دیکھ کر
روشنی زندان میں جاتے ہوئے گہرائے گی

موت ہی اکبر سلام پائے گی اس معصوم کو
اپنی آنکھوں میں جو میت باپ کی دفنائے گی

جب بھی بابا کو پکارے گی طمانچے کھائے گی
باپ کے غم میں سکینہ یوں دلا سے پائے گی

سکینہؑ
سلام اللہ علیہا

محبت برائے ترجم: بیگم وسینہ وصی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

اڈیکاں سن سکینہ نوں ہونڑے شبیر آوے گا

اڈیکاں سن سکینہ نوں ہونڑے شبیر آوے گا
تے پانی پئی کے گودی پتو دی اصغر ویر آوے گا

کیہا حوراں نوں زہرا نے ہونے آوے گا جن میرا
تے بن کے خواب ابراہیم دی تعبیر آوے گا

حسین صغرانوں گھرتوں لے کے نکلے تے زمیں بولی
زہے قسمت میری آغوش وچ بشیر آوے گا

کہا زینب نے سُن وے آسماناں ڈول نہ جاویں
چھری بیٹھا گلا دیرن دا بے تقصیر آوے گا

علی دا کوفیوں دور خلافت یاد کر لینا
جدوں کنبہ نبی دا ہون لئی تشبیر آوے گا

قیامت وچ تار اک وار قیامت ہور ہووے گی
جدوں بھریا لہو دا جامعہ شبیر آوے گا

شاعر: شام حیدری 1961 سوز: بشیر حسین اسدی (پابشر)

حسراج تحسین
بابا شام حیدری

سیدہ زہرا بنت سید علی
قبر زیدی

برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی

﴿نوحہ بی بی پاک فاطمہ سلام اللہ علیہا﴾

رونے والوں شہر مدینے میں ایک ایسا بھی وقت آیا ہے

رونے والوں شہر مدینے میں ایک ایسا بھی وقت آیا ہے
کلمہ گویوں نے کلمہ والوں کو بھرے دربار میں ڈالیا ہے

ہے مقدمہ رسول زادئی کا بھرے دربار میں وہ آئی ہے
جن پر اللہ بھی دُور دے ایسے فرزند ساتھ لائی ہے
فاصلانِ فدک نے پھر کیسے اُن گواہوں کا دل دکھایا ہے

مسجدِ مصطفیٰ پہ فاصب ہے سامنے مصطفیٰ کی بیٹی ہے
میرا حق دے دو اے مسلمانوں رو کے خیر النساء یہ کہتی ہے
میرے بابا کے بعد کیوں تم نے فاطمہؑ پہ یہ ظلم ڈھایا ہے

قبر احمدؑ پہ جا کے کہنے لگیں فاطمہؑ کو نجف کر ڈالا
دیکھ بابا تمہاری اُمت نے کتنا مجھ کو ضعیف کر ڈالا
میرا محسنؑ شہید کر ڈالا میرے پہلو پہ دُور گرایا ہے

فاطمہ سیدہؑ کو بابا کی گر وراثت پہ اختیار نہیں
پھر وہ عورتِ نبیؐ کے حجرے کی اے مسلمانوں درشہ دار نہیں
جس نے مولا حسنؑ کی میت پہ تیر ہاتھوں سے خود چلایا ہے

بولا بے طرف اے نبی زادئی تیرے حق کو میں جانتا ہی نہیں
جو لکھی تھی تمہارے بابا نے میں وہ تحریر مانتا ہی نہیں
پاک کر دی منہ محمدؐ کی قبہ زور سے لگایا ہے

غمِ آلِ عباؑ میں رہتا ہے ذکرِ شبیرؑ عام کرتا ہے
مانگی کو توقیرِ نوحوں میں اس لئے بھی سلام کرتا ہے
جس نے بی بی بتوں کے غم میں دل کو بیتِ الحزن بنایا ہے

شاعر: توقیر کمالوی سوز و نوحہ: وحید الحسن کمالیہ



برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی پاک فاطمہ سلام اللہ علیہا﴾

تاریخ دے وچ مشہور ہن دنیا تے ترے دربارے

تاریخ دے وچ مشہور ہن دنیا تے ترے دربارے
اے او دربار نے ہائے لوگوں جہدے گئے سادات کوں مار اے

اک غاصباں دا بیا کوفیاں دا تیجا ہے دربار شراییاں دا
ایناں درباراں وچ پیش تھیں تظہیر دے پردہ دار اے

ماں گئی دربار صحابیوں دے دھی گئی دربار شراییاں دے
ماں جلدی واپس گھر آئی دھی ولی آئی قید گزار اے

ماں دی پیشی پئی ترے گھنٹے دھی دی پیشی ہئی نو گھنٹے
اے درد کولوں دو ویں ماں تے دھی روئیاں قبر اچ زار و زار اے

ماں برقعے وچ دھی باج ردا ٹر ٹر دربار اچ اہڑے پا
ترے درباراں توں پہلے ہن ہر شہر دے وچ بازار اے

اک مسجد نبوی دی پیشی دوجی مسجد اموی دی پیشی
اک پیشی دا سلمان گواہ دوجی پیشی دا مختار اے

اک دھی ہئی پاک محمد دی دوجی پاک علی دی جائی ہئی
تجی دھی مظلوم حسین دی ہے جدے زخمی ہن زخار اے

خانزیر او ام ایمن ہئی جیہڑی امزی سنگ دربار گئی
اے دھی دے سنگ درباراں وچ تھئی فضا پہرے دار اے

شاعر: خانزیر

فاطمہ بنت محمد

برائے ترجمہ: بیگم وسینہ وصی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زہراء سلام اللہ علیہا﴾

یہ بین کرتی تھیں زہرا حسینؑ ہائے حسینؑ

یہ بین کرتی تھیں زہرا حسینؑ ہائے حسینؑ
صدائیں گریہ وزاری کی روز و شب آئیں
حسینؑ ہائے حسینؑ حسینؑ ہائے حسینؑ
حسینؑ بعد تیرے ایسی وحشتیں آئیں
آج ہو گیا ہے مدینہ حسینؑ ہائے حسینؑ

تیرے بغیر مدینہ میں رہ کہ کیا کرتی
میں تیرے ساتھ ہی اس وقت میں چلی آئی
میں تیری ماں ہوں ہر ایک رنج و غم اٹھاؤں گی
اے میرے لال تجھے چھوڑ کر نہ جاؤں گی
عباسؑ عونؑ و محمدؑ ہیں اور نہ اکبرؑ ہیں
نہ اب نہ علمدار ہے نہ لشکر ہے
آداس تشنہ دہن خون میں بہا رہے ہوئے
اکیلا بعد میں بیٹھا ہے سر جھکائے ہوئے
ابھی میں آئی ہوں غم سے ہو کے اے بیٹا
ہے تیرے غم میں عجب حال تیری بہنوں کا
تڑپ کے غمزہ مظلوم ماں یہ کہتی ہے
ذرا سا پانی پلا دے حسینؑ کو کوئی
تمام رات میں آئیں بھر کے روتی رہی
ہے اس مقام کو بالوں سے صاف کرتی رہی
سر حسینؑ سناں پہ تھا غمزہ گوہر
چلا جو قافلہ تو ساتھ ہی چلے مادر

یہ بین کرتی تھیں زہرا حسینؑ ہائے حسینؑ / حسینؑ ہائے حسینؑ / حسینؑ ہائے حسینؑ / حسینؑ ہائے حسینؑ

﴿نوحه واستغاثه بی بی فاطمه الزهراء سلام الله علیها﴾

فاطمہ معصومہؑ، مخدومہ سیدہؑ

① خدمت سیدہ فاطمہ معصومہؑ خدمت سیدہ فاطمہ معصومہؑ

ہم عزاداروں کی بی بی سن لے تو یہ دعا مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہ مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہ
تجھ کو بی بی تیرے بچوں کا واسطہ

ہم عزاداروں کی بی بی سن لے تو یہ دعا ④ تو محمد کی بیٹی زوجہ مرتضیٰ

تجھ کو بی بی تیرے بچوں کا واسطہ

③ تیرے دونوں جہاں یہ سب تیرے خزانے **مخدومہ** **میدہ** **فاطمہ** **معصومہ** **مخدومہ** **میدہ** **فاطمہ** **معصومہ**

تجھ کو بخشے خدا نے اے بی بی زمانے زندگی تیرے در سے ملتی ہے پیدا

جو بھی مفلس اے بی بی آن کو ذکر عطا

جو بھی ہیں بیمار ان کو بی بی دے تو شفا

مخدومہ سیدہ فاطمہ مصوٰبہ مخدومہ سیدہ فاطمہ مصوٰبہ (۴) ب سے بڑا یہ بس تیرا نام ہے

جن اکی ۶ خالی گود آن کو کر تو اولاد عطا

⑤ تیرے دونوں جہاں یہ سب تیرے خزانے ہم پر ظلموں کی بی بی ہو گئی اتہا

تجھ کو بخشے خدا نے اے بی بی زمانے جو کہیتی ہے اس آخر ہے کیا خطا

جو بھی مفلس اے بی بی آن کو زر کر عطا

خلد کی وارث تو تیری یہ شان ہے ⑥ وقت مکل ہے یہ بی بی مولا مہدی بنا

سب عوادار ماہیں تجھ سے یہ دعائیں

④ قدومر سیدہ فاطمہ معصومہ قدومر سیدہ فاطمہ معصومہ اشک آنکھوں میں جوہر دیتے ہیں صدائیں

مجھ کو بی بی تیرے بچوں کا واسطہ علم نہ دے کوئی سکر کر شاہ کا علم عطا

ہم عزاداروں کی بی بی سن لے کر یہ دعا

بی بی ہم عرادرہوں کی بی بی کن کے تو یہ دعا

الطبعة المطبوعة في المطبعه النقيضه

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسینہ وصی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

63

الطبر الطاهر المطهر النقي البعيد

مختصر برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سیندہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زہراء سلام اللہ علیہا﴾

بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہرا

بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہرا

نہ جانے کس طرح حق مانگتی رہی زہرا

مہند کے ٹکڑے ہوا میں اڑا کے بننے لگا

رسول زادی سے گتاخ ایسے کہنے لگا

خدا سوچ کے دانشوروں یہ بتلاؤ

نہیں ستائی مہی بی بی گریہ سمجھاؤ

تو رونے کس لئے بیت الحزن مہی زہرا

بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہرا

حسن حسین سے سچے گواہ بھی جھٹلاتے

رلا کے بی بی کو ظالم ذرا نہ شرماتے

گلے میں ڈالے سن مرتضیٰ کو لے کے چلے

سمات و لات کے پیرو کدورتوں کے چلے

رہی یہ قلم بھی چوکھٹ سے دیکھتی زہرا

بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہرا

سیاہ بال جو ماں کے سفید تر دیکھے

توقیر کیسے کہوں بیٹیوں نے سر پیٹے

گئیں جس وقت گھر ہائے مہی مہی زہرا

بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہرا



شاعر: توقیر کمالوی سوز: وحید الحسن کمالیہ

پیشہ برائے ترجمہ بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام علی علیہ السلام﴾

بے درد مسلمان تو خوشیاں منارہے ہیں

بے درد مسلمان تو خوشیاں منا رہے ہیں
عرب و عجم کے مولاً دنے اسے جا رہے ہیں
کچھ تو لحاظ کرتے داماد مصطفیٰ کا
سمجھتے ہیں جو علیؑ پے ہائے علم ڈھا رہے ہیں

احمدؑ کے بعد زہراؑ اب چل پڑے علیؑ بھی
آٹا پختن کے ظالم مٹا رہے ہیں
بالوں کو کھولے زینبؑ کلثومؑ رو رہی ہے
گھر گھر چراغ کو فی شامی جلا رہے ہیں

برے گے تیر پیغم تاہوت پڑھنا کے
مولاً یہ وقت آخر رو کے بتا رہے ہیں
نکلے ہیں آگ لے کر کچھ لوگ ٹھینڈے
سادات کے گھروں کو اب تک جلا رہے ہیں

تو بیکھ گھر میں چلنا وہ شام کا سفر ہے
تیری قید کے زمانے نزدیک آ رہے ہیں
مولاً کے جنازے پد جبریل رو کے بولے
سردار انبیاء کے غمخوار جا رہے ہیں

اللہم صل علی محمد و آلہ

برائے ترجم: بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

بہن یہ غازی کی رورو کے بین کرتی ہے

بہن یہ غازی کی رو رو کے بین کرتی ہے
چلے بھی آؤ کے اب شام ہونے والی ہے

خبر تو لائے کوئی عباس کیوں نہیں آئے
رسول زادی کی دن میں بھی دہائی ہے

ہے منتظر در خیمہ پہ نقشہ لب بچی
تمہارے آنے کی اے بھائی اس باقی ہے

مدد کو آ کہ نہ چھن جائے چادریں سر سے
سپاو شام ہمیں لوٹنے کو آئی ہے

ہوئی تھی ضامن پردہ یہ سوچ کر زینب
علی کی بیٹی ہوں اور غازی میرا بھائی ہے

اب آ بھی دجاؤ کے گھٹنے لگا ہے دم میرا
خیام مل گئے بھائی پھر وہی اداسی ہے

اندھیرا چھا گیا عباس تم نہیں آئے
سیکنہ خاک پہ اب سر جھکائے بیٹھی ہے

تیری سیکنہ کے رخسار ہو گئے غلے
تماچہ کھاتی ہے جب پھر تجھے بکاتی ہے

الفضل الماسک
السلام علیہا
ابو علیہا

بلندی درجہ جات: بیگم وسید و سید حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

ہائے زینب ویردی موت دیاں گھڑیاں گھڑیندی رہ گئی

ہائے زینب ویردی موت دیاں گھڑیاں گھڑیندی رہ گئی
نپ کے در خیمے دا ہائے نگران مریندی رہ گئی

جن دنوں توں پیاسی ہائے پانی منگییدی رہ گئی
لب شیر دے مل گئے بھنیر پانی روپنی غربت توں بہوں نمازی

ویر دے والوں چہ ہتھ شمر دا، سامنے بھینزی دے ہائے گدا
ہنر تے غازی آوے ہائے دل دل سڈیندی رہ گئی

نہ حسین کہاری واسطہ ای، کلی بہنی دا ای آسرا ای
ویر دے کاتل کون منٹاں کریندی رہ گئی

گھوڑے بھجے رہ گئے، دھبہ رہ گئی
بڑ کے بے بس بی بی بروندی رہ گئی
چا کے دھی کمن گوں ہائے بابا دکھیدی رہ گئی

ویر سارے رُ گئے شام تھی گئی، اک منادی پل وچ عام تھی گئی
لٹ گھنوں ہنر بڑ قے ہائے، عابد بچیدی رہ گئی

گال اے نوشاد بہوں رُوا گئی پگ بندھا عابد کون سینز آ گئی
ساریاں سینتری کون ہائے، ریاں پویندی رہ گئی
نپ کے در خیمے دا ہائے نگران مریندی رہ گئی

شاعر: نوشاد شاہ

یا زینب

برائے ترجمہ: بیگم وسندوھی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

بی بی زینبؓ روندی رہ گئی

اے کوڑا اے ایداناں کیا اے، اے سوال یزید کریندا ہے
 بی بی زینبؓ روندی رہ گئی، اے کوڑا اے ایداناں کیا اے
 اٹھ اٹھ کے ممبر توں پا انگل اشارے دیندا ہے
 رب جانے کتنے ڈھیں گزرے بی بی زینبؓ پانی پیتا نہیں
 حک بہہ کول درباری بھر بام شراب پلیدا ہے
 اے شای نہیں تیرے بابے دی ہنڑ قیدن بڑ کے آئی اے
 کتھے دیر عباسؓ اے دی ایچ بے غیرت جھڑکیندا ہے
 تھلے سر شبیرؓ مسافر دا اوتھے تخت تے ظالم بیٹھا ہاں
 زلفاں وج ہتھ پا کے گستاخی ناں ہاں لیدا ہے
 حیران ہے کیوں نہ نکل گیا سجادؓ دا دم دربار اندر
 کئی واری زینبؓ کول باغی دی بھیڑو سڈیندا ہے
 اکبرؓ دا قاتل رسدا ہاں ڈے ڈے انعام منیدا ہا
 بہوں او کھے زینبؓ دے حائے جگر تے وار کریندا ہے
 میرے ہتھ پابند وج ریاں دے پڑ درد نظارہ لگدا ہا
 بدمعاش کول بلوا ہر سیزو دے وال ڈسیندا ہے
 حک دوں گھنٹے دی کال نہیں نوشادؓ کھڑی رہی کئی گھنٹے
 کوئی نہ دے بہڑ دی جاء ایہو ول ول حکم سزیاں دا ہے

شاعر: نوشاد

حضرت زینبؓ

برائے ترجمہ: بیگم وسندو سی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے

مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے، پیہرانا کیا ہے یہ کام زینبؑ نے
چراغ سب کے مقتل میں یوں کئے روشن، دیئے محن و کردار کے دیئے روشن

سحر بنا تو شہادت شام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
کیا زباں سے وہ حمد علیؑ کے لہجے میں، دیا وہ طیش میں خطبہ علیؑ کے لہجے میں

پلٹ کے رکھ دیا دربار شام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
زمین کانپ اٹھی اہل قلم گہرائے، وہ بد زبان تھے وہ بے زبان نظر آئے

کیا جلال میں جس دم کلام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
بھی تو بھائی کے ماتم میں آہ و زاری کی، بھی جلتے ہوئے خیموں کی پہرے داری کی

گزاری اس طرح غربت کی شام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
لڑ کے رہ گیا دریا عجب ہوا احساس، ترپتا رہ گیا سائل پہ لاش عباسؑ

پکارا جس گھڑی کا نام زینبؑ نے، بلا کے دشت میں اپنے لہو میں ڈوبے ہوئے

غیور شیروں کے لاشے تڑپ تڑپ اٹھے، کیا جو آخری شبہ کو سلام زینبؑ نے
نہ اپنی پیاس نہ پیٹے کسی کو یاد کیا، ہمیشہ بھائی کی تشنہ لہی کو یاد کیا
بھی جو پانی پیا تشنہ کام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے

کیا تھا وعدہ جو گوہر اُسے نبھایا ہے، اسیر ہو کہ بھی اسلام کو بچایا ہے
بتول زادی علیہ السلام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے

شاعر: گوہر جاوہر

دو طفلان زینبؑ

پہلے برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

ہائے نا غریب سداویں میرا شبیر سخی

ہائے نا غریب سداویں میرا شبیر سخی
ہائے نا غریب سداویں میرا شبیر سخی
توں ناز عیاء دا ہے ویرن آکھے ہمیں اجوی

پتر امیر علی دا کدی امیر ساں میں
ہے میرا اپنا مقدر ہائے اج غریب ہاں میں
میںوں غریب بنا گئی اے لاش اکبر دی

میرے غریب سید تے احسان فرما ویں
بھرا دے جوندیاں زینب توں آباد
جے میں رسول دا بھرا ہاں تو بتول دی دھی

جے میںوں کفن نہ ملیا اے ہے نصیب میرا
ہے راضی پاک خدا دی رضا تے ویر تیرا
صحرا دی ریت ہی کافی ہے میرے کفن دے لئی

کیٹیاں تیار بھرا نوں ہے ہائے آپ زینب نے
علی دے وانگ پئی لگ دی ہے آکھیا سب نے
پئی آپ کفن پواندی اے پڑھ کے ناو علی

حیث وعدہ شراکت دا میں نبھاواں گی
میں تیری پاک شہادت نوں رنگ لاواں گی
میں پڑھ کے خطبے بچاواں گی نام آل نبی

پای زینب

بلندی درجات: بیگم وسید و مہدی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ



﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

ایہو بازار اے اماں ایہو بازار اے

جس کیٹا علی عابد کوں ڈھڈا بیمار اے ڈھڈا بیمار اے
توں ول ول چادران منگدی ہے، اتھے برقعے لوگ لوٹیدے ہن
تھیں ماں دے وال نکا سگدا، عابد لاچار اے، عابد لاچار اے
اماں ایہو بازار اے ایہو بازار اے، اماں ایہو بازار اے ایہو بازار اے

میں جے جے باتوں لنگدا ہاں، سب پوچھدے نیں زینب کبھڑی اے
تیرے پردے کیتے تھیں جس دی کوئی دیوار اے، کوئی دیوار اے کوئی دیوار اے

کوئی چابک مار ٹریندا اے، کوئی پتھراں ناں مریندا اے
ہنڑ عابد شہر عبور کرے، ہنڑ عابد شہر عبور کرے، کیندے سہارے کیندے سہارے

میری اکھیاں سب کچھ بھل وین، تیرا شام چہ ٹرنا نہ بھل سی
میرے جگرتے غیرت کیتے ہن درداں دے وار اے، درداں دے وار اے

توں ملکہ شرم حیا دی اے، اتھے کل ماحول شرابی اے
تیوں دیکھن کال جمع تھی گئے بدکار سارے بدکار سارے

اے شام ہے سارا جن پھڑا میں دھی حیدر کراڈ دی آں
نوشاد بازار عبور کیتے زینب تیار اے، زینب تیار اے
جس کیٹا اے علی عابد کوں ڈاڈا بیمار اے، ڈاڈا بیمار اے

شاعر: نوشاد



بلندی درجات، بیگم وسید و صی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

﴿بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

کیویں شام جاواں لے کے مظلوم قافلہ

کیویں شام جاواں لے کے مظلوم قافلہ
بے دین دی اے نگری آتے سر تے نئی ہوا

تیرے آسے تے آئی وطن توں دھی غی دی
سفرال چوں اجڑیاں نوں دیوا کس دا آسرا

زینب دے دویں ویرن بے مثل شہنشاہ نہیں
ایک محسن خدا اے دوجا مرکز وفا سوز:

تیرے درگا ہور کوئی نہیں نگراں ہر دیاں دا
پیدا نہیں ہونا جگ تے کوئی غازی دوسرا

جنگل چے رل میا میں بھر جائیاں نال میرے
اوکھا پٹیا بچانا اے دین مصطفیٰ

ویرن توں صلے کیتے میں اپنے لال دو ویں
لیان دلی آں جیویں ایہو منگدی رتی دوا

گھوڑے توں جھڑیاں غازی کھرام مچ میا اے
سیداں تے ہو گئی اے ظلماں دی اتہا

افعال سین تیری اے کہہ کے شام تر گئی
کر بل ملی ۛ مینوں اکبر قبر دی جاہ

شاعر: افضل حسین

سید علی حسینی نقشبندی

برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

میں لٹ گئی نانا

میں لٹ گئی نانا میں لٹ گئی نانا ہاں میں لٹ گئی نانا
کرب و بلا کے بن میں گھر لٹ گیا میرا

ایسی تباہی لایا ماحور کا سویرا

بحری کی مانگ آجری قاسم کا لٹا سہرا
بے جرم گیا مارا اک رات کا دولہا
کریل جواں اکبر میرا گھیسوں والا
وہ شیر جس کو میں نے اٹھارہ سال پالا
تیروں سے ہوا چھلنی اس شیر کا سینہ

ظالم نے تیر مارا معصوم کے لہجے پر

پیاسہ لہو میں ڈوبا بے شیر علی اسغریٰ
مقتل میں رو رہا تھا بھائی میرا تنہا
وہ جس کا نام پیاسے بچوں کی اس تھا
جس کو لقب ملا تھا سقائے سکینہ
وہ بھائی لب دریا مارا گیا پیاسا

بچوں کو جس پہ میں نے صدقے کیا تھا نانا

جو میرا بھائی مجھ کو تھا جان سے پیارا
پامال ہوتے دیکھا اس بھائی کا لاشہ
لونا ستم گروں نے میرے گھر کو جلایا
اہل ستم نے نانا اس در کو جلایا
رہتا تھا جس پہ نانا عباس کا پہرہ

جس بچی کا بستر تھا میرے بھائی کا سینہ

کہتا تھا میرا بھائی جسے پیار سے سکینہ
زندہان میں کھو آئی زینب وہ نکینہ
بلوے میں لعین لائے جس وقت رس بستہ
تھا حال عجب گوہر عباس کی خواہر کا
مجمع تھا ہزاروں کا زینب تھی بے پردا

شاعر: گوہر جارجوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدَتِنَا
زَیْنَبِیْنِیْ

برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وحید زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

جیویں زینب تیرا غازی اے علماں والا

جیویں زینب تیرا غازی اے علماں والا

ہے محافظ تیرے پردے دا علماں والا

تیری تعظیم دی توقیر نوں غازی جاڑے

دیوے پہرے تیرے خیمے دا علماں والا

ادوی تخلیق ضمانت ہے تیرے پردے دی

اے ہو دین تیرے حصے دا علماں والا

اے تے قرآن وفا ہویا اے نازل تیرے لئی

بڑے کے کواقت تیرے پردے دا علماں والا

چم کے عباس دی پیشانی اے زینب نے کہا

عکس ہے بابے دے چہرے دا علماں والا

اماں زہرا دی دعاواں دا صلہ ہے زینب

جن چہ ہو ہاشمی ویڑے دا علماں والا

نام عباس سلامت اے ہمیشہ مرکز

وفا و شرم دے گلے دا علماں والا

ہے محافظ تیرے پردے دا علماں والا

جیویں زینب تیرا غازی اے علماں والا

اللہ علیہ وسلم

برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

اگر زینب نہ ہوتی

مسلمانوں تم سے یہ التجا ہے ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی
کہاں ہوتا نظام دین قدرت تقدس وہ نہ پاتا ماں کی عزت

مقدم ذلتوں رسوائیوں کا فضا ہو جاتی ہر بشر کی غیرت
ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی

یزیدی فکر کا طوفان ہوتا حقیقی دین کا فقدان ہوتا
خود اپنے آپ سے قسم بخدا بہت شرمندہ یہ انسان ہوتا

جو اس کے حکم کا اثر نہ ہوتا یزیدیوں کو کچھ بھی اثر نہ ہوتا
بھلا ہی دیتی دنیا کر بلا کو یہ ماتم آج یوں گھر گھر نہ ہوتا

دکھائی راہ بخشش کے نشاں کی جو خود ہے لامکاں اس کے مکاں کی
خدا نے صبر تو شبیر ٹھہرا ہاں ہوتی کون یسین اس قرآن کی

ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی
ہاں کس کی بے ردا تشبیر ہوتی سناں پہ کاندھے تطہیر ہوتی

بنا کر کون نا ممکن کو ممکن شریک مقصد شبیر ہوتی
ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی

امامت کا حسین کردار بن کر سراپا حیدر کراڑ بن کر
ردا سے کاٹ کر غیرت کی گردن یوں آتی کون ذوالفقار بن کر

سلامت ہر قدم پر قلم سہ کے جو آئی قلم کے کاسے سمیٹے
ردا کی نسل اپنی راہ حق میں ہاں دیتی کون اپنے دونوں پیٹے

مسلمانوں تم سے یہ التجا ہے ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی
کہاں ہوتا نظام دین قدرت تقدس وہ نہ پاتا ماں کی عزت
ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی، ذرا سوچو اگر زینب نہ ہوتی

پیش برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قہر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

غیر شکن دی دی آں

غیر شکن دی دی آں زینبؑ ہے میرا نام
دیکھن گے لوگ سارے فتح کراں گی شام

میں فاطمہؑ دی دی آں میرا نانا مصطفیٰؐ اے
مولود کعبہ حیزاں میرا بابا مرتضیٰؑ اے
جبرائیل ہے ملائک اس در دے نے غلام

جن دے آکھدے نے حیزے لوگ تینوں باغی
ثابت کراں گی آج میں میرا ویر ہے نمازی
آکھن گے لوگ سارے حق دا اے توں امامؑ

بابے نال کھل کے جس گل کدی نہ (کیتی
شرم و حیا دی ملکہ تیرے نال حیزہ بیتی
فاسق دے نال جس دم کرنی ہئی کلام

سرتے ردائے بدچم وچ شام میری ہونی
آواز بھی بے پردہ نئی ویر میری ہونی
بابے علیؑ دے لہجے وچ کرنا میں کلام

دیکھن گے لوگ سارے فتح کراں گی شام
غیر شکن دی دی آں زینبؑ ہے میرا نام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پہلے برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

قبر سرور پہ کہا زینبؑ نے رو کر کہا الوداع

قبر سرور پہ کہا زینبؑ نے رو کر الوداع
کچھ خبر ہے ہم پہ کیا گزری برادر الوداع

آگ خیموں میں لگا دی لشکر کفار نے
تھیں لی میدانوں کے سر سے چادر الوداع

بے خطا مارے سیکنہ کو تہاچے شمر نے
لے لئے معصوم کے کانوں سے گوہر الوداع

تھی کربلا بہت امید ہے عباسؑ سا بھائی میرا
میں نے جاؤں گی کبھی کوفے گھلے سر الوداع

شام کے دربار میں تھے سات سو گری نشیں
تھی رن بستہ وہاں آلِ پیغمبر الوداع

کنبے والے ساتھ تھے جب میں وطن سے آئی تھی
آج آئی ہوں اکیلی گھر لٹا کر الوداع

آؤ مل تو لو بہن جاتی ہے اسوعِ وطن
منتظر ہے دستر خاتون محشر الوداع

قبر سرور پہ کہا زینبؑ نے
رو کر الوداع الوداع الوداع

سید علی حسینی رضی اللہ عنہ

برائے ترجمہ: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

اکھیاں وی جھکاؤ پردہ وی بناؤ

اکھیاں وی جھکاؤ پردہ وی بناؤ
پاویں قیدن ہاں پر زینب ہاں نہ میٹھا شام بھلاؤ

میں کیوں قدم ودھاواں شالا موت ہے دے مر جاواں
میں رج کے بابا نہیں نکلیا میکوں ناوا سال دکھاؤ

مجاڑ میٹھا مر دے سی میٹھے نال جو کوئی ہوسی
کہہ کر اے مینوں قتل کرو کے چوک چہ قبر بڑاؤ

میٹھے نال تھیں بھر جائیاں جیویں ہتھ وچ ریاں پائیاں
سغنی دے بال دی چولیاں توں ہر موڑ تے بھیڑ ہٹاؤ

میٹھا بابا غلّے تے ماں زہرا نانا سردار ہے نییاں دا
میٹھے پردے دا نگران نہیں کچھ چادراں چا منگواؤ

سانگاں نوں دیکھ کے لگدا اے پیا اصغر پانی منگدا اے
مٹا مٹاں اصغردی مر جاوے نیزے توں لاش لہاؤ

نہ کوئی انکار کرے ماں بازار ضرور بچھے ساں
نوشاد میں ایہو آگئی ہاں میٹھے پہلے بال لگاؤ

حزینہ زینب

برائے ترجمہ: بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

جھک گئی کمر حسینؑ دی زینبؑ نے اے کہیا

جھک گئی کمر حسینؑ دی زینبؑ نے اے کہیا
سیدال دا گھر آجو عیا عباسؑ نہ رہیا

آکھے ہتھول زادہ جنگ دی نہ منگ اجازت
نبھنا ہمیں مینوں جگ تے غازی ویرا جیا

آکھے ہتھول زادہ جنگ دی نہ منگ اجازت
نبھنا ہمیں مینوں جگ تے غازی ویرا جیا

غازیؑ دی موت سن کے گری توں ڈھے پھٹا اے
ربؑ جاڑے کیوں مولاؑ اے صدمہ سہہ لیا

میں جس دے آسرے تے چھڈ کے مدینہ آئی
دکھیا دا او سہارا ارمالؑ رہیا عیا

جیدکی سمجھ توں ڈردا سی کوفہ تے شام سارا
اوس شیر دیاں بھڑوی ڈھڈا قلم سیہا

جس ویرے تے فخر سی حسینؑ ابن علیؑ نون
اوس ہا وفا دا لاشہ بن بازو ہو پے یا

فردہ تے زہراؑ جانی غازی دے وانگ جیویں
آل رسولؑ تے فضلؑ بے مد قلم پے یا



پہچان: برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

یہ دشتِ کربلا میں زینبؑ کی تھی دہائی

یہ دشتِ کربلا میں زینبؑ کی تھی دہائی
رک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

میں لاکھوں عدو شمشیر لئے اے بھائی مجھے خون آتا ہے
اک ہوک سی اٹتی ہے بھیا دل میرا بہت گھبراتا ہے
رک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

دریا کے کنارے قتل ہوئی سبہ روز کی پیاسی فوجِ خدا
اب دشتِ مصیبت میں بھیا ہے کون بھلا مظلوموں کا
رک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

اس دکھیا بہن کو اے بھائی پردیس میں کیوں ٹڑپاتے ہو
عباسؑ مجھے اکبرؑ بھی مجھے اب تم بھی چھوڑے جاتے ہو
رک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

وہ کھینچے ہوئے ہیں تلواریں اے بھائی یہی ہے وہ لشکر
جو تیر چلانے آیا تھا میرے بھائی حسنؑ کی مینت پر
رک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

اے بھائی ذرا دیکھو تو سہی روتی ہے ٹڑپتی ہے بھری
بابا سے پھوڑے کے غم میں مر جائے نہ قاسمؑ کی بیوہ
رک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

وہ خیمے کے در پہ بیٹھی ہوئی معصوم سکیں روتی ہے
یوں دے گی بہت یہ بچی تمہیں سینے پہ تمہارے سوتی ہے
رک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

زخمی تھا بہت پر رک نہ سکا مظلوم مسافر اے گوہر
مظلوم کی بہنیں در پہ کھڑی کہتی ہی رہیں یہ رو رو کر
رک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

محمد شاعر: حسین گوہر

زینبؑ

برائے ترجمہ: بیگم وسندو سی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

ایں قیدی نہ کر کوئی دردی نئی ایدا جیڑا پردے آن بچاوے

ایں قیدی نہ کر کوئی دردی نئی ایدا جیڑا پردے آن بچاوے
وہ کہ نہر فرات ولوں آواز عباس دی آوے

میں ای سامان ایدی چادر دا زین توں لٹھیا جیڑے دیلے دا
فیر بھڑاتاں اے شمر کیتیاں نیں نام زینب دا سر عام لیا
ہن لٹ کے چادر زینب دی پیا نیزے تے لہراوے

ہاجرہ بن کے نئی روئی اے اسنے یعقوب دا کیٹا اے مہر
جیویں یوسف دے لئی رویا نبی لے کے گرتے گزاری زندگی
ابن کثر لے کے اصغر دا ماں اکھیاں دے قلاوے

کول شبیر دے سوون نر گئی دیکھ ضد کر کے سکینہ ویرا
اسی مستوراں آتوں بے پردہ کلا سجاد وی بیمار پڑا کوئی
نئی جیڑا مقتل چوں اونوں جا کے موڑ لیاوے

منزلاں شام دیاں سوکھیاں سن بے تے عباس ایدے نال ہوندا
موڑ بازاراں دے خطبے ساریاں تے شبیر یا غازی دیندا
ہن تک تک دین نیزیاں تے ہئی خطبے آپ سناوے

عباس دی بھڑات کر کے ابن حیدر توں مدد منگدا اے
جتھے غازی دا علم آوے نظر ہر عرادار فخر کردا اے
اکبر تعظیم وج غازی دی سر ماتھی دا جھک جاوے

شاعر: حسین اکبر موز: اصغر خان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

برائے ترجمہ: بیگم دست و صی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین
ارماں ہے دل میں میرے کفن کا میرے حسین

چاہا بہت کہ قافلہ رک جائے نہ رکا

کر دے نہ مجھ کو معاف بہن سے نہ ہو سکا

جو انتقام تیرے کفن کا میرے حسین

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین

کوئی بچا نہ تھا جو مجھے آتا تھا منے

اک زخم بن گیا میرے ہاتھوں کے سامنے

کٹنا جو تیرے پیاسے دہن کا میرے حسین

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین

پہلو کو تھامے ارماں ہیں مگر جاتیں ہیں اکثر

مقتل میں کھڑی روتیں ہیں وہ دیکھ دیکھ کر

منظر یہ تیرے آجوں چمن کا میرے حسین

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین

سر پہ نہیں ہے تاج سلامت ہے خاک ہے

سردار انبیاء کا گریبان چاک ہے

ماقم ہیں کرتے تیرے چمن کا میرے حسین

ارماں ہے دل میں میرے کفن کا میرے حسین

غربت کے غاب اشکوں سے بھی دھو نہ سکی میں

دکھ ہے تو فتنہ یہ کہ تجھے رو نہ سکی میں

افسوس نہیں مجھ کو رسم کا میرے حسین

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین

کھاتی ہے تماچے تو سمجھتی ہے انتہا

سمجھاؤ سیکھنے کو کہ کرنا ہے سامنا

زنداں کے اندھیرے میں گھٹن کا میرے حسین

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین

کھاتی ہے تماچے تو سمجھتی ہے انتہا

سمجھاؤ سیکھنے کو کہ کرنا ہے سامنا

زنداں کے اندھیرے میں گھٹن کا میرے حسین

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسین

شاعر: میر تقی

دوستانہ

برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

چادرال دارا کھا، زینبؑ دا اک سوال اے

مینوں نہر توں آکھے دس جا، منہ کھویں لوکاواں
سر دے والاں نال اے، جدوں گھر توں باہر
ہائے میں پہلی واری بھیناں نوں لے کے آئی
غازی دی ماں فرمایا، ہر فکر مکا دے زینبؑ، غازی تیرے نال اے

شبیرؑ دی تھاں تے، ہائے عابدؑ وے ویرا
اکبرؑ دی تھاں کلثومؑ اے، تے تیری تھاں وے رقیہؑ
میرے نال نے اج وی میرے، مان نبھاؤں والے

جہڑے بال پیاسے، ہائے تیریاں راہواں نوں ہائے
تکدے رتے پیالے پھڑکے، تیری موت دی خبراں سن کے
کج غم نال مر گئے غازیؑ، ادے ویلے نال اے

ڈر دی اے سیکھنے، ہائے رونا اے باقرؑ،
جے فضلؑ لڑن نوں جاوے، دس پور یتیمیاں دا اے
وچ کلی دھی زہراءؑ دی، کھوں ویر سنبھالے

سفرال دا کی اے، ہائے کنڈیاں دا کی اے
بن ڈکھ پتھراں دا کی اے، مینوں ڈکھ ایں گل دا غازیؑ
میں جیوندی رتی تے مر گئے، ماں زہراءؑ دے بال اے

تھکینؑ جہاں تے، ہائے شہزادیاں جس دم
امت دیاں قید نال ہوں، سر چادرال نے کے میاں
ایں گل دا فہمیر جہاں تے، رکھدا کون خیال اے

شاعر: تھکین اکبر سوز: اصغر خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ زَیْنَبَہٗا عَلَیْہِا السَّلَامُ

پیشہ برائے ترحیم: بیگم وسید و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

نانا رو رو تکنی چن ویر دیاں راواں

نانا رو رو تکنی آن چن ویر دیاں راواں
میریاں دن رات اڈیکاں وچ مک جاڑ نہ ساواں
کلیاں بیمار نوں نانا نیند نہ آوے
ویراں دی خبر سنگدی بیمار مر نہ جاوے
کی کراں تیریاں انتظاراں بن گتیاں سزاواں

ہر دہلی وچ کیتے نہ تھنوں لوری سناواں
صغرا بیمار آجڑی اے سوچ سوچ رووے
چوٹیاں کوالے تھن تے آ جا تھنوں لوری سناواں

تعبیر تے ڈسا دے مینوں غاباں نے ڈرایا
اکبر نوں موٹیاں تے بابے نے کیوں ہے پایا
روندا چم کے ہول پایا چاچے دیاں بانواں

خط وچ ہزار ڈکھ درد سارا ککھ ٹائیں
بے جان لفظان میرا کی ڈکھ بھرنوں دس ٹائیں
رب کرے اے درد میں اکبر نوں کدی آپ سناواں

ہر گھر چہ مولا ہوے غازی دی ہرہ داری
تیرے علم نوں پھڑ کے اکبر یہ عرض گزاری
التجا ہوے قبول میری سنگدا اے دعاواں

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغر قان

بی بی زینب

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم دستدوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ شام غریباں﴾

جنگ نئی کرنی مختار بھرا میں وج دربار دے آئی کھڑی آں

جنگ نئی کرنی مختار بھرا میں وج دربار دے آئی کھڑی آں
رت روندا پھڑا بچ جاوے ای آں تے کڑیاں پانی کھڑی آں

تلوار دی لوڑ سی کر بل وج بُن جنگ دے زاویے بدل گئے
میں نور کے نال سیکھ کوں تبلیغ دا ذمہ پانی کھڑی آں

عباس دی تیغ تے چوڑ اوندی اے چبھی وار نئی جھل سکدے
اج فضل تے وی غازی والی میں خود پابندیاں لائی کھڑی آں

توڑے جنگ کر بل دی مک مکتی اے نئی سلسلہ رکھیا لاشاں دا
راہواں دے وج مصوماں دے میں کئی لاشے دفنائی کھڑی آں

اگے کر بل دے میدان دے وج بے کفن جنازے چھوڑ آئی آں
دادے عمران دی نسل وچوں بُن بک سجاد بچائی کھڑی آں

توں سر نئی چیندا جاندی ہاں نئی ویکھنا چاہندا ہاج ردا
میں خود سجاد دی کند اولے ہر اپنا ویر لکائی کھڑی آں

گوہر مختار کوں سین آکھے بے کفن بھرا دی بھین ہاں میں
چادر دی جا سر اظہر تے میں شام غریباں پانی کھڑی ہاں

شاعر: حسین گوہر

سید علی ہادی قادری

پہلے برائے ترجمہ: بیگم وسیند وھی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

سجادؑ نوں پوچھیا زینبؑ نے کیویں ٹرنا وچ بازار اے

سجادؑ نوں پوچھیا زینبؑ نے کیویں ٹرنا وچ بازار اے
آٹھ پہر مسلسل گزر مجھے اگے کتنا پند بازار اے

شیر تیرے سر نے نیرے توں سجادؑ نوں اے فرمایا
گہراویں ۽ میرا جن بھرا تینوں امت بہت ستایا
کھیں خیال تون ہاڑ دا کوئی ظالم پتھر ۽ مارے
میں ہاں کڑیاں وچ بابا توں صابراں دا سلطان ایں
اج بھیڑواں تیریاں سر تکیتوں عصمت دا نگہبان ایں
تائیں رت روندنا ہاں اکھیاں توں میرے نال جو پردہ دار اے
توں ایں چوٹی ضرب ید اللہ دی اج دین تیرا محتاج اے
ہنڑ پتھراں دی برسات ہو سی ۽ اگلی پتر معراج اے

لبہ مشورہ خون دی ماں کولوں لنگ آویں پتر بازار اے
ہر موڑ تے بھیڑ بازاراں دی اتے قلم دے اے انداز اے
ڈیٹھا خونی منظر سر غازی کیٹا نیرے توں پرواز اے
گو بدن نیں میرا سر لڑی مینوں اذن تے دے اک وار اے
ممتاز اے قافلہ سر ننگے جدوں وچ دربار دے آیا
زہراؑ دیاں دھیاں قیدی من منہ والاں نال لکایا
سجادؑ نوں ہر گز صیں بھلنا جو ہویا وچ دربار اے
سجادؑ نوں پوچھیا زینبؑ نے کیویں ٹرنا وچ بازار اے

شاعر: شکیلین اکبر سوز: اصغر خان

بیت

پچھتے ترجم: بیگم وسید و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب﴾

ڈھونڈتی پھرتی ہے زینب لاشوں میں عباس کو

ڈھونڈتی پھرتی ہے زینب لاشوں میں عباس کو
کرتی ہے محسوس وہ کہ آہوں میں عباس کو

فکر ہے مقتل میں زینب کو فقہ لاحق یہی
ریاں آئیں نظر نہ باہوں میں عباس کو
مانگنے واپس ضمانت چادروں کی آ گئی
دیکھا ہے جب برچیوں کی چھاؤں میں عباس کو

کس طرح بن آنسوؤں کا لاشہ بھولے کی بہن
یہ جواں ہوتے ہے دیکھا ہاتھوں میں عباس کو
ذکر اپنوں سے بچھرنے کا کہیں بھی گر ہوا
لے ہی آتی تھی وہ دکھیا باتوں میں عباس کو

گر ہی جاتا ہے بناں کی ٹوک سے ہر وار سر
بے بردا ہر سر دکھا ہے راہوں میں عباس کو
جو وفا میں جانتی ہیں ہے دلوں میں بچھا
بندگی کا اک محاصرہ راہوں میں عباس کو

قلب زینب ہی سلامت جاتا ہے کس طرح
لوٹ آئی ہے وہ لے کر یادوں میں عباس کو
ڈھونڈتی پھرتی ہے زینب لاشوں میں عباس کو
کرتی ہے محسوس وہ کہ آہوں میں عباس کو

شاعر: سلامت فیروز

بی بی زینب

برائے ترجمہ: بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب علیہا السلام﴾

ان جکڑے ہوئے ہاتھوں کی قسم غازی کی بہن کا وعدہ ہے

ان جکڑے ہوئے ہاتھوں کی قسم غازی کی بہن کا وعدہ ہے
ماتم ہو گا، ماتم ہو گا، ماتم ہو گا، ماتم ہو گا

نہ تخت رہا نہ تاج رہا نہ قلم رہا نہ راج رہا
اک شور ہے ماتم داری کا بازاروں میں درباروں میں

نہ قاتل ہے نہ باطل ہے اے دنیا آ کے دیکھ ذرا
شبیر کے ماتم کی ہے صدا بازاروں میں درباروں میں

ہم ٹھوک کہ سینہ کہتے ہیں ہم رکنے نہیں دیں گے ماتم
ہر حال میں یہ ماتم ہو گا بازاروں میں درباروں میں

یہ سینے نہیں دیواریں ہیں یہ ہاتھ نہیں تلواریں ہیں
لو آ محیا لشکر زینب کا بازاروں میں درباروں میں

او شامیوں ہمت ہے روکو مظلوم بہن کو بھائی کا
ہم دینے آئے ہیں پردہ بازاروں میں درباروں میں

دے حکم اگر تو شہزادی ان بہتے ہوئے اشکوں کی قسم
ہم خوں کا پچھا دیں فرش عزا بازاروں میں درباروں میں

اس شام کے اس بازار سے ہی یہ کہہ کر گزری تھی زینب
غازی کا علم لہرائے گا بازاروں میں درباروں میں

پابند رن مجبور ہوں میں اے شیعہ کھلے ہو ہاتھ تو پھر
شبیر کا ماتم کرنا بازاروں میں درباروں میں

زینب کی تمنا ہے گوہر ہو ایسا قیامت کا ماتم
خود دیکھنے آئے کرب و بلا بازاروں میں درباروں میں

شاعر: گوہر جادوئی سوز: منور علی خان نومی



﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

کیا تھا ماں سے جو وعدہ نبھایا زینبؑ نے

سیدہ طاہرہ سیدہ طاہرہ سیدہ طاہرہ سیدہ طاہرہ
 کیا تھا ماں سے جو وعدہ نبھایا زینبؑ نے
 یا شریکۃ الحسینؑ یا شریکۃ الحسینؑ یا شریکۃ الحسینؑ
 بہا کے اشک عرا اور کجہ کے ہائے حسینؑ
 بچھا کے فرش عرا خاک پر برائے حسینؑ

اک آسمان زمیں پر بچھایا زینبؑ نے
 الٹ کے شام کا دربار کر کے فتح ہمیں
 جہاں حسینؑ کا قاتل تھا حکمراں وہیں
 حسینؑ فوج کا پرچم لگا دینبؑ نے

چراغ خانہ کعبہ بجھانے آئے تھے
 جہاں پر شامی اندھیرے بسانے آئے تھے
 اسی زمیں کو سورج بنایا زینبؑ نے،

یزیدی خود بھی یہ کہتے ہیں ہاں نہیں ملتا
 کہیں یزید کا نام و نشان نہیں ملتا
 اُسے تو خاک میں ایسا ملا دینبؑ نے

جہاں پہ کانا گیا تھا حسینؑ کے سر کو
 جہاں پہ لونا گیا تھا حسینؑ کے گھر کو
 وہیں حسینؑ کا روضہ بنایا زینبؑ نے

ہوائیں کلم بھلا بے سکون دریا میں
 سنا ہے عون و محاد فکر ہے دنیا میں
 خدا کے دین کو چلنا سکھایا زینبؑ نے

ہر ایک شخص مورخ کا حلفیہ ہے یہاں
 نبیؐ رسولؐ ولیؐ دین کر بلا قرآن
 اسیر ہو کہ بھی سب کو بتایا زینبؑ نے

جو چاہے خود دیکھ لے شام جا کے یہ منظر
 ہوائیں کاشتی میں جس کو دیکھ کر گوہر
 چراغ شام میں ایسا جلایا زینبؑ نے

زمانے بھر کو حسینیؑ بنایا زینبؑ نے

زینبؑ

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

کر کے منہ لاشاں دے ول رو کے زینبؑ نے کئیہ

کر کے منہ لاشاں دے ول رو کے زینبؑ نے کئیہ
دیکھنواں نہیں میرے پاسے ہو گتیاں میں بے ردا

اوکھے باونیں سوکھے بہہ گئی اوٹھتے زینبؑ الامان
نیریاں تے رومے رہ گئے غیرتاں دے او قراں

کوئی ظالم نوں اے آکھے اجڑیاں تے رحم کھاوے
وج سفر دے نیرے کھا کے نیرے عمل دے نہ آوے

نیرے تے ویراں دے سرتوں آندی اے مینوں حیا
گھوڑیاں دے نال بن کے پئے دوڑاندے انوں ظالم

حال تیری لاڈلی دا تک کہ رومدا سارا عالم
میں تے ہاں عمل تے پابند آ کے اڈون توں چھڑا

تیری سجدہ گاہ توں کم تر جیڑی اجڑی رُدی رئی اے
نیرے توں اماں دا ویرن حال توں پوچھ لہہ ذرا

غیرتاں دے مرض اندر ٹریا عابد دا جگر وی
تیرے سجدے دی قسم او مر نہ جاوے اے فکر اے

تیرے پھڑے تے ہے ویرن بے بسی دی اتہا
بے قضاواں میں مراں تے جیویں بیٹھی ہاں سلامت

معاف کر دیں سانوں زینبؑ دیندے کن سارے صدا
دیکھنواں نہیں میرے پاسے ہو گتیاں میں بے ردا

معاف کر دیں سانوں زینبؑ دیندے کن سارے صدا
دیکھنواں نہیں میرے پاسے ہو گتیاں میں بے ردا

زینبؑ

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

کر بلا کر بلا کر بلا

میں لٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازی نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے ردا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا
صحرا میں کتنے لاشے دیکھے تیری بہن نے
مجبور کر دیا ہے مجھ کو تیرے دفن نے

میں لٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازی نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے ردا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا
خیمے بلا کے ظالم خوشیاں منا رہے ہیں
کم امن یتیم سارے آئو بہا رہے ہیں

میں لٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازی نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے ردا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا
زخمی جو لاش آئی لیکن کے گھبراہٹ کی
پھر پکڑے پکڑے دیکھی تصویر بھی حسن کی

میں لٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازی نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے ردا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا
ہاتھوں میں رن باندھے مقتل سے جا رہے ہیں
قیدی قدم قدم پر صدمے اٹھا رہے ہیں

میں لٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازی نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے ردا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا
بے چین ہے سیکندہ کرب و بلا کے بن میں
سو تیر دکھ رہے تھے بابا تیرے بدن میں

میں لٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازی نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے ردا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا
بازو کٹے جو دیکھے عباسؑ با وفا کے
کر بل میں گونجتے تھے یہ بین انبیاء کے

افصال لکھ رہا ہے یہ رو کے نوحہ غم کا
ہر گھر پہ سایہ ہو گا عباسؑ کے علم کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

غازی تیرے بغیر میں بے آسراؤلی آں

غازی تیرے بغیر میں بے آسراؤلی آں
اسلام بچاؤن لئی بن چادروں ٹری آں

دیراں دیاں لاشاں تے کوئی دین کر سکی نہ
تیرے بازوؤں دا سن کے موت میں بھلی آں

کھینا دین سکیہ نے اصغر نوں سینے لا کے
نئی بھلدیاں جن دین تکیاں مصوم بلیاں

میں جانی حیدر دی ہمیشہ تیری دیرن
اے بھین ہے باغی دی میدان وچ ہولیاں

بہنو قلم کمایا اے بے دین مسلماناں
ساڈے شے ساڈن لئی دے اجازتیاں کھلیاں

چمڈ لاشاں بن کفنوں خیراں دے وانگ ٹر گئی
اچھ خون دیاں مریاں ریتاں دے وچ نے ڈلیاں

افصال دا اے نوحہ قلماں دی کہانی اے
کئی صورتاں نوں رجتیاں مٹیاں اُتے نے رلیاں

شاعر: افصال جمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

برائے ترجم: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

میری ہو گئی شام تیاری آکھے زینب درداں ماری

میری ہو گئی شام تیاری آکھے زینب درداں ماری
میں جاناں اے وچ بازاراں دے روندہ پتر سجاد مہاری
اینا ماں دیاں خیمیاں نوں لوکو آگ لائی وچ صحرا دے
میں پتر نوں پایا اے جدوں ودھ گئے شعلے بھادے

سجاد سکینہ لہدی اصغر دی بہن پیاری
اصغر دی سانگ نوں تک تک کے ہائے پاک رباب وی روندی
اینا ماں دیاں خیمیاں نوں لوکو آگ لائی وچ صحرا دے
میں پتر نوں پایا اے جدوں ودھ گئے شعلے بھادے

بابے دی سینے سون والی آج خاگاں تے پئی سوندی
تون مہر کریں میرا جن بھڑا تیری ودھ گئی اے بیماری
نانا تیرا دین بچاؤن لئی میں وچ بازار دے آئیاں
پائے واسطے شام دے اوکھے سفر اں دے میری کوڑ کرے غنخواری

اک موڑ تے قافلہ رکھیا اے زینب نوں ہر دکھ بھلیا اے
سر سانگ تے ویکھ کے دیرن دادھی زہرا ویندھ اے کیتا اے
نہ اکھیاں بند کر جن دیرن آگول ودھ گئی بھیڑ بازاری
بازار دے بلوے عام دے وچ جدوں قیدی قافلہ آیا

تکبیر دی وارث بی بی نے منہ والاں تال لکایا
سادات تے کیتی شامیاں نے پتھراں دی بارش جاری
اجڑی نوں ویر دے لاشے تے نئی رون دتا بے دیناں
جواو تے سائیں پا ریاں اونوں ٹوریا شام لعیناں
زمانہ جہ زینب کیتی اے شبیر دی ماتم داری

شاعر: سائیں افتخار

سوز: اصغر خان

نہیں بکری

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

اکبر کو فجر شاہ کو اثر روتی ہے

اکبر کو فجر شاہ کو اثر روتی ہے
زینب کو مگر شام و سحر روتی ہے

ملا اذان کو مؤذن نہ بعد اکبر کے
لہجہ اکبر کو اذانوں کی سطر روتی ہے

کیوں نہ اکبر پے اکبر کی جوانی روئے
جس پے حسنین کے نانا کی قبر روتی ہے

ہائے وہ شام غریباں کے اندھیرے میں دُباب
غالی لہ اغوش لئے تھامے جگر روتی ہے

شب عاشور وہ سکے ہوئے پیارے بچے
جب قضا ڈالتی ہے ان پے نظر مروتی ہے

ماکم شام یہ کہتا تھا سکیںہ کے لئے
قید تنہائی میں ڈالو یہ اگر روتی ہے

لاش قاسم پہ ہے خاموش کھڑی بنت حسین
مجھ سے کہتی ہی نہیں ہاں وہ مگر روتی ہے

اکبر کو فجر شاہ کو اثر روتی ہے
زینب کو مگر شام و سحر روتی ہے

حضرت علی اکبر

مجتہد برائے ترجمہ: نیکم وسید و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

جب خمیے جلے اسباب لٹا زینب کو مدینہ یاد آیا

زینب کو مدینہ یاد آیا جب خمیے جلے اسباب لٹا
سب قتل ہوئے کوئی نہ رہا زینب کو مدینہ یاد آیا

مظلوم کی تھی سجدے میں جہیں ظالم نے چدائی شبہ پے بھری
جس وقت گلا بھائی کا کٹا زینب کو مدینہ یاد آیا

دریا کے کنارے کربل میں عباس کے بازو قلم ہوئے
جب زین سے آرا شاہ وفا زینب کو مدینہ یاد آیا

اکبر کے کیچے میں تھی انی اور تیر گلے میں اصغر کے
سجدے میں جھکا اک رب خدا زینب کو مدینہ یاد آیا

بھائی نہ رہے بیٹے نہ رہے جب آئی شام غریبوں پر
بے اس ہوئے سب آلِ عبا زینب کو مدینہ یاد آیا

سب ماتمی ماتم کرتے ہیں عاشق کی زباں پہ ہے نوحہ
یہ کلمہ کے عالم روتا ہے زینب کو مدینہ یاد آیا

جب خمیے جلے اسباب لٹا زینب کو مدینہ یاد آیا
سب قتل ہوئے کوئی نہ رہا زینب کو مدینہ یاد آیا

شاعر: عاشق حسین مہر



پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسینہ وصی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

ہائے شام غریباں

ہائے شام غریباں ہائے شام غریباں
دن ڈھل گیا ہے لوگوں گھر بل گیا ہے لوگوں زینبؑ آجو گئی ہے

زینبؑ کے سر سے دیکھو چادر بھی چھین لی ہے
بیمار ایک جاں کو کیسی سزا یہ دی ہے

عابدؑ بھی رو رہا ہے دامن بگڑ رہا ہے زینبؑ آجو گئی ہے
لوٹا ہے ظالموں نے ذہرا کے گلستاں کو

دیکھو لگے طمانچے ننھی سی ایک جاں کو
بے آسرا سیکھ بھائی پدر بھی چھینا زینبؑ آجو گئی ہے

لاٹھے پے جا کے باپ کے کہتی ہے یہ سیکھ
پھر کب ملے گا بابا مجھ کو تیرا یہ سینہ

دشمن جہاں ہے میرا چھینا ہے پیار تیرا زینبؑ آجو گئی ہے
آیا سوار کوئی ٹیموں میں اک حجاب میں

پوچھا بتوں زادی نے تو کون ہے نقاب میں
بولے علیؑ نہ گھبرا یہ کیا ہوا ہے بتلا زینبؑ آجو گئی ہے

رو کہ کہا یہ زینبؑ نے ہم لٹ گئے ہیں بابا
میدان کربلا میں ہم مٹ گئے ہیں بابا

ہائے ظلم کیا ہوا ہے ہائے کیا ستم ہوا ہے زینبؑ آجو گئی ہے
ناصرؑ یہ شام کیسی آئی ہے کربلا میں

کیا کیا مصیبتوں کو لائی ہے کربلا میں
بھائی بچھڑ گیا ہے گھر بھی آجو گیا ہے زینبؑ آجو گئی ہے

نوحہ بی بی زینبؑ

پیشہ برائے ترحیم: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

دو ہی وجہ سے باطل حق نہ چھپا سکا

دو ہی وجہ سے باطل حق نہ چھپا سکا
اک ہے ردائے زینبؑ اصغرؑ ہے دوسرا

دو بھائیوں کے لاشے رن میں پڑے ہوئے
زینبؑ کے لاڈلوں کا آخر ہے جرم کیا

بے پردہ بیبیوں کو نہ دیکھے کوئی لعین
نوک سناں پہ زندہ قراں بولتے لگا

کوئی میں بے اماں میں مسلم کے دونوں لعل
دونوں پہ کمسنی میں کیا ستم ہوا

بے شیر کے لعینوں نے جھولے کے ساتھ ساتھ
افسوس کے سیکنہ کا دامن جلا دیا

اک دھت کر بلا نے بچایا ہے دین کو
دوسرا وہ موڑ ہے بازارِ شام کا

اصغرؑ کا اک تبسم سمجھا مجھ کو
دست حسینؑ پر تھا قرآن کھلا ہوا

شہ رگ نے کاٹ ڈالا خنجر کی دھار کو
پیاسوں کی تشنگی پہ دریا بھی رو پڑا

دو ہی سبب سے دیں یہ باقی رہا محب
اک کر بلا ہے ایک قدک کا ہے واقعہ

شاعر: محب فاضل

زینبؑ

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسینہ دھیمی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

بابا میرا بھرا، مار دیتا لوکاں بابا میرا بھرا

بابا میرا بھرا مار دیتا لوکاں بابا میرا بھرا
سین فازی دی وین پاوے کرل وچ باج ردا

میں زین تے آپ سوار کیٹا باواں کلثوم نے پھڑیاں
جتھے ویر کھڑے سن کل تائیں او تھے تیریاں نوواں کھڑیاں
آخری دیلے خیمیاں چوں انج ٹریا ویر میرا

اے وقت کسے تے نہ آوے جیڑا آج کرل وچ آیا
اک سانگھ تے میری چادری اک سانگھ تے امڑی جایا
میں اودے سرنوں تک دی رتی او چادر نکدا ریا

کیویں فور گوا کے اکھیاں دا اکبر اکبر کردا سی
کیویں لاش تے پہنچیا اکبر دی میوں ڈگدا سی اٹھدا سی
تھوڑی پہلاں بے ٹوں آندا اے منظر خود نکدا

نو لکھ تیراں تلواراں نے اودے بدن تے ضرباں لایاں
بھر بھر کے جھولیاں نے شامیاں نے زخماں تے ریتیاں پایاں
لاش تے گھوڑے بچ دے رے ریا نکدا پور میرا

اکبر اے آکھیا حیدر نے زینب دے ہتھ نوں چم کے
نال حال سامینوں زخماں دے میں جانداں ہاں غم تیرے
نال زہرا دے نکدا ریا میں سارا صبر تیرا

سین فازی دی وین پاوے کرل وچ باج ردا
بابا میرا بھرا مار دیتا لوکاں بابا میرا بھرا

حضرت زینب

برائے ترجمہ: بیگم وسندو می حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قہر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

رداواں لہہ گتیاں غازی

رداواں لہہ گتیاں غازی تے بھینزاں پیرا دا ہو گتیاں
تیری لاش توں علماں والیا ہائے ویرنا کیوں جدا ہو گتیاں

توں لڑن دے لئی پابند میں جیویں اسی روڑ دے لئی پابند ویرنا
تیری مقتل گاہ دے ہائے وچوں پر دیداراں قیدناں ہو گتیاں

جناں ہاناں دے آتے سانوں ماڑی بڑے

ادباواں ویرنا لہہ گتیاں ویرنا

توں نہر تے جا کے سوں گیوں اسی شام دی طرف پھیل نہ جانیاں
تے پر دیداراں بے آسرا ہو گتیاں بے دین دے فرض ہوندے نہ ویرنا

تیرے غم وچ غازی دیکھ لہہ
اے رداواں دی فرش عوا ہو گتیاں

تیری لاش دے لئی بڑ گتیاں بنے کفن

کرمل دیاں جیویں مٹیاں اے ویرنا

زہرا دیاں جاتیاں دے لئی ہتھ سیاں وچ مٹر بھینزاں اے کہہ یاں
اڈھ کے مٹیاں نے ردا ہو گتیاں ٹرپیاں شام دل دس غازی ویرنا

تیری تربت نوں ہائے آڑ کے
لادواں گئی گل بے رہا ہو گتیاں

رداواں لہہ گتیاں غازی تے بھینزاں پیرا دا ہو گتیاں

تیری لاش توں علماں والیا ہائے ویرنا کیوں جدا ہو گتیاں

بے ردا بییاں بے ردا بییاں ہائے بے ردا بییاں

شاعر: مہر شاہ

حزب فتنہ

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسند و مصیٰ حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

زینب دیاں راواں چوں کوئی بھیڑ ہٹاوے

ہائے شام ہائے شام ہائے شام ہائے شام
زینب دیاں راواں چوں کوئی بھیڑ ہٹاوے

خاتون دی پچھری دا کوئی پردہ ہٹاواے
اے ملکہ غیرت دی بازار اج آ گئی اے

ایکوں ٹرڑاں نیں اکوہہ کوئی ٹرڑاں سکھاوے
ہر موڑ تے ہنس ہنس کے قاتل علی اکبر دا

سر سانگ توں علی اکبر دا بھیڑاں نوں دکھاوے
کیجی منت سیکھنے لے کھی وار اے ظالم دی

سر آجوی دے بابے دا والاں توں نہ پاوے
جیویں چایا اے عابد نیا بیج ٹالا کوئی قیدی

نہ بھیڑ دے لاشے نوں زنجیراں تے پاوے
مقصود بردا ہٹ کے درباراں بازاراں وچ

زہرا دیاں دھیاں نوں وی قصبہ لگاوے
زینب دیاں راواں چوں کوئی بھیڑ ہٹاوے

شاعر: مقصود

زینب
سلام اللہ علیہا

برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

آہوش میں سجاد

آہوش میں سجاد کے گھر جل گئے مارے
سب ٹوٹ گئے زینب مضطر کے سہارے

گھوڑے کے قدم تھام کے کہتی ہے سیکندہ
بابا او مجھے چھوڑ چلے کس کے سہارے

گھوڑے کے قدم تھام کے کہتی ہے سیکندہ
بابا او مجھے چھوڑ چلے کس کے سہارے

بیٹھی ہے یتیموں کو بلے خیمے میں لے کے
سیدانیاں تنہا ہیں کہ وارث گئے مارے

میں آخری رخصت کے لئے / آئی جہوں بھیا
غازی کو بلاؤ ہمیں عمل سے اتارے

بھیا تیرے بازو مجھے رستے میں ملے ہیں
یہ کیا ہے یہاں تم ہو وہاں بازو تمہارے

خط لکھتی ہے جنگوؤں کے اُسے کون بتائے
تو لکھی صغریٰ تیرے بھیا گئے مارے

مارے ہیں طمانچے مجھے بالوں سے پکڑ کر
دُر کھینچ کے ظالم نے ہیں کانوں سے اتارے

شاعر: شاعرہ نثار حیدری

سوز: بشیر حسین اسدی (پابشر)

پابشر حسین اسدی

برائے ترجمہ: بیگم وسندو سی حیدر زیدی، سیدہ تمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

اُجڑے ویلے آکے چھڑیں

اُجڑے ویلے آکے چھڑیں زینب پیاسے ویر دی گل
سُن کے صغرا نہ مر جاوے نانے دی تصویر دی گل

قبر بنا کے تازی تازی رب اپنے نول کر کے راہی
سجدے جھکیا پاک نمازی پھیر چھڑی شمیر دی گل

آکھدی زینب تے غش کھاندی غازی جیوندا میں مر جاندی
بے مر جاندی تے نہ سن دی مشک پروتے تیر دی گل

آخری ویلے زہراؑ جایا زین توں فرش زمین تے آیا
جانے رب کی راہ وچ ہوئی تیراں نال شمیر دی گل

ماقم کردی سرنوں پوندی صغریٰ صغریٰ کہہ کے روندی
بھین یوسف دی بے سن لیبی اکبر دی ہمیشہ دی گل

دیکھو ہمارے عجب رویا آکھدی سی اولادِ امیہ
تیغاں تیراں ریاں والی ساری سی تقدیر دی گل

شاعر: شاحیدریؒ 1961 سوز: بشیر حسین اسدی (پابشر)

حسراج تحسین

بابا نثار حیدریؒ



پیشہ برائے ترجمہ: بیگم دستدوس صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

علیٰ کے شہر کوفہ میں

علیٰ کے شہر کوفہ میں سماں زینبؑ پہ کیا آیا
تجّا برقعہ شریعت کا ردا کا بھی نہیں سایہ

کہا رو کے سیکنہ نے چچا مسلم دُعا ئی ہے
وہ دیکھو پھر مجھے ظالم طماچے مارنے آیا

چلے ہیں بام و در کوفہ میں آمد ہے اسیروں کی
تماشہ آلِ ائمہؑ کا مسلمان دیکھنے آیا

وہ خطبہ تھا کہ بیت چھا گئی دربار سارے پر
علیٰ کی شیر پُل بیٹی میں حیدرؑ سا جلال آیا

کہا سجادؑ سے زینبؑ نے رو کے کچھ تو بتاؤ
نجف سے لے کر چادر کیوں میرا بابا نہیں آیا

جہاں بابا کی شاہی تھی اسی دربار میں زینبؑ
نثار آئی برہنہ سر پر کیا انقلاب آیا

حسراج حسین

بابا انشا حیدریؑ

کتاب خانہ
سید علیؑ

برائے ترجمہ بیگم وسندوھی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علیؑ قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

زینبؑ ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں

زینبؑ ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں
کب ہو گی رہا قید سے کب جائے گی گھر میں

بکھرے ہوئے بالوں سے منہ ڈھانپ لو بی بی
یہ لوگ شرابی ہیں تیری راہ گزر میں

تاریخ تیری جنگ کو دہرائی رہے گی
اسفرؑ جو لڑی تو لے تھی سی عمر میں

اک وقت تھا کوفہ کی شہزادی تھی زینبؑ
کس کمال میں آئی ہے بابا کے شہر میں

جس پردے کا ضامن تھا عباسؑ دلاور
ہے زخم اسی پردے کا عابدؑ کے جگر میں

تھے تن پہ پھٹے کپڑے اور کان بھی زخمی
عابدؑ نے اتارا جو سیکنہ کو قبر میں

شیرؑ کے ماتم سے ہائے روکنے والو
زینبؑ کی یہ سنت ہے مومن کی نظر میں



پیشہ برائے ترحیم: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی

﴿بی بی فاضلہ سلام اللہ علیہا﴾

فضہ نے کہا مولاً کیا ایسا سفر ہوگا

فضہ نے کہا مولّا کیا ایسا سفر ہو گا
یوں شام کی گلیوں سے زینب کا گزر ہو گا

زہرا کی بیٹیوں نے دی شام میں صدائیں
سجاد سے کہتیں تھیں منہ کیسے ہم چھپائیں

غم خوار مہاری کا کیا حال ہوا ہو گا
سریں پہ آئے گا جب دین کے وارث کا

دیکھیں گے سب مسلمان دن ہو گا با اثر کا
پادر چشمن گئی جس دم عباس گدھر ہو گا

کنبہ نبیؐ کا ہو گا جب کوئی کی۔ گیوں میں
حیرت کی بیٹیوں پہ کیا خاک ہو گی سر میں

خطلوں کا تیرے زینبؑ کیا آن پہ اڑ ہو گا
 زہراؑ کی پیشوں نے دی شام میں صدائیں
 سجادؑ سے کہتیں تھیں منہ کیسے ہم چھپائیں
 غم خوار مہاری کا کیا حال ہوا ہو گا

آفت نہ دیکھے کوئی اجڑا ہوا وہ منظر
خیم میں چلا نئی جو کیا اس سے ہو گا خیر
پامال ہو گا لاشہ اور نیزے پہ سر ہو گا
فضہ نے کہا مولّا کیا ایسا سفر ہو گا

یوں شام کی گلیوں سے زینبؓ کا گزر ہو گا
فضہ نے کہا مولّا کیا ایسا سفر ہو گا

بندی درجات: بیگم و سید و محی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہداء امت جعفریہ

﴿نوحہ بی بی فضا﴾

میرا ناں فضا اے لوگو میرے نال حسین دا جایا

میرا ناں فضا اے لوگو میرے نال حسین دا جایا
اسی دے شہر مدینے دے سانوں وقت نے شام دکھایا

تپیر دی چار دیواری دی کھا قسماں کیندی پتیاں
میں پاک بتوں دے ویڑے وچ زینب نول ژاندی ریاں
جتاں ٹوریا اے تہاں گلیاں وچ آناں میں نئی ٹرن سکھایا

یا چھالے جاندے ہتھاں دے یا جاندی اے خود زہرا
شبیر تے ضرباں لے چلیاں ہو قتل معیا گھر مار
ابجے چھالے دی نہ ختم ہوئے تہاں پتر ہی مار مکایا

پدرال دا دکھ بیمار کیتا کدی ڈگدا اے کدی اٹھدا اے
جو سہا لہندا ہر موڑ آتے فیر کردے جا کے ڈدا اے
تہاں قدم قدم تے عابد نول ہائے اتنا خون رووایا

اے چول سالال دی معصومہ تینوں کی خبراں اے کی اے
جینوں آن لہاچے مار دے او شبیر دی قیمتی دھی اے
دتی راہب نول اولاد جینے اونان منتاں نال اینوں پایا

اکبر ہتھ کر کے غازی دے سر ول فضا فرماوے
مینوں خلق و فادال نال کیتا زہرا عباس دے صدقے
میں صرف کینزی منگی سی اونے گھر دی ماں سڈوایا

شاعر: حسین اکبر موز: اصغر خان

الحمد لله

برائے ترجمہ: بیگم وسند و می حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قہر زیدی

﴿نوحہ شام غریباں﴾

چھانے لگی شام غریباں ہائے قیامت کا ہے سماں

چھانے لگی شام غریباں، ہائے قیامت کا ہے سماں
خیمہ سادات سے اٹھا دھواں، ہائے قیامت کا ہے سماں

چاک گریبان خدائی ہوئی، خاک بر فاطمہ جانی ہوئی
دھل گیا دن ختم لڑائی ہوئی، موت کی خاموشی ہے چھائی ہوئی

چاک گریبان خدائی ہوئی، خاک بر فاطمہ جانی ہوئی
دھل گیا دن ختم لڑائی ہوئی، موت کی خاموشی ہے چھائی ہوئی

نور نظر راج دلارے گئے، زینب دلگیر کے پیارے گئے
لرزی بزمیں کانپ اٹھا آسمان، ہائے قیامت کا ہے سماں

ڈھونڈ لیا موت نے یہ کارواں، ہائے قیامت کا ہے سماں
شاہ کے انصار بھی مارے گئے، ناز تھا جن پر وہ سہارے گئے

خوشیاں منانے لگی فوج ستم، غم سے تباہ حال میں اہل حرم
خوں میں ہے تر شیر جری کا علم، ہو گیا شیر کا سر بھی قلم

لٹ گئی کونین کی شہزادیاں، ہائے قیامت کا ہے سماں
عون و محمد نہیں اکبر نہیں، سرور و عباس دلاور نہیں

ہائے کوئی مونس و یاد نہیں، خیمے نہیں مقنع و چادر نہیں
دشت میں ہیں آل نئی بے اماں، ہائے قیامت کا ہے سماں

مادر اکبر کا عجب حال ہے، دیتا ہے جب کوئی تسلی اسے
کہتی ہے دل تھام کے روتے ہوئے، کھو گئے اس بن میں سہارے میرے

مر گیا ہائے میرا کڑیل جواں، ہائے قیامت کا ہے سماں
ماں ہوں ہر اک رنج اٹھاؤں گی میں، روتے ہوئے خود چلی جاؤں گی میں

ڈھونڈ کے بے شیر کو لاؤں گی میں، اس کے بنا جی نہیں پاؤں گی میں
 رہ گیا ہائے میرا بچہ کہاں، ہائے قیامت کا ہے سماں
 ہائے یہ بیچارگی یہ بے کسی، دیتا نہیں اس کو دلاہ کوئی
 درمیاں لاشوں کے اکیلے کھڑی، کہتی ہے بچی کوئی سہی ہوئی
 ڈھونڈنے جاؤں تمہیں بابا کہاں، ہائے قیامت کا ہے سماں
 ہے یہ گوہر عظمت بنت علیؑ، سب کو سنھالا بھی حفاظت بھی کی
 غم میں شہ دین کے بھی روتی رہی، مامتا پہ آج بھی آنے نہ دی
 ماں تو ہے بس عون و محمد کی ماں، ہائے قیامت کا ہے سماں
 چھانے لگی شام غریباں، ہائے قیامت کا ہے سماں
 خیمہ سادات سے اٹھا دھواں، ہائے قیامت کا ہے سماں

2/2



☆☆☆☆☆

بلندی درجات: بیگم وسیدہ وحیدہ زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
 و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَجَلَّ قَرَجُهُمْ
 وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُمْ وَالْعَنِ أَعْدَاءَهُمْ

﴿نوحہ اسیرانِ حرم علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

قیدی گھن آؤ

قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ، توں ایویں استقبال کرو
رنگ پوشاں کاندھے دے لال کرو، ودھ خوب بازار سجا کے قیدی گھن آؤ

دیوہ تحفے شہر دے ویاں کوں، ملو گل ناں لا کے لوکاں کوں
ہر گھر تے مشعل جلاؤ، دن عید دے وانگ مناؤ
بھڑکیلے کپڑے پا کے، قیدی گھن آؤ، قیدی گھن آؤ

جدوں داخل تھیون شام دے وچ، پہلے بازار عوام دے وچ
جاری مئے نوشی کر دے وہ، ہر شخص دے پتھر دے وہ
ہر گھر توں پتھر ویاں کے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

بلواؤ نجس شرابیاں کوں، نہ چادران دے وہ باغیاں کوں
نہ کوئی ترس نہ کھاؤ، با با کے اٹھ رکواؤ
بازار دا دیش ودھواؤ، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

بازار جدوں کر پار آون، کچھ دیر تائیں دربار آون
کچھ شاماں ایویں رک رک کے، ریاں دی تار چوں لگ لگ کے
بازار اذان سنا کے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

طاہر اعلان اسے سڑ سڑ کے، رکھ کمر تے ہتھ شاہ چک چک کے
سر سٹ کے رت رو پیندا اے، دت نجف دے پاسے دیندا اے
جدوں دل دل زور دا آکھے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

کچھ بازی کھیڈ توں شطرنج دی، دل پیشی ہو سی انج انج دی
ہر ایک دا ناں چا چا گھن سوں، دت مان ولے دا رنج پوچھ سوں
جلدی دربار سجا کے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ



برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوح اہل حرم علیہا السلام﴾

کلمہ گو یہ تو بتا ہم تیری کیا بات کریں
تو نے جو آلِ محمدؐ پہ ستم ڈھالتے ہیں

کلمہ گو یہ تو بتا ہم تیری کیا بات کریں
تو نے جو آلِ محمدؐ پہ ستم ڈھالتے ہیں

ہم سے کہتے ہو کہ شبیرؑ کا ماتم نہ کرو
ہم تو غم خوار ہیں رونے کے لئے آئے ہیں
لٹ گئی کرب و بلا میں فاطمہ کی بیٹی
اس کے بھائیوں کے جوسر نیزوں پہ اٹھوائے ہیں
چھن گئی چادرِ زینبؑ رہے عباسؑ نہ جب
ہائے بیمارؑ کو زنجیر ہی پہنچاتے ہیں

کر دیا قتل بلا کے گھر مسلمان تو نے
آلِ احمدؑ کے فردِ خون میں نہلاتے ہیں

پانی مانگا تھا لگا تیرے گلے امغرؑ پے
بوند پانی کے عیوض تیروں کے جام آئے ہیں
بورہ لیتے تھے محمدؐ جس گلے کا لوگو
اس پہ شبیرؑ نے امت سے زخم کھائے ہیں
پوچھا مسہادؑ سے زینبؑ نے یہ چلتے چلتے
شام ہے دور ابھی کتنی ہم کہاں آئے ہیں

شام میں پہنچی جو زینبؑ یہ دیا امت نے
ٹانی زہراؑ پہ میہ پتھروں کے برساتے ہیں

کیسے منظور لکھے کرب و بلا کا منظر
تیغ و تلواروں نے مولاؐ پہ کیسے سائے ہیں



برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وحیدہ زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿شام غریباں﴾

آگئی شام غریباں کہاں جائے زینبؑ

آگئی شام غریباں کہاں جائے زینبؑ
ہوا سُکھان بیاباں کہاں جائے زینبؑ
سورۂ حمد کی تمہید جسے تھامے ہے
یہ وہ دامن ہے کہ توحید جسے تھامے ہے

بل رہا ہے وہی داماں کہاں جائے زینبؑ
اور ہی رنگ تھا جنگل میں جب آئی تھی یہاں
پھول ہی پھول تھے آنچل میں جب آئی تھی یہاں
ہائے آبِ خاک بداماں کہاں جائے زینبؑ

سب سے زینبؑ کو جو پیارا تھا وہ بھائی (د) بچا
وہ گئی عوں و محمدؐ کو بھی وہ کر کے قدا
کرنے اس درد کا درماں کہاں جائے زینبؑ
مانگتی ہے وہ قضا پر نہ قضا آتی ہے

گھر سیکندہ کو بچانے کو ردا جاتی ہے
ایسے عالم میں پریشاں کہاں جائے زینبؑ
خاک پر گرنا ہے کوئی کوئی غش کھاتا ہے
کوئی بچہ کہیں شعلوں میں گھرا جاتا ہے

ایک ہے سب کی گھباں کہاں جائے زینبؑ
ہائے یہ شام غریباں کہاں لے آئی ہمیں
شاؤ کا سر آتا ہے زینبؑ کی ہے تنہائی نہ میں
کہنے کو ہائے پریشاں کہاں جائے زینبؑ

نایہ حسین بن علی اہل بیت

پیشہ برائے ترحیم: بیگم وسیدہ وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿اسیرانِ حرم علیہا السلام﴾

جدول اک سووی مستوراں

جدول اک سو وی مستوراں ہو قیدی شام نوں چلیاں
سجاؤ بیمار مہاری اے جنوں طوق تے کڑیاں پتیاں

اے پاک عی دی دھی لوگو جیڑی وچ بازار دے آئی اے
تظہیر دی وارث اے بی بی جدی آیت قرآن چہ آئی اے
ٹائے دا دین بچاون لئی بن چادر سنگ بھر جائیاں

بی بی دی عظمت سمجھی نہ ایناں شام تے کوفے والیاں نے
لوٹو پردے قتل کرو سید دتا حکم سقینے والیاں نے
سجاؤ دی زخمی سکنڈ کر کے ہائے ٹوریا کن سپاہیاں

ہائے نہر دے پاسے منہ کر کے بی بی سڈ مارے پئی غازی نوں
آ جا بن ضامن پردیاں دا پئی آکھے ویر غازی نوں
ایناں ظالم کوئی شامیاں نے ساڈے سرتوں چادرال لائیاں

معصوم سکنڈ ویر دیاں زنجیراں نوں چم چم رو دے
سر ننگے پھپھیاں بہناں سنگ نہ قیدی دیرن کوئی ہو دے
ہائے وینج بیمار نوں کڑیاں وچ پتیاں روون امہڑی جائیاں

کیویں شام دے سفر عبور کیجے جوڑیا نہ کدی گھر دے وچ
بیمار دی وینج اسیری نوں پتیاں مٹیاں جمیاں سر دے وچ
ہن باجوں تیرے ویر غازی کی حکم ہنیریاں چھائیاں

دربار شرابی وچ مجمعے منہ والاں نال لکائے نے
دربار یزید وچ بی بی بی پڑھ خطبے آپ سنائے نے
افس ہائے ایناں مسلماناں کیویں نعیم خالی پر تائیاں

شاعر: نعیم بخاری

سوز: کربلائی

﴿نوحہ روائی حرم﴾

ہوگتیاں ویرناں شام تیاریاں

ہو گتیاں ویرناں شام تیاریاں
سرمٹیاں نال لکا کے آکھن عباس نوں آ کے بھیناں اے ساریاں

تیرے باجوں سڑدے بلدے خیام چہ بن کے پگ بابے دی عابد نوں
اساں قیدیاں نے مرمر کے اتھرو دھدے کر کے نظراں اُتاریاں

فیر غازی سب توں پہلا ایناں شام دے لوکاں توں عابد نوں بچاون لئی
اسی ایخ تقسیم بنائی کر اک اک زہرا جانی اودی پہرے داریاں

رہ راکھا کیوں کہیے اے گلاں آکھیاں جاندیاں ویرن جیوندیاں نوں
اکھ کھول کے دیکھ عباس اے بھیناں دے آسے پاسے لاشاں نے ساریاں

بس سُن لے ساڈیاں گلاں اگوں بولے نہ بولے مرضی تیرے سردی اے
نیزے تے روک لے اینوں نئی ہچکھدیاں رستے تینوں اسی درداں ماریاں

کھیا فتنہ جدوں لتھدی دیکھی چادر ٹائی زہرا دی
تک کے دریا دے پاسے غازی تیرا ناں لے لے کے کئی واہاں ماریاں

کھیا اکبر جاندی داری زینب کلثوم رقیہ نے اے غازی نوں
توں جانے لاشاں جان اسی جانیے گلیاں جان بھیراں بازاراں

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغر خان



برائے ترجمہ: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ شب عاشور﴾

رات تو خیر کسی طور گزر جائے گی

رات تو خیر کسی طور گزر جائے گی
صبح عاشور قیامت کی خبر آئے گی

آج ہر خیمہ ہے آزاد بڑی رون ہے
ہائے کل شام کو بستی یہ آج جائے گی
دن میں گونجے گی جو شہزاد اکبر کی اذان
ماں صدا سنتے ہی دل تھام کے رہ جائے گی
لوٹ کر جائیں گے سب اصغر و عباس و حسین
خیمہ شاہ میں ویرانی سی چاہ جائے گی

ہائے پس جائے گی بے شیر کی گردن دن میں
اور در خیمہ سے ماں دیکھتی رہ جائے گی

ٹھوڑے ہو جائے گا قاسم کا بدن مقل میں
ایک دلہن کی بھری مانگ آج جائے گی
اس قدر شاہ دو عالم پہ ضعیفی ہو گی
لاش اکبر کی نہ شیر سے اٹھ پائے گی
باپ کے سینے پہ سونے کی جسے عادت ہے
خاک پہ کیسے بھلا نیند اسے آئے گی

ٹھپے جل جائیں گے لٹ جائے گی اولاد نئی
ہائے زینب کی برداشت میں چھن جائے گی
ایک دن آئے گا ایسا بھی جہاں میں گوہر
ہر گلی کوپے سے ماتم کی صدا آئے گی

نوحہ شب عاشور

پچھتے تراجم: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام﴾

منزلاں روندیاں نیں قافلہ روند اے

منزلاں روندیاں نیں قافلہ روند اے
تیریاں یاد آوندیاں نیں سارا جہاں پیا روند اے

جدوں بازاراں دے وچ ٹریا ہائے زہرا جائیاں
چادراں سرتے تھیں ہتھیاں دے وچ ریاں پائیاں

دیکھ کے حال اسیری دا بازار پیا روند اے
میرے نائے دی رسالت دا تے کچھ اجر دیو

ٹامبول والے محمد دی تے کچھ شرم کرو
انبیاءِ روندے نیں سناں پیا روند اے

کئی میلاں دا سفر کر کے میں دربار آئیاں
نگ پیمار مہاری دے ہائے کڑیاں پائیاں

ہو کے مجبور میرا غازی علمدار پیا روند اے
پاویں بے شرمی دا طوفان سی چاروں پاسے

وہ مسلماناں دے رکدے تھیں بے حیا پاسے
منہ نکا کے بخدا دربار پیا روند اے

بابے نون اپنے نہ نکلیا آئی اغیار دے وچ
دیکھ کے فخر حیا نون بھرے بازار دے وچ
غیرت و عزت دا بیمار پیا روند اے



﴿نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام﴾

ہر سمت ہے ادا سی آجڑا ہوا سماں

یا حسین یا حسین یا حسین یا حسین
ہر سمت ہے ادا سی آجڑا ہوا سماں
کیا کیا نہ ہوئے قلم و ستم اے آسمان

اکبر عباس قاسم و شبیر نہ رہے
ناموس مصطفیٰ کا عابد ہے پاساں

آنکھوں سے خوں ہے جاری داڑھی رنگیں ہے
گویا جھکا ہوا ہے یہ عظم ہے جواں

مجدھارم میں ہے کشتی طوفاں کا زور ہے
تیروں سے بھٹ گیا ہاتھ سفینے کا بادباں

آجڑا ہے دوپہر میں شبیر کا چمن
مقتل میں رہ گیا ہے خیوں کا اب دھواں

اوتوں سے گر رہے ہیں بچے زمین پر
جانے کہاں کے گے غریبوں کا کارواں

جتنے امیر آتے تھے وہ مملکت نظر
جن کے رہا سردوں پر تیغوں کا ساہاں

النَّارُ عَلَيْهِمُ الْهَارِ الْهَارِ

پختہ برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وحیدہ زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام﴾

شامِ جانبِ چلا ہے ہائے لٹ کر کارواں

شامِ جانبِ چلا ہے ہائے لٹ کر کارواں
بے کفن لاشے پڑے ہیں بے ردا میں پییاں

سید سجاد کی غربت پر روتی ہے زمیں

باپ کی میت کو دفنانے کی مہلت بھی نہیں

چادرِ تلمیذ کے وارث ہوئے ہیں ننگے سر دین ہے جن کی اماں میں آج ہیں وہ بے اماں

یا الہی کیسی غربت آ گئی سادات پر بے کفن تم ہو گئے ماں کو بڑا افسوس ہے

تیرا ماتم نہ جی بھر کے نہ ہوا افسوس ہے

بندھ گئی بانو کے ہاتھوں میں من کڑیل جواں

اٹھ کے سینے سے لگا لو اپنی بیٹی کو پدر

آخری یہ میرے بابا ہے [سیکنڈ] کا سفر

لوٹ کے آنا ہے مشکل جا رہی ہوں میں جہاں جس کے پردے کے لئے تم جاگتے تھے رات دن

ہائے جس بی بی کا پہرہ دے رہے تھے رات دن آج وہ زینب ہے غازی ظالموں کے درمیاں

لاشہ بے شیر پر کہتی ہے کوئی غمزہ

تیری میت دھوپ میں ہے جل رہا ہے دل میرا

اب نہ سائے میں بھی جائے گی اصغر تیری ماں

بعد عاشورہ تکم اک نیا عاشور تھا

جاؤ زینب جاؤ مومن آ رہی ہے یہ صدا

بنت زہرا آج سے ہے کربلا کی پاسبان



برائے ترجمہ: سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿اسیرانِ حرم﴾

شام دے سفرانِ نول ٹرپیتیاں نے بانجِ رداواں

شام دے سفرانِ نول ٹرپیتیاں نے بانجِ رداواں
اجڑیاں غازی دے سرتوں پوچھدیاں نے رداواں

زینبُ اے آندی سی نہ منگا میں رداواں
شام وچوں چپ کر کے میں لنگ جاواں
چہریاں تے ہتھ رکھ لینے کھول دو بے باواں

سفرانِ ہے مر گئے نے کئی ہاں سکتیاں توں
مانواں نے مجبور ہوئیاں ریاں توں
را گئے صحرا وچ لاشے چک نہ سکیاں مانواں

ہر بی بی نول چہپا کے بانواں چہ بیٹھ رئی اے
زینبُ یہ پتھراں وچ سوچ (دی) رئی اے
اینا دے حصے دے پتھر وی میں کلیاں کھاواں

پھونچیاں نے ایہو فکراں سجاؤ مر نہ جاوے
کلیاں چوں بس قافلہ ٹردا جاوے
روک گیا ہے قافلہ کدرے روک نہ جاوے مانواں

زینبُ دی نوحہ خوانی ٹھٹھین پہلی واری
ہوئی ایدوں جدوں زینبُ بھیڑ چہ آئی
پڑھیا سی نیزے توں نوحہ مل کے سارے شاہواں

شاعر: ٹھٹھین اکبر سوز: اصغر خان

اللہ علیکم السلام

مجتہ برائے ترجم: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿ایرانِ حرم﴾

پوچھ لو بازار سے دربار سے زندان سے

پوچھ لو بازار سے دربار سے زندان سے
کس طرح ٹھرائی فضا علم کے طوفان سے

تازیانے جب برستے تھے امام وقت پر
بڑھ کر خود سہتی تھی فضا اپنی بوڑھی پشت پر

جاں امامت کی بچائی اس نے اپنی جان سے
جس طرح بازار میں جب نہ رہیں وہ ہوش میں

پادر | تفسیر بن کر لے لیا آغوش میں

زینب و کثوم واقف ہے تیرے احسان سے

پیٹھ تھی زخمی بہت تو پیروں سے بہتا تھا خون

ہر قدم پر قلم سہہ کر کر دیا ثابت کہ یوں

واقف تفسیر یوں تھی چاہا کہ دل جائے نہ

خود بچائی ہی رہی کہ خاک میں مل جائے نہ

سرخ موتی جو سیکندہ کے گریں ہیں کان سے

نام زینب کا آیا ہے نجس دربار میں

تو جلالت سے لڑ کے بولی اس گفتار میں

کوئی مومن اس کی عظمت کو بھلا سمجھے کہاں

زینب و حسنین نے جس کو ہو سمجھا اپنی ماں

رتبہ ہے افضل سلامت بوذر و سلمان سے

کلمہ گوہ منکر ہوا ہے آج کیوں قرآن سے

شاعر: سلامت فیروز موز: منور علی خان نوی



برائے ترجمہ: بیگم وسینہ وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ شام غریباں﴾

آگنی شام غریباں گھر جلانے کے لئے

صبح ماثور ہوئی لاش اٹھانے کے لئے
آگنی شام غریباں گھر جلانے کے لئے

جب سے زینبؓ نے سنا آگئے بابا میرے
ڈھونڈتی پھرتی ہے چادر سر چھپانے کے لئے

بازوئے غازیؓ اگر کافی نہیں تھے تجھ کو فرات
کیا رقیہؓ آئے اب بازو کٹانے کے لئے

خونِ اصغرؓ سے اگر بجھتی نہیں تیروں کی پیاس
خونِ حاضرؓ ہے سیکھنا کا بھانے کے لئے

سر سے چادر کا اترنا موتِ زینبؓ کی ہے
اب بھی زندہ ہے تو عابدؓ کو بچانے کے لئے

کربلا کے بعد اصغرؓ کے جسم کے سوا
کیا سبب بچتا ہے ابتر مسکرانے کے لئے

شاعر: حسین اکبر سوز: منور علی خان ٹومی

سید الشہداء

برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ اسیرانِ حرم علیہما السلام﴾

عجیب قیدی ہن، سارے قرآن پڑھ دے ہن

عجیب قیدی ہن، سارے قرآن پڑھ دے ہن
ہر کوئی پانی روندنا او خون پیٹھے روندے ہن

محسوس ایویں تھیمدائے ایٹاں پردہ دار گھر دے
بیانج نہیں او منگدے چند برقعے پیٹھے منگدے ہن

ہر گل دے وچ زن اے زیاں چوں خون وہندائے
سچ سمجھدی ایں جے ہنداں بے جرم سارے لگدے ہن

اک ارے صغیر قیدن جیندا اے ناں سکیند
ڈر مینڈے ویکھ آہندی ڈر مینڈے زملہ لگدے ہن

توں آہندی ایں جے تیرا مرشد حسین موصی
ناراض جے نہ تھیویں اے قل حسین دھندے ہن

کئی گھنٹے تھی گئے ہن کوئی نہیں گلیہا
کھل کھل کے قیدیاں دے لگدا اے پیر دکھدے ہن

زملہ دے دین سن کے دوبارہ آئی ہنداں
چادر لہا کے رو پئی سردار ایچ نہ لگدے ہن

نوشاد بنت زہرا ہنداں گوں ویکھ رو پئی
پہچان میں ہاں زینب نہ میٹھے وال لگدے ہن

شاعر: نوشاد



برائے ترجمہ: بیگم وسیم دھرمی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام﴾

مستوراں نال نئی جنگ ہندی

مستوراں نال نئی جنگ ہندی خیام جلاون کیوں آئے ہو
سجاڈ تو بچھ ایناں شامیاں توں ساڈے زخم دکھاون کیوں آئے ہو

نہیں جوانی اکبر دی اگے پھل برچھی تے تل گئی اے
اودی موت دا منظر اجڑیاں دے درتے دوہراون کیوں آئے ہو

2011

ہک ہک وارث دی خیر ہووے پردیس دے وچ بیا کیا رہ گئے
ایہے ساہ تے پہلے زخمی ہن زنجیر پواون کیوں آئے ہو

خیام دے لاشے کفن جہن مقل دے لاشے باج کفن
ساہ گن دے پاک جنازیاں توں قساں کفن لہاون کیوں آئے ہو

مرداں دی جنگ ہے مرداں تیں مستو تے جنگ مک دینی اے
تاریخ عرب دے جنگ والے دستور مٹاون کیوں آئے ہو

جون آکھے سین دے خیر گاہ ساڈے کیتے ہے صف ماتم دی
میںڈی ماں دے بیت الحزن والا دکھ یاد کر اون کیوں آئے ہو



پتہ برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ اسیرانِ حرم﴾

راہوں میں سارماں کو چھاؤں ملی نہ سایہ

راہوں میں سارماں کو چھاؤں ملی نہ سایہ
بے تاب دھوپ میں ہے زنجیر کا ستایا

آجڑے گھروں میں گونجی آواز ہائے اکبرؔ
صغرا کو جب پھوپھی نے رو کر گلے لگایا

جانا پتھریوں میں چھوٹا نہ بیہوں کا
ایسا کسی مدد نے دربار میں بلایا

آجڑے گھروں میں گونجی آواز ہائے اکبرؔ
صغرا کو جب پھوپھی نے رو کر گلے لگایا

پردیسیوں کی قبروں میں تربت سیکندہ
کس نے ہیں پھول ڈالے کس نے دیا جلایا

زیب کے سر میں اب تک ہے ریت کربلا کی
ری میں بازوؤں نے کالا نشان بنایا

پہچان لے نہ صغرا اب اپنے کارواں کو
اس قافلے میں بی بی کوئی نہیں پرایا

شاعر: بابا غار حیدری سوز: بشیر حسین اسدی



پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سندہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ اسیرانِ حرم﴾

کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہ پر

کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہ پر

سجاد دو رہے ہیں، زینب سے منہ پھپھا کر

اک سمت بے کفن ہے بھائی کا اسکے لاش

عباس کی بہن کا باقی رہا نہ مدد

اب سوچتی ہے زینب مانگے کفن یا چادر

بازو کھیں بڑے ہیں لاش کھیں پڑا ہے

زینب کی بے کسی پر فازی توپ رہا ہے

روٹی ہے بے کسی بھی فرش عرا پچھا کر

جو گھر میں دو قدم بھی پیدل نہیں مٹی ہے

اک دن میں وہ ہی زینب عباس بن گئی ہے

پہرے پہ آگئی ہے تنہا علم اٹھا کر

سجاد سے لپٹ کر کہتی رہی سکیں

احساس ہو رہا ہے میں ہو گئی یتیم

ظالم ڈرا رہا ہے نیزا دکھا دکھا کر

لاٹھوں کے درمیاں وہ بابا کو ڈھونڈتی ہے

منہ اپنا پیٹ کر یہ فریاد کر رہی ہے

قدموں میں ہی سلا دو بابا مجھے بلا کر

جب آگئے نجف سے بیٹی کو ملنے بابا

زانو پہ رکھ کے سر یہ کہنے لگی وہ دکھیا

زینب اجڑ گئی ہے کرب و بلا بنا کر

خیموں کے ساتھ جھولا بستر بھی جل گیا ہے

ناموس مصطفیٰ کو باغی کہا گیا ہے

لے جائینگے صبح کو قیدی ہمیں بنا کر

گزرے گی کیسی یادِ مقل سے شاہزادی

عابد نے راتِ مومن یہ سوچ کر گزاری

زینب کا نام لے گا ظالم تو مسکرا کر

برائے ترحیم: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ شہدائے کربلا﴾

ہو گی نہ انتہا کوئی اس انتہا کے بعد

ہو گی نہ انتہا کوئی اس انتہا کے بعد
سجدہ نہ کر سکا کوئی پھر کربلا کے بعد

عابد کے سر میں رکھ کے دستار شاہ یہ بولے
اک اور کربلا ہے اس کربلا کے بعد

ماتم کیا نہ خوں کا آنکھوں سے زردی بھر
نہ ایسا ماتمی ہے زین العبا کے بعد

ایسے تمام بچے کھائے بابا کے بعد اس نے
سوئی نہیں سیکندہ پھر کربلا کے بعد

تیری لاش پے میں آؤں کیسے یاد اکبر
آتا نظر نہیں ہے تیری (قضا کے بعد

اپنی سہائے خالق میری رضا کے مالک
میں کربلا سے پہلے ہوں کربلا کے بعد

آجوا ہے جس طرح سے گھر قافلہ کا شاہ
آجوا نہ کوئی ایسے آل عبا کے بعد

ہو گی نہ انتہا کوئی اس انتہا کے بعد
سجدہ نہ کر سکا کوئی پھر کربلا کے بعد

شاعر: شاہ حسین



پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ شہدائے کربلا﴾

آؤ بتاؤں تم کو کہتی ہے کربلا

آؤ بتاؤں تم کو کہتی ہے کربلا

کیا ہے دل یہ ماں کا کیا ہے حوصلہ

یہ ماں ہے ام لیلیٰ اکبر جوان کی

بیٹھے کو ٹوٹتے دم جو دیکھتی رہی

بالوں پہ خون پسر کا جس نے لگا لیا

اک عون اک محمد جو دل کا ہیں تھے

پالا تھا ان کو شاہ ماثور کے لئے

مہربان نے ہال دونوں بھی کر دیئے فدا

عٹھری کھلی تو ماں کا تقسیم تھا جگر

لنگڑوں پہ لال کے جب اس کی ہڈی نظر

فروا گئے عمر کا تب سجدہ کیا ادا

چہ ماہ کے پسر کو کہتی رہی درباب

میدان میں مسکراتا اے میرے مابتاب

اصغر لگے پہ کھاؤ جب تیر حرمہ

سب ماؤں سے ہے افضل مادر حسین کی

بیٹے "صاف" مقتل بالوں سے کر گئی

کودی میں سر رکھا ہے جس کی رعین کا

یہ ماں ہے پاک دامن مسلم کی نوحہ گر

کوفے سے لال جس کے آئے بے لوث کر

غازی کے بعد ہرچم جس نے اٹھا لیا

یہ نوحہ آن بہادر ماؤں کے نام ہے

جواد کربلا کا آن کو سلام ہے

صدقے میں جن کے پائی اسلام نے بقا

کیا ہے دل یہ ماں کا کیا ہے حوصلہ

سید علی ہادی نقوی

برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ شہدائے کربلا علیہا السلام﴾

کربلا میں کیا بتائیں ہم نے کیا کیا دیکھا

کربلا میں کیا بتائیں ہم نے کیا کیا دیکھا
ہم نے لاشوں میں ہے شبیر کو تنہا دیکھا

یوں تو پانی کو ہے بے چین پیاسے کتنے
ہم نے پیاسوں کو ترستے ہوئے دریا دیکھا

ہائے اس بالی سکینہ کو کہاں نیند آئے
جس نے بابا کا گلا آنکھوں سے کٹا دیکھا

تو نے اشکوں کی جگہ خون بہائے عابد
جس نے مادر کا چلتے ہوئے برقعہ دیکھا

علی اکبر سے جو سن لیتے طانا کی اذان
ہائے غربت کے جواں بیٹے کا بلاشہ دیکھا

ابن ساق تو نے دجلہ لئے بہن سنے
کی اسغر کا جہاں میں نہیں پیاسا دیکھا

ہم نے لاشوں میں ہے شبیر کو تنہا دیکھا
کربلا میں کیا بتائیں ہم نے کیا کیا دیکھا

SHIANE.COM



بلندی درجات - بیگم وسیدہ وحیدہ زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ



﴿نوحہ شب عاشور﴾

تقصیر تے نئی کوئی سید دی

تقصیر تے نئی کوئی سید دی ہویا ویری کل زمانہ اے
ایہو آخری رات مسافراں دی کل خبر کی ہو جائزاں اے

اج رات نوں رج رج کے تک لو زہرا دا ویڑا وسدا ہے
بس تھوڑی دیر بہاراں نے ایناں فجرے لٹیا جائزاں اے

تک رنگی جوانی اکبر دی برہگی دا سینہ چیر گیا اے
تاریخ نوں آکھو یاد رکھے اے صغرا دا نذرانہ اے

ارمان حسن دی بیوہ دے شاہ گھنڈ وچ بن کے لیائے نے
ماں لاڈے پتر نوں کی دیکھے سر سہرا نہ ہتھ گانا اے

شاہ کھچیا تیر نوں گل وچوں اصغر نے اکھیاں میٹ لیاں
جیہڑا جھولے دے وچ سوئدا سی اونے خاک تے ڈیرہ لاڈلا اے

نبی پاک دے رات نوں صحرا چوں رہے پُتھ دے تکھیاں سولاں نوں
زہرا اُس تھاں نوں رتی پُتھ دی جتھے سر سجدے وچ آنا اے

حسراج تحسین

بابا نثار حیدری

شاعر: نثار حیدری 1961ء سوز: بشیر حسین اسدی (پابشر)



برائے ترجمہ: بیگم وسیندو صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾

سجاد لئی اے مشکل اے شام دا سفر

سجاد لئی اے مشکل اے شام دا سفر، اکبر بھرا دا قاتل عابد دا ہم سفر
 ہویا رہا ہدوں دا، چپ چپ سجاد رہندا
 پوچھے مال کوئی رو کے ناں شام دا اے لیہدا
 جیڑے قلم دیکھے عابد دنیا نوں کی خبر، سجاد لئی اے مشکل اے شام دا سفر
 اصغر دا گرتا ویرن میری لحد وچ رکھا دے، احسان کر قبر دا عابد نساں بٹا دے
 تیرے بعد آنہ جاوے میری قبر تے شمر، سجاد لئی اے مشکل اے شام دا سفر
 آکھے زہاب عابد مشکل ہے میرا جینا، اصغر ہے کربلا وچ رو شام گئی سکیہ
 ہوئی گود میری خالی کس دی لگی نظر، سجاد لئی اے مشکل اے شام دا سفر
 ایں شام دے شہر وچ شبیر زل گئی آں، دربار دیکھ ویرن تیری موت بھل گئی آں
 بیمار مر نہ جاوے، بیمار مر نہ جاوے زینب نوں اے فکر
 روند اے خون قیدی نیں مرض کوئی پرانی، اے شام کھا گئی اے سجاد دی جوانی
 ہویا ضعیف یکدم بازاراں دا اثر، سجاد لئی اے مشکل اے شام دا سفر
 جن و بشر ملائک کر دے بڑی عبادت، لیکن اے لا الہ دی بنیاد ہے شہادت
 سجدہ حسین تیرا بے شک عظیم تر، تویر آوے مہدی کرد مل کے سب دُعا اے
 رُک جاوے رت اکھاں دی عابد نوں چین آوے، آباد فیر ہوے اے فاطمہ دا گھر

شاعر: تنویر حسین سوز: اکبر عباس
 نوحہ خواں: انجمن العباس کڑی شاہ ولی لاہور



پیشہ برائے ترحیم: بیگم وسند و می حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

سجاد اٹھوپیا سی سکینہ عو سنبھالو

سجاد اٹھو پیاسی سکیئہ کو سنبھالو
یہ شام غریباں ہے غریبوں کو بچا لو
جل جائیں نہ خیموں میں کہیں آلِ ہیمبر
ان آگ کے شعلوں سے ہمیں آ کے نکالو

کَلْثُومَ کو ہر ماں کو بچاتی ہوں ستم سے
تم خاک میں بیٹھے ہوئے بچوں کو سنبھالو
حسرت سے وہ زینبؓ کی طرف دیکھ رہا ہے
آغوش میں باقر کو اے سجادؑ چھپا لو

تو ثانی پانی ہے یہ کہتی ہے **سکینہ**
 اصغرؑ ہو کہاں آ کے ذرا پیاس بجھا لو
 لٹ جاؤں گی پردیس میں یہ مجھ کو خبر تھی
 میں گئی برباد مجھے آ کے بجھا لو

کچھ خاک اڑا کر اے بیاباں کی ہواؤں
بے پردہ نبی زادوں کا پردہ بنا لو

۱۳۰۰

برائے ترجمہ بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾

سجادؑ نے رو فرمایا اے وچ شام دے راہ میری ماں مر گئی

سجادؑ نے رو فرمایا اے وچ شام دے راہ میری ماں مر گئی
اے دکھ بیمار نوں نئی بھلنا ہائے باج ردا میری ماں مر گئی

ہائے شام دے اُکھیاں راواں تے مینوں سمجھ حسینؑ بچاندی رئی
ہر موڑ تے بھانوسے قتل ہوئی ہر میرا ساتھ نبھاندی رئی
منگدی رئی چادر قاتلاں توں ارمان رہیا میری ماں مر گئی

ہائے بعد شہادت بابے دی مینو پتراں دانگ بنھالیاں اے
اے مُنت سمجھ کے دیرن دی ہر دکھ نوں جھولی پالیاں اے
ہو یا اج احساسِ یقیں دا میں غریب ہو یا میری ماں مر گئی

دھویں دے دن توں بن تائیں میرے سرتے امن دی چھاں کیتی
تھے علم ہزاراں ہر میری ہر اک مشکل آسان کیتی
بن کھڑا درد وٹا دے گا اماں فضا میری ماں مر گئی

کربل دے پاسے منہ کر کے سجادؑ نے رو فریاد کیتی
جیڑی ہئی پابند شریعت دی دنیا توں صدے لے رُ گئی
اودی زخمی میت چا دن لئی میری مدد کوں آ میری ماں مر گئی

سید علی ہمدانی

برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾

وہ خون رہ کے یہ کہتا رہا زمانے سے

وہ خون رو کے یہ کہتا رہا زمانے سے
ردائیں پھینو نہ لوگوں میرے گھرانے سے

سوال آب پہ سونے پہ اس کے رونے پہ
وہ مارتے تھے سیکنہ کو ہر بہانے سے

بلائے کس طرح عباسؑ کو مدد کے لئے
وہ بے ردا تھی کبھی بھیج سکتی رہی بلائے سے

سلا یا جاتا تھا بے ہوش کر کے وزلوں سے
جگایا جاتا تھا عابد کو تازیانوں سے

کچھ اس طرح سر کرب و بلا وہ اجڑے تھے
کے دُور رہے ہیں ابھی تک وہ گھر برانے سے

سبا پہ صحیح شہیداں میں باپ کے نر لے
مجھے سیکنہ بلاتی ہے قید خانے سے

ردائے ثانی زہراؑ میں اذولنا عیا اکبرؑ
غبار اٹھا جو لاشوں کے تھر تھرانے سے

شاعر: حسین اکبر سوز: اصغر خان



پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسندوھی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾ کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہ پر

کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہ پر
سجاد رو رہے ہیں زینب سے منہ پھنپا کر

اک سمت بے کفن ہے بھائی کا اسکے لاش اب سوچتی ہے زینب مانگے کفن یا چادر
عباس کی بہن کا باقی رہا نہ پردہ بازو کہیں پڑے میں لاش کہیں پڑا ہے
زینب کی بے کسی پر غازی تڑپ رہا ہے

جو گھر میں دو قدم بھی پیدل نہیں چلی ہے روتی ہے بے کسی بھی فرشِ عرا پچھا کر
اک دن میں وہ ہی زینب عباس بن گئی ہے

پہرے پہ آگئی ہے تنہا علم اٹھا کر احساس ہو رہا ہے میں ہو گئی یتیم
سجاد سے پیٹ کر کہتی رہی سیکینہ ظالم ڈرا رہا ہے نیزا دکھا دکھا کر
لاشوں کے درمیاں وہ بابا کو ڈھونڈتی ہے

قدموں میں ہی سلا دو بابا مجھے بلا کر منہ اپنا پیٹ کر یہ فریاد کر رہی ہے
جب آگئے نجف سے بیٹی کو ملنے بابا

زانو پہ رکھ کے سر یہ کہنے لگی وہ دکھیا خیموں کے ساتھ جھولا بستر بھی جل گیا ہے
زینب اجڑ گئی ہے کرب و بلا سا کر ناموس مصطفیٰ کو باغی کہا گیا ہے

لے جائینگے صبح کو قیدی ہمیں بنا کر
گزرے گی کیسی یاورِ مقتل سے شہزادی

عابد نے راتِ مومن یہ سوچ کر گزاری
زینب کا نام لے گا ظالم تو مسکرا کر



ترجمہ: بیگم وسیدہ وحیدہ زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾

زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاش اٹھا ہے

زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاش اٹھا ہے
کانوں سے رواں خون ہے گرنا بھی جلا ہے

اے شمر ذرا سوچ کیا علم کا عنوان لکھا ہے
رخسار نہیں ورق تھا قرآن کا جس پر

ہاتھوں سے تو نے علم کا عنوان لکھا ہے
نظروں کے آگے باپ کی گردن بھی کھلی ہو

کھائے اطماعے ریت گرم پر بھی چلی ہو
اس کمسنی میں اتنا ستم کس نے سہا ہے

وہ کہتی رہی بابا کا سر دے دو خدا راہ
زندہاں میں بنے کوئی تو رہینے کا سہارا

امت نے طمانچوں کے سوا کچھ نہ دیا ہے
قرآن مصائب کی وہ معصوم سی آیت

غیرت کا خدا سینے لگاتے ہوئے میت
زندہاں کی دہلیز پہ خاموش کھڑا ہے

یہ بات اہل درد ہی سمجھیں گے سلامت
سجاد نے تا عمر بھی دیکھی نہ راحت

چالیں برس آنکھوں سے بس خون بہا ہے
زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاش اٹھا ہے

محمد شاعر: سلامت فیروز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿نوحہ امام علی زین العابدین علیہ السلام﴾

شام دے لوکاں لٹ لیہا قافلہ

ہائے آل محمدؑ نوں دیندے رہے صدا
بازار عبور نئی ہوندا کج جاوے گا دربار
غش کر گیا ہائے یو باقر دا سرنگے پردہ دار اے
ہر موڑ تے عابدہؑ دا بن گئی آں آسرا

مہمان نوازی دے وچ ہائے پتھر دے شرفاں تے
ہن لاک بتوں دی جائیاں دا
بدوں پہنچیا عرشِ اولیٰ تے
سرا خاک تے روندنا ریا ویکھ کے حوصلہ

سکھدا ٹریاں دنیا توں بے دیں آواز نوں بابا
پہنچان ذرا بے دردی کی رشتہ بہن بھرا دا
تیرے لوکاں مار دتا زینبؑ دا آئے بھرا
ہائے عین شباب دے عالم ہويا وچ سجادؑ ضعیف اے

لگ ماواں پچھیاں نکلیں ٹردے مرویندے پتر شریف اے
من وین سکیند دے رو پیا اے شہنشاہ
رو آکھیا زینبؑ عابدہؑ ہائے ویر حسینؑ نکلیں بھلدا
میں دیکھیا ریت گرم تے او پتر امیر رسدا

جھڑا سحر حقیقت دا دس محیا اے راستہ
شام دے لوکاں لٹ لیہا قافلہ



برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

ایک چھوٹی سی لحد دیکھو بنا کر عابدؑ

ایک چھوٹی سی لحد دیکھو بنا کر عابدؑ
خون رویا ہے سکینہ کو سلا کر عابدؑ

کیسے بابا نے اٹھایا تھا بدن اصغر کا
اٹھ نہ پایا ہے سکینہ کو اٹھا کر عابدؑ

پھول سے گالوں پہ کہتے ہیں طمانچوں کے نشان
کاش بابا کو دکھاتی میں بٹھا کر عابدؑ

اے مسلمانوں تمہیں اب نہ ستائے گی صدا
بولے حریت میں سکینہ کو سلا کر عابدؑ

دیکھ کر خون بھرے گرتے کو بدن سے چپکا
گر مجھے خاک پہ نوحہ (نوحہ) کر عابدؑ

ایک گھبرام اٹھا روئے تڑپ کر مولا
اماں زینبؑ کو گلے اپنے لگا کے عابدؑ

جس طرح سنتی بابا سے یہ بی بی لوری
ایسے تلقین پڑھی شاہ نے بلا سر عابدؑ

بھول نہ پائے گا مومن یہ جدائی یاد
غم سکینہ کا چلے دل میں بسا کر عابدؑ

خون رویا ہے سکینہ کو سلا کر عابدؑ
ایک چھوٹی سی لحد دیکھو بنا کر عابدؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسینہ وصی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾

بیمار مہاری نون دل شام نون جائڑاں پے گیا

بیمار مہاری نون دل شام نون جائڑاں پے گیا
اکھیاں چوں رت رووے گل طوق دی پائڑاں پے گیا

تنگ موڑے تے شام بازار دے وچ
اوتوں شامی پتھر دی مار دے نیں

بابے نون نیزے تے قرآن سزاں پے گیا
بیمار تے قید روا کوئی نیں

کہتی اے مظلوم خطا کوئی نیں
بابے دے وعدے دا اقرار نبھائڑاں پے گیا

دور لالے پاک پکینے دے
ایہو غم دے مال اقیماں دے

بھینڑیں نون اک چولے کلیاں دفنائڑاں پے گیا
تنگ موڑے تے شام بازار دے وچ

اوتوں شامی پتھر دی مار دے نیں
بابے نون نیزے تے قرآن سزاں پے گیا

ماکم دربار بلائیاں نے سر ننگے زہرا جاناں نے
دکھ دیکھ کے پچھیاں دا دکھ اپنڑاں بھلاڑاں پے گیا

اکھیاں چوں رت رووے گل طوق دی پائڑاں پے گیا
بیمار مہاری نون دل شام نون جائڑاں پے گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾

سجاد کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ، ہائے وہ قید خانہ

سجاد کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ، ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

① بے پردہ بچیوں کا بالوں سے منہ چھپانا

ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

سجاد کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ

ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

دکھیا خون سے وہ عباس کو بلانا

③ بھولی نہیں سیکند بازار کا وہ منظر

پتھر برس رہے تھے مجبور قیدیوں پر

وہ شمر کے تماچے عالم کا تازیانہ

ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

بیمار سارباں کا آنکھوں سے خون بہانا

⑤ پیاسی سیکند ہم سے افسوس ہائے پھر بھی

ہر لب پہ تھا یہ نوحہ رخصت کی یہ گھڑی ہے

زندہان سے وطن جب قیدی اٹھئے ارواح

ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

یہ بین کر رہا ہے سادات کا گھرانہ

ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

سجاد کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ

ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وحیدہ زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ غازی عباس علمدار علیہ السلام﴾

وفا شاس نہیں رب وفا ہے عباسؑ

وفا شاس نہیں رب وفا ہے عباسؑ
دعائے زہراؑ کا انمول صلہ ہے عباسؑ

یہ کوئی زینبؑ و کلثوم کے دل پوچھے
یہ اُن کے واسطے اس دہر میں کیا ہے عباسؑ

بناں کی نوک پہ تصویر نظر آنے لگی
کٹا کے بازو جو نبی علم پہ گرا ہے عباسؑ

جینے والے مادرِ حسینؑ کے سجدوں کے طفیل
علیؑ کی کھٹیوں کو ناز ملا ہے عباسؑ

کیوں چلتے چلتے قدم رک گئے ہیں زینبؑ کے
کیا اس کو نوک بناں پہ نہیں دکھا ہے عباسؑ

وہ بھوں نہ اس کی زندگی کی دعائیں مانگیں
بھری مرادوں سے زینبؑ کو ملا ہے عباسؑ

تو اپنی ڈوبتی ہضوں کو تو پہنچال، ذرا
فرات تیری طرف آج بڑھا ہے عباسؑ

دعائیں مانگ سلامت اسی کے صدقے میں
ذرا تو سوچ کہ زہراؑ کی دعا ہے عباسؑ



برائے ترجمہ: بیگم وسیند دھسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ غازی عباس علمدار علیہ السلام﴾

عباسؑ اجازت منگدا اے

عباس اجازت منگدا اے سن یرب دی شہزادی
بی بی سمجھاؤ غازی نوں تے توڑ کمر بھرا دی

اکبر دے روپ چہ میں زینب اکھیاں دا نور گنوا
قاسم دی موت دے مدے نے مینوں جیوندیاں مار مکایا
کیویں سوئپ دیاں اے مقتل نوں دس دی جاگیر وفا دی

توں بچھڑا اے پاک محمدؐ دا نہ ماٹہ غلام دا توڑیں
صدقہ زہراؑ دی / چادر دا مینوں خالی ہتھ نہ موڑیں
آج پتر علیؑ دا آیا اے در تے بن کے فریادی

فرمایا میری ماؤد نے اے غازی تے بھل جاویں
زینبؑ دے وین دی نصرت لئی ایخ موت نوں سینے لادیں
راضی ہو جاوے تیرے تے وج کرل دی زہراؑ دی

میں جاڑی ہاں دم توڑے گا میرا پیسا پتر صغیر اے
کیویں لوریا موت دے سفرال تے زینبؑ نے اپنا ویر اے
اصغر دی جان توں پیاری اے مینوں جان عباسؑ بھرا دی

اے ویر حبیبؑ دی حسرت اے جدوں آخری ویلا آوے
پتراں دی موت دے مارے نوں رج کے اسوار کراوے
میں باج وفادار والے دے لئی ویر دے پہن دانا دی

نوحہ عباسؑ

پیشہ برائے ترجمہ: بیگم وسیند و صی حیدر زیدی، سیندہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ غازی عباس علیہ السلام﴾

دریا او علم آیا

دریا او علم آیا علمدار نہ آیا
شیر مسافر دا وفا دار نہ آیا

ہون چادران وی ہو گیاں نے رب دے حوالے
میدانیاں دا حیدر کراڑ نہ آیا

اوہ آیا نہ ہمیشہ نون سی مان جدے تے
شیر دا اوہ جعفر طیار نہ آیا

مغریٰ کئے رکھی ویر کھڈاون دی تنہا
اسگر نون مگر داس اودا پیار نہ آیا

اگ بلدی دے وچ عون دی ماں ہو مچی داخل
جس ویلے نظر عابد بیمار نہ آیا

ہردیس دی پو آکے مل جانے دھیاں نون
بابل مچیا مغریٰ دا مڑ اک وار نہ آیا

ہردیس دی پو آکے مل جانے دھیاں نون
بابل مچیا مغریٰ دا مڑ اک وار نہ آیا

شاعر: غلام حیدری 1961ء سوز: بشیر حسین اسدی (پابشر)



برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

شبیرؑ میں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 شبیرؑ میں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
 دہرائی حبیبؑ کی امت نے پھر کہانی
 کعبے کے مالکوں کے احرام کھول ڈالے شبیرؑ میں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
 آیات انما کی کچھ بھی قدر نہ جانی یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 شبیرؑ میں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
 یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 نوحہ خون اکبرؑ ہے دین کی رگوں میں
 قائم ہے جن کے دم سے اسلام کی جوانی
 مختار ان کے بچے ہیں آب آب کرتے شبیرؑ میں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
 فرط حیا سے دریا ہوتا ہے پانی پانی یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 شبیرؑ میں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
 یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 قرآن تذکرہ ہے آل نبیؑ کے گھر کا
 خون زک شہیداں تفسیر ہے قرآنی
 ہے التما رضا کی پیش سفیر اکبرؑ شبیرؑ میں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
 آنکھوں سے خون بن کر تپتے تیری کہانی یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 شبیرؑ میں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
 یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
 یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ



برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وحیدہ زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

حسین کیا ہے

ضمیر انساں جگایا جس نے، فلک زمیں کو بنایا جس نے، سناں پہ قراں سنایا جس نے
 نشان باطل مٹایا جس نے، خدا کے دیں کو بچایا جس نے، حسینؑ وہ ہے
 خدا کے لشکر کا میر لشکر، وہ جس پہ نازاں ہے رب اکبر، میں جس کے گھر میں فرشتے نوکر
 فقیر جس کے میں سب قلندر، میں جس کی تشنہ لبی سمندر، حسینؑ وہ ہے
 وہ جس نے کرب و بلا بنائی، وہ جس نے بزم وفا سبائی، علیؑ کا بیٹا حسنؑ کا بھائی
 کرے جو نبیوں کی رہنمائی، خدا نے دے دی جسے خدائی، حسینؑ وہ ہے
 وہ جس نے خاک بٹھا بنائی، وہ جس نے نبض جہاں چلائی، وہ جس نے شمع عمل چلائی
 ہر ایک عظمت ہے استہائی، ہے جس کا عباسؑ جیسا بھائی، حسینؑ وہ ہے
 حسینؑ سردار عالمی ہے، حسینؑ دنیا میں مثل دیں ہے، رسالتوں کا یہی امیں ہے
 بہت حسینؑ ہے بہت حسینؑ ہے، وہ جس کے جیسا کوئی نہیں ہے، حسینؑ وہ ہے
 زمانہ کروٹ ضرور لے گا، ہر ایک مؤذن اذال یہ دے گا، ذرا ٹہر جا تو خود کہے گا
 جلوس جس کا نہ رک سکے گا، وہ جس کا ماتم صدا رہے گا، حسینؑ وہ ہے
 جو مقتلوں میں حیات باسنے، بتا دو گوہر یہ وہ سخی ہے، نہیں ہے قسمت میں تیری بیٹے
 رسولؐ حق بھی یہ کہہ دیں جس سے، وہ سات بیٹے اسی کو دے دیں
 حسینؑ وہ ہے، حسینؑ وہ ہے، حسینؑ وہ ہے، حسینؑ وہ ہے
 شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
 دیں است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
 سمجھ میں آیا کہ یہ حسینؑ ہے حسینؑ یہ ہے حسینؑ یہ ہے

سوز: منور علی خان نومی

شاعر: گوہر جارجوی

اَحِبُّهُ الْعَبْدُ مِنْ اَحِبِّهِ نَبِيًّا

برائے ترجمہ: بیگم وسندو سی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام مظلوم کر بلا علیہ السلام﴾

الوداع، الوداع، الوداع، الوداع

رن کو جاتے ہوئے سر اٹھکائے ہوئے شبہ نے رو کر کہا الوداع الوداع
 آیا وقت سفر اے بہن آج ہم ہو رہے ہیں جدا الوداع الوداع
 شاہ بڑھ کر بہن کے گلے لگ گئے اور دکھیاہی بہن سے یہ کہنے لگے
 میری مظلوم پیاسی مسافر بہن تیرا حافظ خدا الوداع الوداع
 جس سے ڈرتی تھیں تم وہ گھڑی آگئی دیکھو چاروں طرف تیرگی چھا گئی
 دشت پہلے حول میں شام ہونے کو ہے لو مسافر چلا الوداع الوداع
 لے کے بالی سکیئر کو آغوش میں تھے تھے سے ہاتھوں کے بوسے لیے
 شبہ نے حسرت سے بیٹی کو تکتے ہوئے آہ بھر کر کہا الوداع الوداع
 بولا بیمار بیٹے سے آقا میرا اب نہ آئے گا اے بیٹا بابا تیرا
 موت کی آہیں تیز ہونے لگی آری ہے صدا الوداع الوداع
 آیا خیمے سے باہر جو مولاً میرا بھائی بیٹا بھتیجا کوئی بھی نہ تھا
 ایک حسرت سے چاروں طرف دیکھ کر شبہ نے خود ہی کہا الوداع الوداع
 جب تڑپ کر کہا میرے شیروں اٹھو آؤ زینب کے بھائی کو رخصت کرو
 ایک اک لاش بے سر آئی صدا اے شبہ کر بلا الوداع الوداع
 ایسا ماتم کرو ایسا ماتم کرو آ کے بی بی نہیں مرجا مرجا
 خوں اگلے ہوئے ایک اک زخم سے آج آتے صدا الوداع الوداع الوداع

شاعر: نعیم بھکاری



پہت برائے ترجم: بیگم دستدوسی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

کربلا کے دشت میں اک لامکاں آباد ہے

کربلا کے دشت میں اک لامکاں آباد ہے

نور حق اور مالک دونوں مکاں آباد ہے

ہاتھوں پہ اصغر کو لے کر کہہ رہے ہیں یہ حسینؑ

اک تبسم سے تیرے یہ دو جہاں آباد ہے

آ میرے اکبرؑ کہ مٹتے جا رہے ہیں نقش پاک

بس دم رخصت کا آنکھوں میں سماں آباد ہے

دھڑ / ہرما تیرا غم خون ہے دین خدا

شام / کے ہر موڑ پہ تیرا بیان آباد ہے

جو کرے تشنہ لپی سے کوڑ پیچ (دوا)

وہ بنا لیں کربلا اک بارہواں آباد ہے

روز / عاشورا کے طلقے کی اداسی دیکھ لو

آج بھی شام غریباں کا دھواں آباد ہے

اب رضا کچھ اور کیا مانگیں در لچپال سے

دل میں جب شبیرؑ کی آہ و بکاں آباد ہے

نور حق اور معرکے دونوں مکاں آباد ہے

کربلا کے دشت میں اک لامکاں آباد ہے



برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

خنجر دی دھار تھلے مان انبیاء وال دا

خنجر دی دھار تھلے مان انبیاء وال دا
کس دا خوف نہیں فکر ہے رذا وال دا

خدا دی راہ جہ جتاں لال انج کوحا اے من
مہر حسین دا ہے حوصلہ اے مانواں دا

ستر قدم تے رئی دیندی کدا ویرن کوں
نہ بھین باہر آوے فیصلہ بھراواں دا

سکینہ دیندی رئی راہ پاپا غازی دا
او زین چھوڑ گیا شہنشاہ وقادواں دا

پتھر پٹاندی کدے لہدی سین ویرن کوں
سجاد نکلا رہیا مجمع بے حیاواں دا

ہے ذکر مجلس شیر خنجر زنی
ہے ہرہ اجر میری سین دی گلاواں دا

قتل حسین دا اک قتل اسلام دا اظہر
حسین مالک ہے رب دی گل رضاواں دا

کس دا خوف نہیں فکر ہے رذا وال دا
خنجر دی دھار تھلے مان انبیاء وال دا

سوز: مولائی
شاعر: اظہر



مختصر برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

نہیں تھا کچھ بھی حسینؑ تب ہے

حسینؑ کیسے کہاں و کب ہے نہیں تھا کچھ بھی حسینؑ تب ہے
قرآن جس کو قدر ہے لکھتا حسینؑ لوگوں وہ ہی تو شب ہے

وہ جس کے نانا کی جوتیوں کا طواف کرتے ہوں فرشتے
ہوں جس کے دادا کے زیر سایہ رسولؐ حق اور امامؑ پلٹے
کوئی تو دکھلاؤ اس جہاں میں کہ جس کا ایسا حب نب ہے

وہ جس کے تیر خدا کے تیر وہ جس کی بخش خدا کی بخش
بہشت اس کی خوشی کے پیچھے وجود دوزخ ہو جس کی بخش
نہ خوف دوزخ نہ شوق جنت حسینؑ کی بس ہمیں طلب ہے

تیرے خیالوں کی انتہا سے حسینؑ کی ابتداء ہوئی ہے
شعور و فکر و نظر کے دعوؤں سے جس کی ہستی بڑھی ہوئی ہے
حسینؑ تم کو سمجھ میں آئے قسم خدا کی بہت عجب ہے

بناں کو دوش بنی سمجھ کر نماز وحدت ادا کرے جو
یزیدیت کے بھنور کے آگے چٹان بن کر اٹھا کرے جو
حیات دمن خدا کا سن لو حسینؑ ابن علیؑ سبب ہے

وہ جو کہ بعد از خدا ہے سب سے عظیم عربت میں بھی بڑے ہیں
حسینؑ کی ماں کو دیکھ کر جو رسولؐ تعظیم میں کھڑے ہیں
رسولؐ اعظمؐ پہ جس کی ماں کا وہ دیکھو واجب ہوا ادب ہے

یہ عدل پروردگار عالم کی اک عجب سی ادا ہے دیکھو
خدا نے سب کچھ دیا ہے جس کو اسی سے سب کچھ لیا ہے دیکھو
خدا تو خالق ہے امتحان کا حسینؑ صبر و رضا کا رب ہے

فرات کی ہر لہر ندامت سے پانی پانی ہوئی سلامت
آیات کوڑ کی کر رہی ہے روانی علقمہ تلاوت
سیراب جس نے کیا ہے دمن کو وہ ابن زہراؑ کیوں تشنہ لب ہے

پیش برائے ترجمہ: بیگم وسید و صبیحہ زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

حسین کیا ہے خدا ہی جانے

حسین کیا ہے خدا ہی جانے
ہو رازِ کبریا جو اور دین کی بقا

کیا عظمت حسین ہے کیا عورت حسین
دلبرِ مصطفیٰ ہے جو زہرا کے دل کا مہین

عصمت کے شجر میں کوئی ایسا نہیں ہوا
بخشِ خدا کی جس جگہ اس چاہ میں رختیں
چوکھٹ پہ جس کی ملتی ہیں دنیا کو عورتیں

عباس جیسے بھائی کو پایہِ جنگ کرے
توارِ صبر سے لڑے خالق کو دنگ کرے
اس جادو کے میں انیسا تو بھی تو سر جھکا

صبرِ انبیان کر بلا دیتی ری صدا
عشقِ خدا کا دعویٰ تو آسان ہے مگر
تم اپنی بوڑھی پشت پر ہاں تھام کر جگر

قبرِ معصوم کھود کر تلوار سے حسین
ہاتھوں سے دفن کرنے لگے اپنے دل کا حسین
اپنے جوان بیٹے کی میت ذرا اٹھا

خود صبر ہاتھ باندھ کر بے صبر ہو گیا
زخموں کا آتاں بنے دکھ درد کا خدا
سب کچھ لٹا کے دیتا ہو غربت کی جو صدا

خاق کے جس نے دین کو سلامت بچا لیا
تاریخِ بشر میں نہیں شبیرِ دوسرا
تاجِ نبی نبی کی جبین پر سجا دیا

ہے دراصل حسین ہی مفہوم لا اللہ



پہلے برائے ترجمہ: بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

چل گیا خنجر گلے تے ہو گیا سجدہ ادا

یا حسین یا حسین یا حسین یا حسین
چل گیا خنجر گلے تے ہو گیا سجدہ ادا
خون دی مند دے بندہ کردا اے شکر خدا

دیکھ نہ کیا کوئی مَرل قتل ہوندا حسین
صبر دی ملکہ کھلو کے دیکھیا رسدا بھرا

حافظاں تے قاریاں لٹیا اے کعبہ دا غلاف
گوئیدی رہ گئی فضا وچ کجایاں دی صدا

چھا گئی غربت دی تاریکی نبی دے گھر آتے
مک گئیاں اساں جدوں دن ڈھل گیا عاشور وا

اکبر و عون و محمد قاسم و عباس ح
نہ رہیا غم غوار کوئی وارثِ محمدی

ماتم سبط نبی منشور ہے ساڈا رفا
اللہ اعلم فی السعۃ فاطمہ دی بہت زہرا دی عطا

محمد شاعر: رضا شاہ



برائے ترجمہ: بیگم وسندوسی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ روانگی مدینہ امام حسین علیہ السلام﴾

چل پڑے شبیر کربل ہو گیا ویراں مدینہ

چل پڑے شبیر کربل ہو گیا ویراں مدینہ
روتی اکبرؑ تجھ کو صغراؑ رو گئی تہا مدینہ

سر بھی دوں گا گھر بھی دوں گا بہنوں کی چادر بھی دوں گا
دیں بچانے کے لئے نوجواں اکبرؑ بھی دوں گا
اب نہ زعمہ لوٹ کر میں آؤں گا نانا مدینہ

بہنیں لے کر حرم لے کر کربلا کو جا رہا ہوں
ایک غم ہے میرے دل میں جس کو لے کر جا رہا ہوں
نانا امت نے نہیں دی قبر کی بھی جا مدینہ

رو رہا کہے ایک صحرا دے رہا ہے وہ صدائیں
خونِ خدا دے کے اپنا مولا مجھ کو آ بسائیں
بن اباؤں کا میں مقدس جس طرح مکہ مدینہ

صبح عاشور جو گونگی بن میں اکبرؑ کی اذال
بہنیں روئی پھوپھیاں روئی روتی ہے اکبرؑ کی ماں
سن کے روئی بہن پھڑی بھائی کی اذا مدینہ

جب چلا تھا قافلہ یہ اوتلوں کی تھی سو قطاریں
آج شاہِ بیہوش کی کوئی سنتا نہ پکاریں
تین محل اک مہاری قافلہ لوٹا مدینہ

شاعر: ملک شاہد سوز: ناصر



برائے ترجمہ: بیگم وسیدہ وصی حیدر زیدی، سیدہ جمیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

ہر سانس ماتمی کی شبیر تیرے نام

ہر سانس ماتمی کی شبیر تیرے نام
اللہ کر رہا ہے مولا تجھے سلام

آیات کر رہی ہے مولا تیری تلاوت
ہے دین مصطفیٰ کی ضامن تیری شہادت

جو کر نہ پایا کوئی تو نے کیا وہ کام
چھ ماہ کی امانت دن میں چھپائی تو نے
جلتی ہوئی زمیں پہ تربت بنائی تو نے
تسخ علیٰ سے مولا کیا لیا ہے کام

مل کے وضو کی خاطر چہرے پر خون اصغر
بے جا نمازیوں کی دن میں صفیں بچھا کر
شبیر کر رہے ہیں سجدے کا اہتمام
نوک سناکے دیکھی بہنوں کی بے روائی

کیا محبتوں میں تقسیم ہو گیا ہے
بیٹے کے ساتھ لاشہ دن میں ۱۲ گھنٹے
نیرے پر سر مچھا ہے بیٹی کے ساتھ شام
کرب و بلا سے پیدل پہ خوار راستوں پر

آئے گا روز ملنے فازی کو ۱۰ ماہ لے کر
جب تک کریں گی زینب زندان میں قیام
میرا بنے ٹھکانہ کرب و بلا کی جنت
ہر دم ہے یہ تکلم مومن کے دل کی حسرت

میں بھی کفن نہ پاؤں اسے بے کفن امام
سوز: منور علی خان نومی

شاعر: میر تکلم

سید علی نقی مانتی

محبت برائے ترحیم: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین سلام اللہ علیہا﴾

اصغرؑ کی لاش خود ہی اٹھائی حسینؑ نے

اصغرؑ کی لاش خود ہی اٹھائی حسینؑ نے
لے کے قباہ میں قبر بنائی حسینؑ نے

روتی ہے ہائے دشت میں مادرِ صغیرؑ کی
قلبِ حویں پہ چوٹ ہے کھائی حسینؑ نے

مقصوم جھولا چھوڑ کہ میداں میں آ گیا
ہل من کی جب صدا ہے لگائی حسینؑ نے

نازک گلے سے تیرے سر کو کھینچ کر
حیران کر دی ساری عدائی حسینؑ نے

چہرے پہ خون مل لیا پسیرے شیر کا
لب پہ تو شکر کی دہائی حسینؑ نے

تشنہ دہن کو تیرے سیراب کر دیا
کیسے خبر یہ ماں کو سنائی حسینؑ نے

رب جلی قبول ہو ہدیہ یہ آخری
اپنی لٹا دی ساری کمائی حسینؑ نے

چہ ماہ کا صغیرؑ بھی عاشق کیا فدا
اسلام کی اولاد بچائی حسینؑ نے



برائے ترجمہ: بیگم وسند و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

خالق اپنے پیغمبر دا اک وار ظہور ولا کر میکوں اکبر پتر عطا کر

خالق اپنے پیغمبر دا اک وار ظہور ولا کر میکوں اکبر پتر عطا کر

مخرومہ ماں دا پتر ہاں میں میٹھی ایہہ منظور دعا کر میکوں اکبر پتر عطا کر

میٹھا نانا ٹر گیا دنیا توں اودے روپ دا جلد ظہور ہووے

میکوں ڈے فرزند رسول جیا میٹھا بچڑا عین درود ہووے

ساڈا حق کوئی دیوے نہ دیوے توں اپنا خمس ادا کر

اے مالک ڈیکھ حسین ہاں میں وعدہ ہر حال نبھا سکدا

مسلما ہندے سوہنڑے بچڑے دا میں تحت الحکم ولا سکدا

پو پتر دی لاش کیویں چیندا کر بل توں آپ نگاہ کر

میٹھی بہن دی حسرت ہے خالق اوکوں برقعے ادا دے وچ پالن دی

میں ڈے واری چاناں ہاں او دی لاش کول آپ ہنبھال دی

او دی آمد نال جہان اوتے میٹھی سرخ رو کرب و بلا کر

رت روون واسطے شام دے وچ میٹھا عابد پتر بیمار سہی

اکبر بس سال اٹھارہ دا میٹھے ویڑے دا مہمان سہی

توڑے کر بل دے موسم تائیں سجاد کول دان بھرا کر

ہووے معجزہ پاک شاب او دا کائنات وچ پاک قرآن وانگوں

اودا جگر نماز جیا ہووے اودا قد ہووے اذان وانگوں

اودی ٹور دے بارے اے خالق میری بھیڑ دے نال صلاح کر

او واپس آوے نہ آوے جیوندا خونی میدان کولوں

لیکن اے اس ہے پیغمبر شالا بچ پاوے ہضیان کولوں

اے دے درد وچ رون دے کیتے میٹھے گھر دھی توں زہرا کر

گوہر شاہ آکھے نسب دے وچ عمران ہاں آل کھڑا سنگدا

جیوے لوڑا اے اکبر بچڑے دی اے ویں دھی وی نال کھڑا سنگدا

ہووے عین بتول حجاب دے وچ اوکوں ظاہر وچ صغرا کر

نوحہ جات

رت روون واسطے شام دے وچ

میڈا عابد پتر بیمار سہی

اکبر بس سال اٹھارہ دا

میڈے دیڑے دا مہمان سہی

توڑے کر بل دے موسم تائیں

سجاد کول دان بھرا کر

میں کول اکبر پتر عطا کر

خالق اپنے پیغمبر دا اک وار ظہور ولا کر

اودی نور دے بارے اے خالق

میری بھیڑ دے نال صلاح کر

او واپس آوے نہ آوے میں کول اکبر پتر عطا کر

جیوندا خونی میدان کولوں

لیکن اے اس ہے پیغمبر ﷺ

بچ پادے ہضیان کولوں

اے دے درد وچ روون لودے کیجے

میڈے گھر دھی توں زہرا کر

خالق اپنے پیغمبر دا اک وار ظہور ولا کر

میں کول اکبر پتر عطا کر

ہو دے عین بتوں حجاب دے وچ

ادوں ظاہر وچ صغرا کر

میکن اکبر پتر عطا کر

خالق اپنے پیغمبر دا اک وار ظہور ولا کر

شاعر: حمین گوہر

نوحہ خواں: میوہ خان کلیری 1991ء

2/2



برائے ترجمہ: بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سینہ جمیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام مظلوم کر بلا علیہ السلام﴾

الوداع، الوداع، الوداع، الوداع

رن کو جاتے ہوئے سر ٹھکائے ہوئے شہبہ نے رو کر کہا الوداع الوداع
 آیا وقت سفر اے بہن آج ہم ہو رہے ہیں جدا الوداع الوداع
 شاہ بڑھ کر بہن کے گلے لگ گئے اور دکھیاہی بہن سے یہ کہنے لگے
 میری مظلوم پیاسی مسافر بہن تیرا حافظ خدا الوداع الوداع
 جس سے ڈرتی تھیں تم وہ گھڑی آگئی دیکھو چاروں طرف تیرگی چھا گئی
 دشت پڑے حول میں شام ہونے کو ہے لو مسافر چلا الوداع الوداع
 لے کے بالی سکیئر کو آغوش میں تھے تھے سے ہاتھوں کے بوسے لیے
 شہبہ نے حسرت سے بیٹی کو تکتے ہوئے آہ بھر کر کہا الوداع الوداع
 بولا بیمار بیٹے سے آقا میرا اب نہ آئے گا اے بیٹا بابا تیرا
 موت کی آہٹیں تیز ہونے لگی آری ہے صدا الوداع الوداع
 آیا خیمے سے باہر جو مولہ میرا بھائی بیٹا بھتیجا کوئی بھی نہ تھا
 ایک حسرت سے چاروں طرف دیکھ کر شہبہ نے خود ہی کہا الوداع الوداع
 جب تڑپ کر کہا میرے شیروں اٹھو آؤ زینب کے بھائی کو رخصت کرو
 ایک اک لاش بے سر آئی صدا اے شہبہ کر بلا الوداع الوداع
 ایسا ماتم کرو ایسا ماتم کرو آ کے بی بی نہیں مرجا مرجا
 خوں اگلے ہوئے ایک اک زخم سے آج آئے صدا الوداع الوداع الوداع

شاعر: نعیم بھکاری

الکفر

برائے ترجمہ: بیگم وسید و صی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿امام موسیٰ کاظم علیہ السلام﴾

مزدور جنازہ چا کے لے مل بغداد دے آئے

مزدور جنازہ چا کے لے مل بغداد دے آئے
اک قیدی مر گیا قید دے دج کوئی آ زنجیر لہا دے

ربیا چورہ سال رکوع دے دج سینہ دج قید دے دین لئی
ایںوں کبھ بے وارث بے دیناں دیتا زہر امام نول پین لئی
ایا ہے کوئی لگدا تے آ کے ایہی لاش نول گھر لے جا دے

دستور زمانے دا لوکوں جدوں قیدی مر جائے قید دے دج
اودا کفن دفن لگدے کرے کے فیر آپ لہاندے لحد دے دج
اے میت اے موسیٰ کاظم دی ایںوں غیر نہ کوئی ہتھ لا دے

مزدوراں تو پچھیا طوئی اے کس بیمار نول چایا بے
اے کرمل والے سداں دا چھیویں امام دا جایا اے
ایہی دھیاں کول اطلاع دیو یا آپ رضا آ جا دے

عباس دے بازو قلم ہوتے پچیاں دی تس بے چین کیتا
سر ننگے کر مستوراں نول نالے کرمل قتل حسین کیتا
کس جرم چہ آل محمد توں اے ظالماں قلم کما تے

دیتا حکم سپاہیاں نول ظالم ایںوں ہور وی سخت سزا دیو
نہ جا دے اپنے گھر دے ول ایںوں ہور زنجیراں پا دیو
کیویں نعیم سقینے والیا نے جن جن کے سینہ نے مارے

شاعر: نعیم پھیاری

امام موسیٰ

پہن برائے ترحیم: بیگم وسیندوسی حیدر زیدی، سینہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام﴾

رضادابا توں آیا اے رُوی چلیاں اے

رضادابا توں آیا ایں رُوی چلیاں ایں ڈسا چا مولا کدوں تیک ہنڑ جدائیاں نے
 اٹھاویں عیدیاں گزر گئیاں انتظاراں وچ آدیکھ روندیاں دھیاں دیاں دہائیاں نے
 ڈٹھا ہے قابِ ثاں دے میں آؤڑ توں پلاں مکاڑ نانے کوں ڈینڈے میں انبیاء ڈیکھے
 حبیبِ حُر تے ابوڑ بلالِ قبرِ وی تینڈے مزار تے روندے میں بالقضا ڈیکھے
 سزے نے بقیہ و چوں دینڑ دادی زہرا آوے سراں چہ پائیاں نے خاکاں ہولِ جائیاں نے
 غریب دھیاں نے رو رو کے پیو توں پکھیا ہئے ہتھاں کوں بابا توں چادر جہ کیوں لکایا ہئے
 ایناں ہتھاں دا بے سایہ نصیب نہیں ساکوں خدا دے بعد ساڈے سرتے کیندا سایہ ہئے
 توں چورہ سال بچھوں آیا ایں آج دی قیدی ایں ڈسا چا بابا اے زنجیراں کیس پوائیاں نے
 میں کیا ڈساواں نقاضہ ہے عینِ فطرت دا اے پیو تے دھیاں دا رشتہ عجیب ہوندا ہئے
 پتر تے ہوندے نے بُنیادِ باپ دادے دی دھیاں دا جگ تے انوکھا نصیب ہوندا ہئے
 سمجھ گئیاں اے ملاقات آج اخیری ہئے سراں تے جوکھاں یتیمی نے آدسائیاں نے
 توں بعد مدتاں دے آیا ایں چھوڑ چلیا ہئے ڈسا کے جاویں کیڑے دیس ہنڑ تیاری ہئے
 سیڈے توں بعد سخی لعلِ مولا جعفر دا بڑی بے چین اسان زندگی گزاری ہئے
 کوئی تے حال ڈسا کیوں خموش ہئے مولا کیڑے ڈناں تے اجاں ہونیاں رہائیاں نے
 ملے رہائی اوکوں صدقہ موسیٰ کاظم دا کوئی وی قیدی عرادار جو تیرا ہودے
 ملا دے صدقہ میڈی سین دی جدائی دا وچھڑ گیا جے کسے بھیر دا بھرا ہودے
 وہییاں دیاں غازی توں جھولیاں بھر دے جتاں جتاں نے تیرے درتے آساں لائیاں نے
 رضا دا بابا توں آیا ایں رُوی چلیاں ایں ڈسا چا مولا کدوں تیک ہنڑ جدائیاں نے

شاعر و سوز: بابا لال حسین حیدری



برائے ترجمہ: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام﴾

ہائے تیرالاشہ ہائے تیرالاشہ

ہائے تیرالاشہ ہائے تیرالاشہ ہائے موسیٰ کاظم ہائے تیرالاشہ
یادِ حسنؑ میں خونِ جگر سے لپٹا ہوا تھا ہائے تیرالاشہ

جلتی زمیں تھی لاشہ پڑا تھا مشکل میں میرا مولا رضاؑ تھا
کیسے اٹھا تھا، کیسے اٹھاتا اک تیرالاشہ

دے دیتے اجازت غازی کو سرور جلتے نہ خیمے چھنتی نہ چادر
بازو نہ کٹتے کنبہ نہ لٹٹا اٹھتا نہ کیونکر ہائے تیرالاشہ

چودہ برس جو قیدی رہا تھا نظروں میں منظر تھا کربلا کا
عابد نظر میں زینبؑ رس میں اس غم میں ترپا ہائے تیرالاشہ

خنجر چلا تھا پیاسا گلا تھا گودی میں میری بیٹا میرا تھا
دیکھا تھا میں نے اک وہ بھی منظر دیکھا ہے میں نے ہائے تیرالاشہ

SHIANE ALI.COM

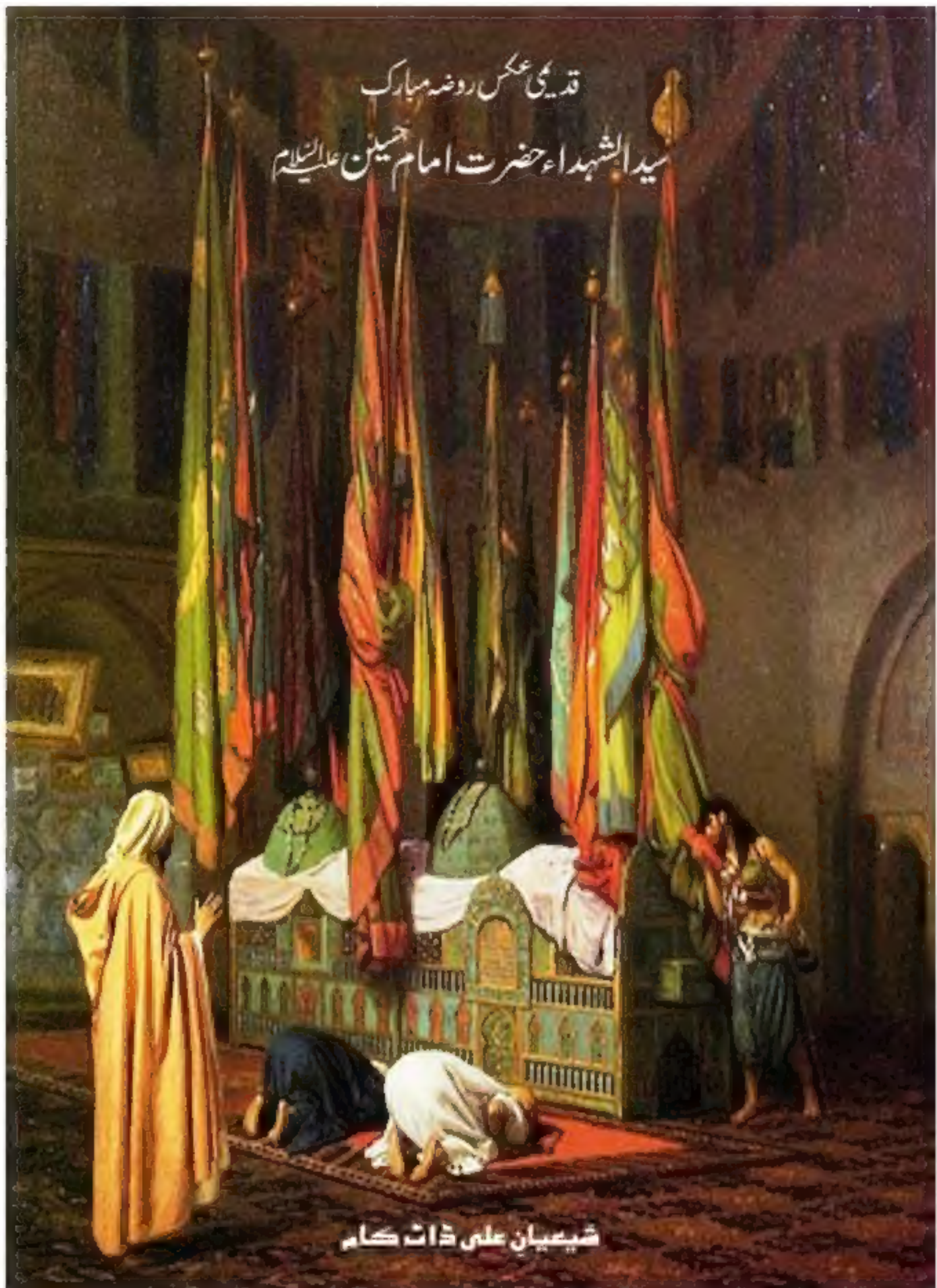
جس نے اٹھایا اک ایسا لاشہ برچھی میں لپٹا جس کا جگر تھا
وہ کربلا سے آیا اٹھا نے اکبرؑ کا بابا ہائے تیرالاشہ

شاعر: عامر رضوی

بلندی درجہ جات: بیگم وسید و صی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قہر زیدی
وجہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ



وصی العزاء (مجموعه نوحه جات) جلد دوم



Download on the
App Store



GET IT ON
Google Play



SHIANEAL.COM



/VOICEOFSHIA



/SHIANEALIDOTCOM

وصی العزاء (مجموعه نوحہ جات) جلد دوم



وَصِیُّ الْعَزَاءِ

نوحہ و سلام

جلد دوم



برائے ترجم

بیگم وسیدہ وحیدہ زیدی

تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

پیشکش

خانوادہ سیدہ وحیدہ زیدی



Download on the
App Store



GET IT ON
Google Play



SHIANEALI.COM



/VOICEOFSHIA



/SHIANEALIDOTCOM